BROWN BOOK

THE BOOK WAS DRENCHED

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_224804
UNIVERSAL
LIBRARY

فَبِاَیِّ حَدِیثٍ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ

الحمد لله که درین زمان فیض توامان رساله بنام عظیم و صراط مستقیم مرتب تفهیم جامع دلائل عقلی و نقلی تعلم و تعلیم و حالات متعلقه یورپ و امریکا و ایشیا و افریقه و غیره ممالک هر اقلیم مصنفه صاحب طبع سلیم سالک جاده مستقیم علامه عطریف و فهامه عریف اکسیر فلزات العقل معیار نقود الفضل ضیائ مصباح فنون و علوم جلاء زجاجه عقول و فهوم ملاذ عند الهموم صانه الله من جمیع الهموم والغموم ما تسلم

موسوم به

استدعای تعلیم جبری

۱۳۱۱ھ

باهتمام جمیل و سعی جزیل و صرف نفاق صاحب راسد مجوز اختراعات جدیده مستند فشر دجار بالش نیضمان مزید معدار عمرین حمید حفظه الله المجید من شر کل عنید مرید

در مطابع آسامی که مطبوع خاص و عام و منظور انظار انام و ذوی الافهام گردید

نمبر	صفحہ	مضمون
۱	۲	۳
۱	۱	حمد و نعت
″	۵	پہلے حضور پر نور سے اسطرف توجہ کی درخواست ۔
۲	۲	ثانیاً مدار المہام سرکار عالی سے خاص توجہ کی استدعا ۔
″	۶	ثالثاً سب نظما و حکما سے اسطرف اپنے افکار و انظار کے متوجہ کرنیکی التجا ۔
″	۱۵	سب رؤسا راسلامی و غیر اسلامی سے اپنے ملک مین اسکے اجرا کا التماس ۔
″	۲۱	دعائی توفیق و رجائی وثیق از رب بیت عتیق ۔
		۲ کا نام ۲ مقدمہ سردار
۴	۱	تمہید باغاز تحریر امراض کیوجہ سے تمامی و حالت موجودہ تا تحریر رپورٹ ہذا ۔
″	۲	پہلے اسطرف خیال رجوع ہونے کا سبب ۔
″	۹	افزایش طلبہ کے خیال سے اوس وقت تعلیم جبری کی رائے دی گئی ۔
″	۱۱	کونسل آف اسٹیٹ سے اس اسکیم کے پاس کرانے کی تجویز ۔
″	۱۳	قبل تصفیہ سررشتہ تعلیم سے اپنی علیحدگی اور اوس کا التوا ۔
۵	۲	۱۲۹۶ فصلی مین ڈپٹی کمشنری انعام پر مامور ہونا اور از سر نو ادھر خیال کا متوجہ ہونا ۔
″	۶	عام رعایائی ملک کی اصلاح بدون تعلیم و تعلیم بدون طریقہ جبر کے ناممکن ہے ۔
″	۷	تعداد اطفال قابل تعلیم کے دریافت کیلئے تخمونکا مرتب کرنا اور سرکار مین رپورٹ کرنا ۔

	صفحہ	مضمون
۱	۲	۳
"	۱۵	تعلیم کی ضرورت جیسی رعایا کو ہے سرکار کو بھی ہے۔
"	۱۷	معاشداروں کی اسپر آمادگی۔
"	۱۹	اطفال معاشداروں کی دو قسم سے تعلیم ہو ایک صدر مین دوسرے مفصل مین۔
"	۲	تعلیم کی طرز ایکہی نہونی چاہئی بہ لحاظ مغائرت و مغایرت حالت تمدنی جدی و مغایر ہونی چاہئی۔
"	۶	اس لحاظ سے سد ... وغیرہ ضوابط کا تجویز کرنا۔
"	۸	صوبہ دار نواب ... سے اتفاق اور سرکار مین تحریک افتتاح مدرسہ۔
"	۱۱	مدار المہام کا ۱۲۹۵ فصلے مین اس مدرسہ کا کھولنا۔
"	۱۶	تاریخ افتتاح مدرسہ محررہ مولف۔
"	۱۰	تقریر نواب یار جنگ بوقت افتتاح مدرسہ۔
"	۱۳	امیر کبیر مرحوم سے حیدرآباد مین بنانے تعلیم کا قایم ہونا۔
۸	۳	صوبہ دار کی توجہ تعلیم کی طرف۔
"	۸	انتظام گورنمنٹ مین اسکی ضرورت۔
"	۱۱	رعایا کی غفلت اور اسوجہ سے اونکی مضرت۔
"	۱۵	استدعا مند و شرنباگرو کا تربیت کرنا۔
"	۱۸	عام شوق کا ترقی کرنا اور ہمارے اسکول کے کھولنے کی ضرورت

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
۹	۵	جونگیرہ کے راجہ کی تربیت اور اوسکا کارآموز محکمہ صوبہ دار کرنا۔
"	۱۳	عام طریقہ کے اختیار کرنیکے لئے ملا عبدالقیوم کا انتخاب اور اونکے ذریعہ سے ان خیالات کا پھیلانا۔
"	۲۰	اونکے مساعی کا قابل شکریہ ہونا۔
۱۰	۳	کامیابی کے ساتھہ مدرسہ کی افتتاح۔
"	۹	مجلس انتظامی مدرسہ کا نام مجلس اعظم رکھنا۔
"	۱۶	مدرسہ کا نام مدرسہ سرداران رکھنا۔
"	۱۸	شیوع امراض کیوجہ سے تمام لڑکون کا جمع نہوسکنا۔
۱۱	۴	ملا عبدالقیوم صاحب کی تفصیلی رپورٹ۔
"	۱۲	سپاس نامہ نواب قیام الملک میر مجلس جلسہ معاشدران بسمت جنوب
۱۳	۱۹	نواب مدارالمہام سرکار عالی کا جواب اسپیچ بہ اظہار شکر و مسرت
۱۴	۱	فہرست امرا و راجایان حاضر جلسہ۔
"	۸	فہرست طلبہ مدرسہ۔
۱۵	۵	۱۲۹۶ فصلی تک منظوری اخراجات کا نہ ملنا مدرسہ کا مسدود اور اطفال کا منتشر ہوجانا۔ ۱۳۰۰ فصلی تک اونکا جمع نہونا بوجہ عدم منظوری درخواست تعلیم جبری۔
"	۱۸	نقل درخواست تعلیم جبری موسومہ دفتر پولیٹکل و فنانس۔
۱۷	۲	نقل رای معتمد پولیٹکل و فنانس منظوری درخواست تعلیم جبری۔

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
″	۱۷	صوبہ دار صاحب کا تحریراً و تقریراً ملا عبد القیوم کو جمع اطفال منتشر کی طرف متوجہ کرانا اور اونکا جبراً احضار کے لئے حکم جاری کرنا اور اطفال کا اجتماع اور اجرائی سلسلہ درس ۔
۱۸	۱	صوبہ دار صاحب کا بعض معاشداروں کے عذر پر عدم اجبار و احضار کا حکم دینا اور ملا عبد القیوم صاحب کا جواب طلب کرنا ۔
ایضاً	۵	اس سے مجتمع لڑکون کا منتشر ہوجانا ۔ اور جو آنیوالے تھے اونکا بھی رک جانا ۔
″	۸	اعتراض صوبہ دار صاحب کے جواب مین ملا صاحب کا گشتی نشان ۱۱ مورخہ ۲۶ جمادی الثانی ۱۲۹۲ ہجرے کا روانہ کرنا جس سے تعلیم جبرے معاشداروں کے اختیارات حاصل ہین ۔
″	۱۳	نقل گشتی نشان ۱۱ مورخہ ۲۶ شہر جمادی الثانیہ ۱۲۹۲ ہجرے ۔
″	۲۱	ملا عبد القیوم صاحب کا خدمت معتمدی مدرسہ سرداران سے استعفا دینا ۔
۱۹	۱	سرکار کی استمالت و وعدہ تصفیہ حسب مرضی ملا صاحب معتمد مدرسہ
″	۳	ناظم صاحب تعلیمات کی راے بموافقت ملا صاحب ۔
″	۷	نواب وقار الملک معتمد مال کی راے بموافقت صدر ۔
″	۱۵	سرکار کا نواب وقار الامرا بہادر کے راے پر اسکا فیصلہ موقوف رکھنا ۔ اور اونکا پہلے انکار بعد اقرار اور اس راے سے اتفاق کرنا ۔

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
۱۰	۱	نظم ملا صاحب متضمن درخواست و دلایل تعلیم جبرے ۔
۲۲	۱	نقل واجب العرض ملا صاحب متضمن استجازت تعلیم جبرے ۔
۲۲	۱۹	نقل تجویز نواب وقار الامرا بہادر بہ اجازت تعلیم جبرے ۔
۲۳	۸	نقل عرضی راجگان و سجادگان بدرخواست خوشنودی خود از تعلیم جبرے و سرپرستی نواب وقار الامرا بہادر و جمع سرمایہ کثیر از امداد جمیع معاشداران بغرض اجرائے مدرسہ ۔
۲۷	۳	ملا عبد القیوم صاحب کا رپورٹ لکھنا شروع کرنا تاسکو اس مسئلہ سے واقفیت ہو جائے ۔
״	۱۰	ملا عبد القیوم صاحب کا مجلس معاشداران و اعزای حیدرآباد دکن کو اسطرف متوجہ کرانا ۔
״	۱۹	معاشداروں کی درخواست اجرائے تعلیم جبری کا مسودہ
۳۱	۹	بیان ماخذ مطالب رپورٹ ۔
״	۱۳	شکریہ مسٹر اگر کر پرنسپل فرگسن کالج پو ۔ و مسٹر سرینواس اچاریے و مولوی عبد الواجد ۔
۳۲	۱	اظہار تاسف ملا صاحب بعدم دستیابی کتب و مواد عربی و شکایت علماے زمان جنکے نام اس بارہ مین استفسار روانہ کیا گیا تھا ۔
״	۱۵	فہرست اسامی علما جنکے نام استفسار روانہ ہوا تھا ۔

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
۳۵	۳	نقل عبارت استفتا۔
″	۱۴	فہرست کتب جن سے اس رپورٹ مین مدد لیگئی۔
۳۶	۱۴	درخواست منظوری وایفای وعدہ سرکاری بتقدیم رپورٹ ہذا۔
″	۲۰	ترتیب رپورٹ بہ ابواب پنجگانہ۔
		باب اوّل دلایل عقلیہ تعلیم جبری کے بیان مین۔
۳۷	۱۴	پہلی دلیل۔ انتظام سیاسی منوط بوحدت قہرے ہے اور تعلیم جزء انتظام ہے یا موقوف علیہ انتظام ہے لہذا جبری ہونی چاہیے۔
″	۱۹	دوسری دلیل۔ بادشاہ پر حفاظت جان ومال وآبرو رعایا کی رعایت اور اوسکے مبانی ومنافی امور کا دفعیہ ضرور ہے چونکہ جہل اسکا منافی ومضر ہے اسلیئے اسکا دفعیہ بالجبر ضرور ہے
۳۹	۱۵	اسکی تائید مین تقریر لارڈ مکالی۔ کہ سرکار کو تعلیم بالجبر دینا ضرور ہے
۵۱	۲	تیسری دلیل تعلیم امر طبعی عمران بشری ہے اور آدمی ہمیشہ اوسکا محتاج ہے۔
۵۲	۳	چوتھی دلیل۔ علم وکتابت لوازم تمدن وخواص انسان سے ہین اور انسان کو اپنے دوسرے مشارکین جنسیت سے اسی سے امتیاز ہوتا ہے۔
۵۳	۲	پانچوین دلیل۔ خط وکتابت منجملہ خواص وضایع انسانیہ ہین

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
۵۴	۱	چھٹی دلیل - ہر ایک دولت پر فرض ہے کہ اپنی رعایا کے شرف فضل نفع - التذاذ و احتظاظ کے ذرایع بہم پہنچاوے اور علم ان سب امور پر حاوے و شامل ہے -
〃	۴	علم متضمن شرف لذاتہ لغیرہ ہے -
〃	۱۰	علم کی الذ اشیا ہونیکی دلیل -
〃	۱۱	علم سب لذتون سے بڑھکر ہے کیونکہ باقی روحانی ہے اور دوسرے جسمانی و فانی ہین -
〃	۱۴	علما کو علم کے حاصل کرنے مین سب مصائب آسان و مرغوب ہوجاتے ہین -
〃	۱۸	اسکی تائید مین علامہ تاج الدین سبکی کے اشعار -
۵۵	۹	علم کی لذت دایمی و ترقی پذیر ہے برخلاف دوسرے لذاید کے کہ وہ سریع الزوال و انتقال ہین کیونکہ علم مدت و عدت و کیفیت و کمیت کے لحاظ سے غیر محدود و غیر متناہی اور دوسرے لذاید محدود و متناہی ہوتے ہین
۵۵	۱۹	لذت علم لغیرہ و لذات باعتبار دنیا و اخرت دونون کی ہے
۵۶	۳	دنیا مین جاہل سے جاہل بھی علما کی عزت کرتے ہین اور اونکی حکومت سلاطین و حکام پر جلی ہے -
〃	۷	علم کا انفع ہونا اسطرح سے ثابت ہے کہ سعادت

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
		جاوید منحصر ہے جلب منفعت و دفع مضرت مین - اور یہ بدون علم کے ممکن نہین -
۵۷	۷	علم سے ضرر کی توہم کا دفعیہ -
״	۱۴	تفصیل مغالطات -
״	۱۷	پہلا مغالطہ علم کا نفع اوسکے غایت کے مافوق طلب کرنا
״	۲۱	دوسرا مغالطہ علم کو اوسکے رتبہ سے زیادہ اعزو اشرف سمجھ لینا -
۵۸	۳	تیسرا مغالطہ اوسکے غایت کے خلاف اوس کا مقصود قرار دینا -
״	۸	آج کل رفارمرین اسی قسم کی غلطی مین مبتلا ہین کہ غایت استحصال واستکمال مال ومنال تصور کرتے ہین -
۵۹	۱	ایک رفارمر کی تحریر پر نکتہ چینی -
״	۱۷	علمای ماوراء النہر کا ماتم برپا کرنا اقامت مدرسہ نظامیہ پر -
۶۰	۴	چوتھا مغالطہ خود آدمیونکا جہل ہے -
״	۱۹	ساتوین دلیل - تعلیم منجملہ صنایع تمدنی ہے -
۶۱	۱۲	جسقدر حضارت وعمران ترقی کرے علوم بھی پر ہوتے جاتے ہین -
״	۲۰	اہل قری کو تحصیل علم کے لئے امصار متمدنہ کیطرف سفر کرنا پڑتا ہے
۶۲	۸	حضارت و تمدن کے جاتے رہنے سے علوم وصنایع مین بھی کساد پیدا ہوتا ہے -
״	۱۲	یورپ وجاپان وامریکہ کی ترقی علوم وصنایع کا سبب یہی ہے کہ وہانکی تمدنیت بڑہی ہوئی ہے -

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
״	۲۰	جاپان کی ترقی کا سبب ۔
۶۳	۵	سر آسمان جاہ بہادر سے اسکا تذکرہ اور بہادر ممدوح کا مولف رپورٹ سے اسکی اسکیم طلب کرنا ۔
״	״	طلبہ کا تحصیل علوم و فنون محتاج الیہا کی غرض سے لندن روانہ کرنیکی تجویز ۔
״	۱۱	اسکیم گزرانیدہ مولف کا خلاصہ ۔
۶۴	۴	فنون طبیہ ۔
״	۱۷	فنون انجنیرے و اگریکلچر ۔
۶۵	۵	فنون قانونیہ ۔
״	۱۵	اخراجات تعلیم کا تخمینہ ۔
		باب دوم دلایل نقلیہ تعلیم جبری کے بیان مین
۶۷	۵	افادہ وجوب و حرمت شرعی کے اصول ۔
״	۱۱	پہلا اصل ۔ خبر سے مثل انشا کے حکم وجوب کا ثبوت ہوتا ہے اور جب مامور بہ مین مبالغہ منظور ہوتا ہے تو امر سے خبر کیطرف عدول کیا جاتا ہے ۔
۶۸	۳	دوسرا اصل ۔ قول ملتزم ایجاب ہوتا ہے نہ فعل ۔
״	۴	تیسرا اصل ۔ حقیقۃ امر کی وجوب ہے آیا جب تخییر وغیرہ سے مجازاً مراد لئے جاتے ہین ۔
״	۷	چوتھا اصل ۔ مامور بہ حسن بالذات یا بالغیر ہوتا ہے اور

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
		منہی عنہ قبیح بالذات یا بالغیر ہوتا ہے۔
״	۹	پانچوان اصل۔ جو واجب ہو عقلاً وہ حسن ہوگا عقلاً جو عقلاً واجب ہوگا اوسکا ترک عقلاً قبیح ہوگا اور جو جرم ہو عقلاً اوس کا ترک عقلاً واجب ہوگا۔
۶۸	۱۴	چھٹا اصل۔ ترجیح بالذات اولے ہے ترجیح بالوصف سے۔
״	۱۵	ساتوان اصل۔ دو ضدون مین شرایط تناقض پایجائین تو وجوب ایک کا دوسری کی حرمت پر اور حرمت ایک کی دوسری کی وجوب کو مستلزم ہوگی۔
״	۱۷	آٹھوان اصل۔ ترتب حکم بوصف مشعر ہے کہ وصف علت حکم ہے
״	۱۹	نوان اصل۔ عبرت عموم لفظ کو ہے نہ خصوص مورد کو۔
۶۹	۲	**ادلۂ کتابیہ**
״	۳	پہلی آیت۔
״	۱۱	دوسری آیت۔
״	۱۳	ابن عباس کی تفسیر ربانیین کے معنون مین بخاری سے۔
״	۱۹	ابن زید کا مقولہ ربانیین کی تفسیر مین۔
۷۰	۲	سدی کا مقولہ ربانین کی تفسیر مین۔
״	۴	ابو عبیدہ کا مقولہ ربانیین کی تفسیر مین۔
״	۱۳	ترجمہ بن شرحبیل کا مقولہ ربانیین کی تفسیر مین۔
״	۱۵	تیسری آیت۔

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
۷۱	۱۷	چوتھی آیت ۔
۷۲	۷	علما کو علم کا نہ بتانا حرام ہے ۔
״	۸	توریت مین حضرت موسی علیہ السلام کو مفت سکھانیکا حکم ہے ۔
״	۱۰	تصنیف فرض کفایہ ہے اگر ترک کیجائے تو علم ضایع ہوجائے ۔
״	۱۲	ابوہریرہ فرماتے تھے کہ اگر یہ آیت نہوتی تو وہ روایت نکرتے ۔
״	۱۸	پانچوین آیت ۔
۷۳	۱	چھٹی آیت ۔
״	۹	حکمت کی تفسیر ۔
״	۱۵	قتال کا قول ۔
״	۱۷	مفسرین کے اقوال ۔
״	۲۰	حضرت شافعی کا قول ۔
۷۴	۲۱	ساتوین آیت ۔
۷۵	۱۰	امر معروف کل امت پر واجب ہے اور دفع ضرر ہر ایک شخص پر واجب ہے ۔
۷۶	۱۲	ادلہ سنت نبویہ
״	۱۳	پہلی حدیث ۔
״	۱۵	دوسری حدیث ۔
״	۱۶	تیسرے حدیث ۔

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
"	۱۹	چوتھی حدیث ۔
"	۲۱	پانچوین حدیث ۔
۷۷	۲	چھٹی حدیث ۔
"	۴	ساتوین حدیث ۔
"	۶	آٹھوین حدیث ۔
"	۸	نوین حدیث ۔
"	۱۱	دسوین حدیث ۔
"	۱۳	گیارھوین حدیث ۔
"	۱۴	بارھوین حدیث ۔
"	۱۸	تیرھوین حدیث ۔
"	۲۰	چودھوین حدیث ۔
۷۸	۱	پندرھوین حدیث ۔
"	۳	سولھوین حدیث ۔
"	۵	سترھوین حدیث ۔
"	۷	اٹھارھوین حدیث ۔
"	۱۳	اوگنیسوین حدیث ۔
"	۱۵	بیسوین حدیث ۔
"	۱۹	اکیسوین حدیث ۔
۷۹	۱۹	بائیسوین حدیث ۔ منجملہ ان بائیس حدیثون کے ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۴

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
		۲۰ و ۲۱ سے فرضیت علم اور اوسکا منع کرنا حرام و مانع کا ہلاکت مین پڑنا و لڑکون کی تادیب و عقوبت غیر معلم و متعلم ثابت ہوتی ہے ۔
۸۱	۱۴	**بیان اجماع امت**
"	۱۵	فرضیت علم مجمع علیہ امت ہے ۔
"	۲۱	ابتداے خلافت راشدہ سے لیکر خاتمہ دولت اسلامیہ تک اسکا اہتمام رہا ہے ۔
۸۲	۲	حضرت عمر کا مدارس و قراء کا مقرر کرنا ۔
"	۵	وظیفہ بقدر فقاہت بیت المال سے ملتا تہا ۔
"	۸	علم شرط افسر ہے بلکہ شرط تجارت قرار دی تہی جاہل تجارت کرنے نہ پاتا تہا ۔
"	۱۲	ابن مسعود و عمار ابن یاسر کو حضرت عمر نے معلم و وزیر کوفہ کیا تہا
۸۳	۱	حضرت عمر نے امراے امصار کا فریضہ تعلیم قرار دیا تہا ۔
"	۵	عبداللہ ابن مغفل وغیرہ دس لوگون سے تہے جنکو حضرت عمر نے تعلیم کے لیے بصرہ روانہ کیا تہا ۔
"	۱۱	بادشاہان اسلام اپنے ولیعہد کرنے مین علم کا اعتبار کرتے تہے
"	۱۲	ولید کا قصہ ۔
"	۲۰	خلفا اپنی اولاد کو علم سیکہنے کے لئے بادیہ بہیجتے تہے ۔

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
۸۴	۱	ولید کے زمانہ مین یتیم بچون کی تعلیم کے لئے مودب و مدرس مقرر ہوتے تھے
″	۴	رشید نے معتصم کو اِس لیئے خلیفہ نہ کیا کہ وہ اُمی تہا۔
″	۵	مامون نے منگل کا روز مناظرہ علما کے لیئے مقرر کیا تہا۔
″	۷	منصور کا تردد طلب علم مین۔
″	۱۳	ہارون رشید کا امام مالک کے حلقہ درس مین جانا اور موطا کی سند لینے
″	۱۵	سلاطین اسلام بذات خاص تعلیم و تعلم کرتے تہے۔
۸۵	۸	محمود غزنوی کے عہد کے مدرسے و کتب خانے۔
″	۱۴	سلطان مسعود بن محمود کے مدارس و تصانیف۔
۸۵	۲۱	سلطان علاء الدین خلجی کے عہد کے علما و مدرسین وغیرہما۔
۸۶	۱۳	محمد تغلق کا حال۔
۸۸	۳	فیروز شاہ تغلق کا حال۔
″	۱۸	سلطان سکندر لودہی کا حال۔
۸۹	۲	فیروز شاہ بہمنی کا حال۔
″	۱۸	ابراہیم شرقی کا حال اور ملک العلما قاضی شہاب الدین دولت آبادی کی قدر دانی۔
۹۰	۱۰	ہمایون و اکبر و جہانگیر و شاہجہان کے حالات کا حوالہ اونکی تاریخون پر
″	۱۹	عالمگیر کے علم و فضل و خطاطی اور اوسکے زمانہ مین ہر ایک گانو مین
″	″	مدرس و مدرسہ کا مقرر رہنا و طلبہ و مدرسین کیلئے نقدی و اراضی کا

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
″	″	مدد معاش ملنا -
۹۱	۱۷	داراشکوہ کی تصانیف و علم و فضل و قدر دانیو نکا حال -
″	۲۱	عالمگیر کے لڑکے و لڑکیان بھی علمی حیثیت و فضیلت کی رو سے قابل
″	″	تعریف تھے -
۹۲	۳	محمد سلطان حافظ و خطاط و فارسی و ترکی و عربی بہت اچھی طرح جانتا تھا
″	۵	محمد معظم حافظ قاری - محدث - فقیہ تھا - عربی فارسی ترکی زبانپر پورے
″	″	قدرت رکھتا تھا -
″	۱۱	محمد اعظم تحصیل علمی کیا تھا -
″	۱۳	کام بخش حافظ و فاضل و مختلف خطوط کا خوشنویس و ترکی بھی بہت اچھی
″	″	طرح جانتا تھا اپنے بھائیون مین فضیلت کے لحاظ سے بڑھا ہوا تھا
″	۱۵	بدر النسا عالمہ و حافظ تھی -
″	″	زیب النسا حافظہ عالمہ اقسام خطوط کی خوشنویس و مصنفہ تھی اوس کا
″	″	کتب خانہ اوس زمانہ مین نادر روزگار شمار ہوتا تھا بہت مصنفون
″	″	نے اوسکے نام پر تصانیف کئے ہین منجملہ اونکے صفی الدین اردبیلی
″	″	نے تفسیر کبیر کا ترجمہ بسمی بہ زیب التفاسیر اسکے نام کیا ہے -
۹۳	۵	آصفجاہ اوّل و ثانی کا حال -
″	۱۶	طوائف الملوکی کا زمانہ -
۹۴	۴	انگریزی خوانون کے اعتراض کا لا اصل ہونا کہ مسلمانان ہند و

نمبر	سطر	مضمون
۱	۲	۳
〃	〃	دکن نے کوئی چھوٹے گانون مین بھی کوئی چھوٹا مدرسہ قایم نہین کیا
〃	〃	اور نہ کسی علمی کام مین روپیہ پیسہ صرف کیا اس افترا و بہتانکا وفعیہ۔
۹۵	۹	انتظام ملکی و شرعی شاہان سلف سے بیخبری اس اعتراض کا موجب ہے۔
〃	۱۷	انگلستان مین بھی تعلیم کا تعلق رؤسای ملت و خوانق و مساجد یعنے
〃	〃	چرچ سے تہا۔
۹۶	۶	ہر خانقاہ و جامع کے ساتھہ مدرسہ کا ہونا واجبات سے تہا اور
〃	〃	ہر ایک قصبہ و قریہ مین ایک ملا مقرر رہتا تہا اور ابتک ہے۔
〃	۱۶	مدرسہ فاروقیہ اورنگ آباد۔
〃	۱۸	کتب خانہ تکیہ شاہ مسافر۔
〃	۲۰	ملک التجار خواجہ گاوانکا مدرسہ بیدر۔
۹۸	۱۷	کتب فقیہ و احکام سلاطین مین مدارس و مدرس و طلبہ کی بابت
〃	〃	جزئی احکام بہی مسطور ہین تعطیل کے ایام کی تنخواہ مدرسین لے سکتے ہین
〃	〃	یا نہین۔ علما کے وظائف بیت المال سے کسقدر ملنے چاہئین بقدر
〃	〃	حاجت یا بمقدار فضیلت اونکی اولاد پر اور بعد اونکے وہ منتقل ہو سکتے ہین
〃	〃	یا نہین۔ علما و مدرسین کو باوجود غنا زکوۃ جایز ہے یا نہین۔ مساجد
〃	〃	مین درس جایز ہے یا نہین۔ امر نے سے مدرس پر ضمان آتا ہے یا نہین
〃	〃	اکراہ و ضرب تعلیم کیلئے صبیان پر جایز ہے یا نہین۔ منع درس و وعظ
〃	〃	نااہل واجب ہے یا نہین۔ ابتدا و انتہای درس کسطرح کرے۔

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
		معلمین[9] و متعلمین کے آداب کیا ہین - کس[10] روز درس شروع کرے - تعطیل کسدن[11] ہو - ایام[12] تعطیل کی تنخواہ مدرس پاسکتا ہی یا نہین - طلبہ[13] کی تفریح و بازپرس احکام - تقرر مونث[14] علما و طلبا از بیت المال اگر بیت[15] المال سے مسافر طالب علم کو کچھہ مقرر نہو تو عام مسلمانون پر اوسکی مونث واجب ہی -
۹۹	۱۹	اہل اسلام مین کسی زمانہ مین درس و تدریس سے غفلت نہین ہوئی بلکہ وہ اوسکو فرض دینی و دنیوی سمجھتے رہے -
۱۰۰	۵	**ادلۂ قیاسیہ فرضیت تعلیم**
"	۶	پہلی[1] دلیل - علم مامور بہ و جہل منہی عنہ ہے لہذا امت پر اوسکا اختیار و اسکا ترک فرض ہے -
"	۱۰	دوسری[2] دلیل - علم فرع علم ہے اور اعمال فرض ہین تو اصل بطریق اولے فرض ہوگا -
"	۱۴	تیسری[3] دلیل - منع خیر و اسباب خیر فقہا اربعہ کے پاس حرام ہی اور علم و حکمت خیر کثیر ہے لہذا اسکا منع حرام ہے پس رواج فرض ہوگا -
"	۱۶	چوتھی[4] دلیل - بحکم الضرر یزال ضرر جہل کا رفع کرنا ضرور ہے -
"	۱۹	پانچوین[5] دلیل - بحکم درء المفاسد اولی مین جلب المنافع جہل کا دفعیہ جو سرچشمہ فساد ہے ضرور اولی ہے -
۱۰۱	۱۲	چھٹی[6] دلیل - بحکم الحاجۃ تنزل منزلۃ الضرورۃ عامۃ و خاصۃ چونکہ علم کے

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
۱۰۱	۱۲	سبکو ضرورت و حاجت ہے لہذا ضروری و واجب ہی۔
؍	۱۸	اختلاف علما و فقہا دربارہ فرض عین و فرض کفایہ و مندوب و
؍	؍	جائز و ناجائز۔
؍	۲۱	علما کے آرا قدر علم مفروض کے تعین مین مختلف ہین۔
۱۰۲	۳	سبکا ماحصل یہہ ہے کہ جو محتاج الیہ و ضروری معاش و معاد ہر انسان ہو
؍	۵	بعض فقہا کی رائی علوم مفروضہ و مباحہ کے بیان مین۔
؍	۱۱	ملا فضل اللہ روزبہان کی رائے اس بارہ مین۔
؍	۱۶	فروض کفایات وہ ہین جنپر مصالح دینی و دنیوی موقوف و متعلق
؍	؍	ہین۔
؍	۱۹	فروض کفایات مین سب سے مقدم اقامت حجۃ علمیہ شرعیہ ہے۔
۱۰۳	۱	دوسرا دفع ضرر و ازالۂ فقر و فاقہ مسلمانان۔
؍	۳	تیسرا حرفہ و پیشہ جنپر زندگانی کا دار و مدار ہے۔
؍	۵	چوتھا ہر اقلیم مین قیام علوم -- ہر ایک اقلیم مین ایک مفتی و مدرس
؍	؍	کافی نہین بلکہ مسافت قصر صلوہ و قلت و کثرت آبادی کے لحاظ سے
؍	؍	مفتی و مدرس کا تقرر کیا جاوے۔
؍	۷	جو کوئی خود مکلف ہو اور فطن اور روزے سے بیفکر و فارغ یا اوس سے
؍	؍	درگزر کر سکتا ہو اوسپر علوم غیر مفروضہ کا سیکھنا فرض ہو جاتا ہی
؍	۹	ہر ایک اہل حرفہ کو اونکا علم سیکھنا فرض ہے۔
؍	۱۰	جو شخص عالم و قادر بعدم تعطیل فرض کفایہ ہو اور وہ اوس کا تدارک نکرے

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
″	″	گنہگار رہوتا ہی ۔
″	۱۱	عالم قادر بالاتفاق پادشاہ ہے ۔
″	۱۴	آداب المجاہدین مین فنون حربیہ کو فرض عین لکہا ہے ۔
۱۰۳	۱۹	صاحب کشف الظنون کی رائی فرض عین فرض کفایہ کے بارہ مین
۱۰۴	۳	علوم فرض کفایہ وہ ہین جنسے امر دنیا کا قوام ہو اور قانون شریعت
″	″	مستغنی نہ ہو ۔
″	۱۰	صاحب درالمختار کا بیان ۔
۱۰۵	۳	صاحب تبیین المحارم کا بیان ۔
″	۷	شرح تحریر مین فرض کفایہ مین صنائع محتاج الیہا کو داخل کیا ہی ۔
″	۱۲	تبیین المحارم مین اون علوم کو جو قوام امر دنیا مین اوسنے مستغنا
″	″	نہ ہو فرض کفایہ مین داخل کیا ہی ۔
″	۱۹	علما کا اختلاف در بارہ افضلیت فرض عین و فرض کفایہ ۔
۱۰۶	۶	بعض علما کے پاس اخلاق و تصوف فرض عین ہے ۔
″	۱۵	امام غزالی کے پاس فلسفہ حرام نہین ۔
″	۱۹	علم نجوم ضروری ہے ۔
۱۰۷	۱	حضرت عمر کی تاکید علم نجوم کے سیکہنے کیلئے ۔
″	۳	حج و جہاد دریائی بدون اسکے معطل ہوجائے ۔
″	۵	موسمونکا دریافت کرنا اور رعایا کو قحط و طوفانون کے صدمہ سے
″	″	بچانا بدون اسکے ممکن نہین ۔

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
۱۰۷	۸	سحر کا سیکھنا اور ڈھونڈنا ساحر اہل حرب کے لئے فرض ہے۔
〃	۱۲	دوسرے علوم کے احکام دوسرے علما کی رائے پر شارح و
〃	〃	ماتن شرح وقایہ کے قول کے مخالف ہین۔
〃	۱۷	حسن و قبیح پر حلت و حرمت کا مدار ہے۔
۱۰۸	۲	جب دینے مسائل مین انکا لحاظ ہے تو سیاسی مسائل مین ضرور
〃	〃	اوس کا خیال کرنا چاہیے۔
〃	۶	بحکم مقدمۃ الواجب واجب مقدمات فرض فرض ہونگے۔
〃	۷	مکتب کی رسم و اوسکی اصلیت۔
〃	۱۶	لڑکون کے مارنے کا حکم حدیث مین۔
〃	۱۷	حدیث اوّل۔ حدیث ثانی۔
۱۰۹	۳	فتاؤن مین تصریح ہے کہ پڑھنے پر جبر کرسکتے ہین۔
〃	۷	حدیث ولا عاجلنہم العقوبۃ سے اسپر استناد۔
〃	۸	بخاری کے باب التوثق (ممن تخشی معرتہ و قید ابن عباس عکرمۃ
〃	〃	کے حدیث سے استناد۔
〃	۱۳	اگلے مسلمان غلامونکے تعلیم کا بھی اہتمام کرتے تھے۔
〃	۱۵	قانونکا خلاف جرم ہے اور ہر جرم مستوجب سزا ہوتا ہے اسلئے
〃	〃	جبر و اکراہ تعلیم ثابت ہوتا ہے۔
〃	۲۰	احتساب عامہ و خاصہ پر فرض ہے اور اوسکے ادلہ قرآنسے
۱۱۰	۱	دلیل اوّل وامر بالمعروف وانہ عن المنکر۔ الخ۔

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
۱۱۰	۳	دلیل دوم ۔ الذین ان مکناہم فی الارض الخ ۔
״	۵	دلیل سوم والمومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض الخ ۔
״	۷	ترک احتساب معصیت ہے ۔
״	۹	فقاون کی تصریح کہ امام حدود تعزیر پہ مامور ہے بلکہ ہر مسلمان ازالہ
״	״	منکر پر مجبور ہے ۔
״	۱۵	تعزیر کے اقسام ۔
״	۱۹	صلاح عامہ میں حکم واجبار بادشاہ کو پہنچتا ہے ۔
۱۱	حاشیہ	تصرف امام کا منوط بہ مصلحت و نفع عمومی ہے ۔
۱۱۱	۱	اس شبہ کا ازالہ کہ احکام شرائع مخصوص باہل اسلام ہیں ذمی اونکو
״	״	مکلف نہیں ہو سکتے ۔
״	۱۲	تعلیم کے لئے ہر ولی و بادشاہ کو جو ولی الاولیا ہے جبر پہنچتا ہے ۔
״	۱۵	مقدمہ فرض کا فرض ہوتا ہے اسلئے مقدمات تعلیم بھی فرض ہیں ۔
״	۲۱	بادشاہ پہ پہلا فریضہ اجبائی علوم شرعیہ وسیاسیہ ہے ۔
۱۱۲	۸	سلطنت خلافت آنحضرت صلعم ہے اقامت شریعت وحفظ حوزہ ملت میں
״	۱۵	وجوب اجبائی علوم شرعیہ کے معنی ۔
״	۲۰	رعایا کو پابند شریعت رکھنے سے بادشاہ عاصی و غیر عادل ہونیکی
״	״	دلیل ۔
۱۱۳	۲	قوای شہوی و غضبی داعی اختلاف و مزیل ہیئت اجتماعیہ مدینہ میں
״	״	اسلئے ایک عادل واضع عدالت کی ضرورت ہے جو شریعت او

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
″	″	جو شریعت کے محافظت کرے جس سے نظام عالم باقی رہے
″	″	زایل نہ ہو جائے
۱۱۴	۳	بادشاہ کو حفظ شریعت کیلئے کن امور کی تقدیم کی ضرورت ہے اور اوسکی تدبیر کیا ہے ۔
″	″	
″	۱۲	حضرت عمر نے حضرت علی کو انفاذ احکام اجتہادیہ پر مامور فرمایا تھا ۔
″	۲۰	صدر الصدور و شیخ الاسلام کی رای پر امور دینیہ کے احکام کا مدار ہونا رکھے ۔
″	″	
۱۱۵	۳	شیخ الاسلام کے فرایض ۔
″	۴	اوّل ۔ جو جس علم کے زیادہ ممارست رکھتا ہے اوسکو اوس علم کا متکفل کرے ۔
″	″	
″	۹	دوم ۔ جس طالب العلم کو جس علم و فن سے رغبت و مناسبت ہو اوسکو اوسمین مشغول کرے ۔
″	″	
″	۱۱	سوم ۔ طلبہ پر مثل والدین شفقت کرے ۔
″	۱۲	چہارم ۔ مدرسین سے بھی شفقت کرائے ۔
″	۱۳	پنجم ۔ تعلیم کی نگرانی کرے کہ مدرسین کیا پڑھا رہے ہین اور طلبہ کیا پڑھ رہے ہین
″	۱۴	ششم ۔ امتحان لیا کرے اور کامیابون کو صلہ و انعام دے ۔ تا
″	″	دوسرے غبطہ و تنافس سے ترقی کرین ۔
″	۱۰	ہفتم ۔ درصورت عدم کامیابی طلبہ قصور مدرسین ہے یا طلبہ دریافت
″	″	کرے اگر قصور مدرسین ثابت ہو تو اونپر جرمانہ و تبدل و تنزل وغیرہ کی

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
۰	۰	سزا دی اگر طلبہ کا قصور ہو تو دیکھے کہ عدم مناسبت کی وجہ سے ہے یا
״	״	عدم محنت کی اگر عدم مناسبت کیوجہ سے ہو تو جس فن سے مناسبت
״	״	ہو اوسی مدرس کے تفویض کرے اگر عدم محنت کیوجہ سے ہو تو پہلے
״	״	سمجھاوے پھر زجر و توبیخ کرے ۔
۱۱۶	۶	ہشتم ۔ طلبہ کی اوقات و خلوات کی نگرانی کے لیئے ناظر مقرر کرے
״		نہم ۔ طلبہ بدشوق و بدچلن کو سزا اور شوقین و نیکو رویہ کو جزا دی
۱۱۷	۱	ماحصل و نتیجہ مباحث ماتقدم کا یہ ہے کہ ہر بادشاہ اپنی رعایا کو مثل دوسرے
״	״	قوانین کے پابندی پر مجبور کرنے کا جسا حق ہے تعلیم پر مجبور
״	״	کرنے کا بھی حق ہے اور اسیوجہ سے یورپ و امریکا و جاپان
״	״	مین جبر کیا جاتا ہے مگر شریعت سے سیاست مین ابتک یہ نقص ہے
״	״	کہ کفایت طلبہ یہان مقرر ہے وہان نہین ۔
״	۹	عہد خلافت راشدہ سے مصرف بیت المال مین مد کفایت علماء
״	״	طلبہ مثل اور اخراجات ملکیہ کے محسوب و شمار ہوتی تھی ۔
״	۱۵	فضیلت علم کی بحث و اوسکے ادلہ ۔
۱۱۸	۱	مصنفین اسلام کے اس بارہ مین خاص خاص کتابین ہین اونکے بعض نام
״	۱۳	فضیلت علم سے کریما کا پڑھنے والا بھی واقف ہوتا ہے ۔
۱۱۹	۶	تضمین شعر کہ ما ترا علم در دین و دنیا تمام الخ ۔
״	۱۵	(ادلہ فضیلت علم از کتاب)
۱۱۹	۱۶	پہلی آیت ۔

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
۱۲۰	۱۸	دوسری آیت -
۱۲۱	۱۰	تیسری آیت -
"	۱۸	چوتھی آیت -
۱۲۲	۴	پانچوین آیت -
"	۱۸	چھٹی آیت -
۱۲۳	۱۵	ساتوین آیت -
۱۲۵	۷	آٹھوین آیت -
"	۱۹	نوین آیت -
۱۲۶	۶	دسوین آیت -
"	۱۴	گیارھوین آیت -
"	۲۰	بارھوین آیت -
۱۲۷	۳	تمام کتب آسمانی فضیلت علم پر ناطق ہین -
"	۳	توریت کا بیان -
"	۱۳	زبور کا بیان -
۱۲۸	۷	انجیل کا بیان -
۱۲۹	۱۰	ہنود کے کتب سماوی مین فرضیت و فضیلت علم کا ذکر ہے -
"	۲۰	چودہ ودیا و چوسٹ کلان -
۱۳۰	۲	برہمن کیا کیا سیکھنا چاہیے اور کیا نہ سیکھنا چاہیے -
"	۵	چھتری پر کون علم فرض ہے اور کونسا ناجائز -

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	
۱۳۰	۷	ویش کو کیا کیا سیکھنا اور کیا نہ سیکھنا فرض ہے۔
۱۳۱	۱۰	منو کا قول بزرگی عالم کے بارہ مین۔
۱۳۱	۱۴	پنچوا کھیان کی تحریر۔
۱۳۱	۲۰	راجہ بھرت ہری کی تحریر۔
۱۳۱	۱۳	مہاراج جاگی ولکیہ کا ارشاد متعلق ہین۔
۱۳۱	۱۷	کالیداس کا قول۔
۱۳۱	۲۱	اوس راجہ کا حکم جو نگرانی تعلیم و تعلم نہ کرے۔
۱۳۲	۲	اوپ نشد مین اولیا راطفال کا کیا حکم ہے۔
۱۳۲	۹	منسرتی مین صدقہ علم کے ثواب کا ذکر و عدم تعلیم و تعلم کی سزا۔
۱۳۲	۱۶	تعلیم کے لئے کون کب تک کس کو کہو تادیب کر سکتا ہے۔
۱۳۲	۲۱	اوستاد کا فریضہ۔
۱۳۳	۲	رگ وید کی وعید حاکم غافل تعلیم و تعلم کے حق مین۔
۱۳۳	۵	عہود حکومتہائی ہنود مین آیا تادیب و احتساب پر عمل تھا یا نہین
۱۳۳	۱۲	سداشیو شاستری کی قدر و منزلت کا ذکر۔
۱۳۳	۲۰	(ادلہ سنت فضیلت علم)۔
۱۳۴	۱	اخبار
۱۳۴	۲	پہلی حدیث۔
۱۳۴	۳	دوسری حدیث۔
۱۳۴	۵	تیسری حدیث۔

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
״	۷	چوتھی حدیث۔
״	۱۱	پانچویں حدیث۔
״	۱۵	چھٹی حدیث۔
״	۱۹	ساتویں حدیث۔
۱۳۵	۱	آٹھویں حدیث۔
״	۳	نویں حدیث۔
״	۷	دسویں حدیث۔
״	۱۱	گیارہویں حدیث۔
״	۱۵	بارہویں حدیث۔
۱۳۶	۱	تیرہویں حدیث۔
״	۷	چودہویں حدیث۔
״	۱۳	پندرہویں حدیث۔
״	۱۵	سولہویں حدیث۔
۱۳۷	۳	سترہویں حدیث۔
״	۱۵	اٹھارہویں حدیث۔
۱۳۸	۲	انیسویں حدیث۔
״	۱۰	بیسویں حدیث۔
״	۱۴	اکیسویں حدیث۔
״	۱۶	بائیسویں حدیث۔

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
۱۳۹	۲۰	تیسوین حدیث ۔
"	۵	چوبیسوین حدیث ۔
"	۱۶	پچیسوین حدیث ۔
۱۴۰	۴	چھبیسوین حدیث ۔
"	۸	ستائیسوین حدیث ۔
"	۱۶	اٹھائیسوین حدیث ۔
"	۲۰	انتیسوین حدیث ۔
۱۴۱	۳	تیسوین حدیث ۔
"	۱۱	اکتیس وین حدیث ۔
"	۱۷	بتیسوین حدیث ۔
۱۴۲	۲	تینتسوین حدیث ۔
"	۸	چونتیس وین حدیث ۔
"	۱۴	پینتسوین حدیث ۔
"	۲۰	چھتیسوین حدیث ۔
۱۴۳	۵	سینتیسوین حدیث ۔
"	۱۷	اڑتیسوین حدیث ۔
۱۴۴	۶	انتالیسوین حدیث ۔
"	۱۰	چالیسوین حدیث ۔
۱۴۵	۱۳	اکتالیسوین حدیث ۔

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
۱۴۶	۳	بیالیسوین حدیث۔
۱۴۷	۱	ترتالیسوین حدیث ۔
〃	۷	چوتالیسوین حدیث ۔
۱۴۹	۱	سعادت دو قسمون مین منحصر ہے اور اوس کا حصر عقلی۔
〃	۳	منافع دینی کے اقسام ۔
〃	۴	پہلی قسم ۔
〃	۵	دوسرے قسم۔
〃	۶	منافع دینویہ کے اقسام اور اوس کا حصر چار قسمون مین۔
〃	۱۰	قسم اوّل وثانی ۔
〃	۱۲	قسم ثالث۔
〃	۱۵	قسم رابع۔
〃	۲۱	استیلا کی دو قسمین ہین۔
۱۵۰	۸	قسم ثانی ۔
〃	۱۰	قسم اوّل قسم ثانی ۔
〃	۱۳	قاعدہ ظاہر و باطن۔
〃	۱۶	قسم دوم قسم ثانی ۔
〃	۲۰	قسم ثالث۔
۱۵۱	۲	قسم ثالث کے اقسام ۔
〃	۳	اوّل۔

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
۱۵۱	۵	دوم ۔
؍	۱۰	پینتالیسوین حدیث ۔
؍	۱۶	چھیالیسوین حدیث ۔
۱۵۲	۳	سینتالیسوین حدیث ۔
؍	۱۳	اڑتالیسوین حدیث ۔
؍	۱۵	انچاسوین حدیث ۔
۱۵۳	۸	پچاسوین حدیث ۔
؍	۱۴	اکاون وین حدیث ۔
۱۵۴	۱	باون وین حدیث ۔
؍	۱۱	ترپن وین حدیث ۔
؍	۱۹	چوپن وین حدیث ۔
۱۵۵	۱۰	پچپن وین حدیث ۔
؍	۱۸	چھپن وین حدیث ۔
۱۵۶	۵	ستاون وین حدیث ۔
؍	۱۹	اٹھاون وین حدیث ۔
۱۵۷	۲	انسٹوین حدیث ۔
؍	۱۴	ساٹوین حدیث ۔
۱۵۸	۳	اکسٹوین حدیث ۔
؍	۷	علما کی تین قسمین ہین ۔

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
״	۱۹	مراد علما سے اس حدیث مین۔
״	۲۰	مراد حکما سے اس حدیث مین۔
״	۲۱	مراد کبرا سے اس حدیث مین۔
۱۵۹	۳	شقیق بلخی نے اِن ہر ایک کے تین تین علامات بیان فرمائے ہین
״	۱۶	باسٹوین حدیث۔
		آثار
۱۶۰	۵	
״	۶	پہلی اثر۔
״	۱۰	دوسری اثر۔
״	۱۸	تیسری اثر۔
״	۲۰	چوتھی اثر۔
۱۶۱	۵	پانچوین اثر۔
״	۱۷	چھٹی اثر۔
״	۲۱	ساتوین اثر۔
۱۶۲	۵	آٹھوین اثر۔
״	۱۱	نوین اثر۔
״	۱۸	دسوین اثر۔
۱۶۳	۲	گیارہوین اثر۔
״	۱۶	بارہوین اثر۔
״	۲۰	تیرہوین اثر۔

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
۱۶۴	۱	چودھوین اثر۔
〃	۹	پندھروین اثر۔
〃	۱۷	سولھوین اثر۔
〃	۲۱	سترھوین اثر۔
۱۶۶	۹	اٹھارھوین اثر۔
〃	۱۳	انیسوین اثر۔
۱۶۶	۱۶	بیسوین اثر۔
۱۶۷	۴	اکیسوین اثر۔
〃	۸	بائیسوین اثر۔
〃	۱۵	تیئسوین اثر۔
۱۶۸	۵	چوبیسوین اثر۔
〃	۱۳	پچیسوین اثر۔
〃	۲۱	چھبیسوین اثر۔
۱۶۹	۱۰	ستائیسوین اثر۔
〃	۱۶	اٹھائیسوین اثر۔
〃	۱۹	انتیسوین اثر۔
۱۷۰	۱	تیسوین اثر۔
〃	۱۱	اکتیسوین اثر۔
〃	۱۵	بتیسوین اثر۔

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
۱۷۲	۱۰	تینتیسوین اثر۔
״	۱۶	چونتیسوین اثر۔
״	۱۸	پینتیسوین اثر۔
۱۷۳	۲	چھتیسوین اثر۔
״	۵	سینتیسوین اثر۔
״	۹	اڑتیسوین اثر۔
״	۱۰	انچالیسوین اثر۔
״	۱۵	چالیسوین اثر۔
״	۲۱	اکتالیسوین اثر۔
۱۷۴	۷	بیالیسوین اثر۔
״	۱۳	ترتالیسوین اثر۔
״	۱۵	چوالیسوین اثر۔
״	۱۷	پینتالیسوین اثر۔
۱۷۵	۲	چھیالیسوین اثر۔
״	۶	**وجوہ و شواہد عقلیہ بر فضیلت علم**
״	۷	پہلی وجہ۔
״	۱۹	دوسری وجہ۔
۱۷۶	۱۵	تیسری وجہ۔
۱۷۷	۲	چوتھی وجہ۔

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
″	۹	پانچوین وجہ -
۱۷۸	۵	چھٹی وجہ -
″	۱۰	ساتوین وجہ -
۱۷۹	۱۲	آٹھوین وجہ -
″	۱۹	آدم سے خاتم تک سب انبیا تعلیم و تعلم مین مصروف تھے -
″	۲۱	ابو البشر کا حال -
۱۸۰	۱	ابراہیم علیہ السلام کا حال -
″	۱۸	صالح و ہود و شعیب کا حال -
۱۸۱	۲	موسی علیہ السلام کا حال -
″	۴	حضرت مصطفی صلعم کا حال -
″	۱۷	نوین وجہ -
۱۸۲	۳	دسوین وجہ -
″	۱۰	گیارہوین وجہ -
″	۱۵	بارہوین وجہ -
″	۱۸	تیرہوین وجہ -
۱۸۳	۱	چودہوین وجہ -
″	۱۲	**نکتہ**
″	۱۳	پہلا نکتہ -
″	۱۷	دوسرا نکتہ -

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
۱۸۴	۰	تیسرا نکتہ
〃	۱۱	چوتھا نکتہ ۔
〃	۱۴	پانچوان نکتہ ۔
۱۸۵	۱	**باب سوم** دربیان اعتراضات مخالفین واجوبہ آن ۔
〃	۳	صرف دعوی کا مدلل کردینا اثبات مدعا کے لئے کافی نہین جبتک کہ رفع اعتراض نہو ۔
〃	۱۲	پہلا اعتراض خلاف تعامل گورنمنٹ انگریزی ہوگا ۔
〃	۱۹	جواب اعتراض تقلید پر مبنی ہے نہ تحقیق پر ۔
۱۸۶	۳	گورنمنٹ کی تقلید امور انتظامیہ مین نیٹیو اسٹیٹ کو ضرور نہین بلکہ بعض احیان منجب
〃	〃	ضرر ہے ۔
〃	۱۷	یہہ غلط ہے کہ گورنمنٹ نے اسطریقہ کو اختیار نہین کیا ۔ ہمکو اوسکے ملکی وقومی
〃	〃	قوانین کی تقلید کرنی چاہئے ۔
۱۸۷	۱	برٹش امپیر کے ۱۶ صوبون مین تعلیم جبری ہے ۔
〃	۳	گورنمنٹ ہند کے طرف سے عذر کہ رعایا اوسپر وہ بھروسہ نہین رکھتے جو
〃	〃	نیٹیو رعایا نیٹیو اسٹیٹ پر رکھتی ہے ۔
〃	۱۱	اسکا ثبوت
〃	۱۷	گورنمنٹ کے مدبر منتظم و رعایا بہی خواہ نے اسطرف توجہ کی ہے ۔
〃	۱۹	سر جیرڈ ٹمپل کی رائے ۔
۱۸۸	۲	سنی مراسماج کی درخواست گورنمنٹ مین ۔
〃	۵	مہاراجہ گانکواڑ کا اسطریقہ کو جاری کرنا ۔

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
〃	۵	سر سالار جنگ فخار الملک اول کا حکم۔
〃	۷۰	برٹش گورنمنٹ نے روسا کی تعلیم کو حکماً واجبی کردی ہے۔
〃	۱۴	اس سے عدم مخالفت تجویز ہذا باصول حکمرانی برٹش گورنمنٹ ثابت
〃	〃	ہوتی ہے۔
۱۸۹	۹	سرکار برطانیہ کی قدردانی و توجہ تعلیم کے طرف
〃	۱۸	اعتراض دوم۔ رعایا میں شورش و نارضامندی ہوگی۔
۱۹۰	۱	جواب۔ یہہ اتہام بالکل لاصل ہے۔
〃	۹	رضامندی کی تحریری شہادت گزر چکی ہے۔
〃	۱۲	اسپر نواب وقار الملک انتصار جنگ مولوی مشتاق حسین صاحب کی شہادت۔
〃	۱۷	راجہ اناگندی وغیرہ کسی نے مخالفت نہیں کی۔
۱۹۱	۴	اعتراض سوم۔ ابھی اسکا وقت و موقع نہیں۔
〃	۶	جواب۔ اس بے معنے قول کو خود قابل نہیں سمجھنا۔
〃	۱۰	جب ضرورت داعی ہو وہی اوسکا وقت ہے۔
〃	۱۴	رفع جہل کے لئے قانوناً و شرعاً کوئی وقت مقرر نہیں۔
〃	۱۸	اسکا قابل بعینہ ویسا ہے کہ کوئی وبا کے وقت علاج و صفائی کی ضرورت
〃	〃	نہیں خیال کرتا۔
۱۹۴	۱	جہل وبا سے زیادہ تر مہلک مرض ہے۔
〃	۶	اعتراض چہارم۔ جبر سے تعلیم و تعلم ناممکن ہے اور مخالف حکمت۔
〃	۱۱	جواب۔ یہ مقسط ہے۔

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
"	۱۵	جبر ولیا، اطفال پر ہوتا ہے نہ اطفال پر۔
۱۹۳	۳	جبر ابتدائی سن مین ضرور ہے کہ ضرر سے بچائی جائین۔
"	۱۶	جب پرورش و تربیت اطفال مین جبر مسلم و ضروری ہے تو تعلیم مین کیون نہو۔
۱۹۴	۴	اعتراض پنجم۔ اسکے اجرا سے نیا جرم و نئی سزا تجویز کرنی ہوگی
"	۸	جواب۔ اسمین کیا برای ہے بلکہ ایک معمولی بات و عمران بشری کا مقتضا ہے۔
"	۱۷	یہہ غلط ہے کہ نیا قاعدہ ہے۔
۱۹۵	۳	اعتراض ششم۔ حقوق والدین مین دست اندازی ہوتی ہے
"	۶	جواب۔ دولت کا بھی مشترکہ حق ہے دولت ولی عام ہے
"	۰	ولی خاص و اپنی مشارک کی نگرانی و قائمقامی اس وجہ سے کر سکتی ہے
"	۲۱	اس غلطی کی اصلاح بھی تعلیم پر موقوف ہے۔
۱۹۶	۳	اعتراض ہفتم۔ دولت و رعایا دونون متحمل اخراجات نہین ہوسکتے
"	۱۱	خزانہ سرکاری زیر بار ہوگا
"	۷	جواب۔ ایک امر ضروری و انتظامی کے بارہ مین زیر باری خزانہ کوئی عذر معقول و مقبول نہین۔ خصوصاً جبکہ اوسکی تلافی و طرح ممکن ہو
"	۱۴	اسکی گنجایش بدون کسی زیر باری کے ممکن ہے۔
"	۱۶	جب اس قاعدہ کا اجرا عام و بفرقہ خاص ہے تو زیر بار ہونے کی کوئی وجہ نہین۔

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
۱۹۷	۷	مولف ومعاشداروں کی رائی دربارۂ سبیل اخراجات تعلیم جبری
״	۱۶	اعتراض ہشتم - اس سے رعایا سرکش وگستاخ وبے ادب ہوجائیگی
۹۸	۱	جواب - یہ خود غرض عہدہ دارون کا ڈھرکا ہی -
״	۱۰	تعلیم یافتہ رعایا وگورنمنٹ مین مخالفت نہین ہوسکتی -
״	۱۹	جاہل خود غرض عہدہ دارون کی خواہش -
۱۹۹	۳	وہ اپنی خود غرضی ورزائل کے مخالف پر الزام بغاوت واغوا لگاتے ہین -
״	۹	یہ راعی ورعیت کے معنی نہین سمجھتے یا اونکی خواہش نہین کہ اوکی رعایت کرین -
״	۱۵	شائستگی رعایا سے دنیا مین کبھی مخالفت نہین ہوئی نہ ہوسکتی ہی -
۲۰۰	۴	بعض عہدہ دارون کا اعتراض وتمسک بہ نظیر امریکہ نیشنل کانگرس
״	۱۰	امریکہ مین پبلک گورنمنٹ کے نتائج ومنافع -
״	۱۸	کوئی دانشمند نہین چاہیگا کہ ایک شخص کے لیے ساری دنیا خراب ہوجاے -
۲۰۱	۳	نیشنل کانگرس کے فوائد ونتائج اور مخالفین کی شکست -
״	۱۱	نیشنل کانگرس کے مخالف دولت ورعایا دونون کے دشمن ہین اور خود غرض -
״	۱۵	بیان نتائج -
״	۱۹	اگر یہ نتائج یہان بھی ہون تو کیا برائی ہی -

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
۲۰۲	۱۰	اعتراض نہم - شریف و رزیل کا امتیاز جاتا رہے گا بلکہ شرافت
//	//	مبدل بہ رزالت ہوجائیگی -
//	۱۵	جواب - تعلیم عام نہین خاص شرفا ہی کی ہی - مؤلف کی راہی
//	//	مین ترقی سے کیونکر باز رکھنا چاہیے خواہ رزیل ہو یا شریف اگر
//	//	رزیل شریف ہوجائین تو اس سے کیا بہتر ہی -
۲۰۲	۵	شرافت کا مدار کسب پر ہی نہ نسب پر -
۲۰۳	۲	اعتراض دہم - تعلیم سے افلاس پھیلتا ہی اور آخرکار دولت و رعیت
//	//	مین ملال رو دیتا ہی جیسا کہ برٹش انڈیا مین تجربہ ہوا ہی -
۲۰۴	۱	برٹش انڈیا مین تعلیم سے افلاس کی وجہ -
//	۱۰	رعایا کی تقصیر -
۲۰۵	۵	قول فیصل -
//	۱۱	تدبیر اصلاح -
//	۱۴	معترض کے اعتراض کا یہ محل نہین ہی -
۲۰۷	۱	**باب چہارم**
//	//	در بیان آرا حکمار و نظار یوروپ و ایمریکا و جاپان
//	۵	نظیر و تمثیل لانے کی ضرورت بوجہ وقعت یوروپ اور زمانہ مین
//	//	تقلید عام ہونے کے سبب سے ہی -
//	۱۳	یوروپ اور ایمریکہ اور جاپان کے نظار و حکمار بلکہ سارے جہان
//	//	کے ہر زمانہ کے عقلا اسپر متفق ہین -

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
״	۱۸	سوئٹزرلینڈ کی آزادی کے سرغنہ ولیم ٹیل و دیگر کے پیشوا
״	״	سب اس سے متفق ہین۔
۲۰۸	۲	پیوریٹین کانونسٹ کے قوانین مین اسکا ذکر ہی۔
״	۶	پین کی پہلی نصیحت یہی تھی۔
۲۰۹	۱	واشنگٹن کی نصیحت یہی تھی۔
״	۳	جفرسن کی نصیحت یہی تھی۔
״	۷	دنیا کی تاریخ مین ایک فیلسوف بھی اسکا مخالف نہین۔
۲۱۰	۱	ایتھنس و سپارٹا مین سب سے پہلے اسکا رواج و ایجاد ہوا۔
״	۵	سولن کا قاعدہ۔
״	۹	لیسنگا کے قوانین کی رو سے ملک تعلیم اطفال کا ذمہ دار تھا۔
״	۱۱	شارلمین کے عہد مین مذہبی تعلیم جبری تھی۔
۲۱۱	۳	پندرہوین صدی کے مورخ اسکی ضرورت خیال کرتے تھے۔
״	۶	لوتھر نے اسکو افسران ملکی کا فرض منصبی خیال کیا ہی۔
״	۱۰	ملا کتھن کے قانون ملت مرتبہ ۱۵۲۸ء مین اسکی تجویز ہوئی تھی۔
۲۱۲	۱	ورٹمبرگ کے قانون ۱۵۹۹ء مین لازم کیا گیا تھا کہ اپنی اولاد کو بلا نفصال
״	״	مدارس مین بھیجین۔
״	۸	۱۶۴۰ء مین یہ قاعدہ مسلم ہوگیا۔
״	۱۳	ملک پروشیا مین یہ قاعدہ ۱۸۳۲ء مین رواج پایا۔
״	۱۶	ملک آسٹریا مین یہ قاعدہ اونیسوین صدی مین رواج پایا۔

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
۲۱۳	۲	ملک پرشیا مین یہ قاعدہ ۱۸۶۶ء مین جاری ہوا۔
״	۵	ملک سوئیزرلینڈ و اسکانڈی نیویا مین مشابہ جرمن قواعد جاری ہوئے
״	۶	ملک ڈنمارک مین ۱۸۱۴ء مین اسکو پوری طور پر جاری کیا۔
״	۷	فرانس مین لوئس نپولین کے عہد سے اسکا عام رواج ہوا۔
״	۹	انگلستان مین ۱۸۱۸ء سے اس طرف توجہ ہوئی۔
۲۱۴	״	اٹلی مین ۱۸۶۱ء مین اسکا رواج ہوا۔
״	۱۱	صوبہ بالٹک روسی مین اسکا رواج ہی۔
״	۱۷	سلطنت عثمانیہ مین ۱۸۶۹ء سے اسکی بابتہ احکام جاری ہوئے۔
۲۱۵	۵	گریک مین ۱۸۳۲ء سے اسکا رواج ہوا۔
״	۸	اسپین و پورچگل مین بھی اسکا رواج ہی۔
״	۱۰	امیریکہ مین بہت پیشتر کے زمانہ سے اسکا رواج ہوا یعنی ۱۶۵۰ء سے۔
״	۱۷	کنٹکٹ کی مجلس انتظامی مدارس نے اسکی نگرانی کے لیے ایک ناظر ۱۸۶۹ء
״	״	مین مقرر کیا۔
۲۱۶	۵	مساچٹ مین ۱۶۴۲ء مین میر محلہ کے معزز لوگون کو اسکی نگرانی کا
״	״	حق دیا گیا۔
״	۱۶	مین مین ۶ سے ۱۷ تک بالجبر حاضری مدرسہ کرائی جاتی ہی
۲۱۷	۱	نیو ہام شیر کے قانون سے ۸ سے ۱۴ تک حاضری بالجبر ہی۔
״	۵	لکی کان ٹگزاس کا بھی یہی دستور ہی۔
۷	۶	نواڈا کے قانون سے چودہ سے اٹھارہ کے درمیان حاضری بالجبر ہی۔

نمبر صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
״	۱۰	کالی فورنیا - نیوجرسی - نیویارک - مین یہی قواعد جبری رائج ہین
۲۱۸	۹	انڈیانا - الی نائی - کیان ساس - مسی سٹاٹا - مسی سپی - نب راسکا پنسل وانیا -
״	״	رہوڈ ایلینڈ کے حکام ملکی اسکی تائید اور مخالفین کی تردید کرتی ہین
״	۱۲	ناظم تعلیمات کان ساس کی رائی مثبتہ رپورٹ ۱۸۷۳ء
۲۱۵	۱۰	روسیلین جرمن مورخ کی راے -
״	۱۷	کیا تہلک سکلوپیڈیا کی تحریر -
۲۲۰	۴	نقشہ ممالک تعلیم جبری -
۲۲۶	۲	تمام دنیا کا تعلیمی نقشہ -
۲۲۷	۱	باب پنجم دربیان حالت ملکی وضرورت رواج قاعدہ تعلیم جبری وراے دربارہ تعمیم وتخصیص آن -
״	۵	انقراض دولت تیموریہ کہ بعد شاہی طور پر ہند مین انتظام تعلیم نہین رہا -
״	۱۱	ملک دکن مین سکندر جاہ کے بعد سے کسا دبازاری علم ہونے لگی -
״	۱۶	عوام اتباع حکام علم سے بے بہرہ رہے -
״	۱۸	لایق دربار وسرکار ہونے کے لئے کن امور کی ضرورت ہتی
۲۲۸	۵	علما ومشایخ کے خوانوادہ ہی عوام وحکام پر سبقت لیگئے -
״	۹	مختار الملک کے عہد کی کیفیت -

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
"	۱۱	مولوی شجاع الدین صاحب مرحوم مغفور کا مدرسہ ۔
"	۱۲	نواب امیر کبیر شمس الامرا کا مدرسہ اور اونکا مذاق علمی و تصنیف و
"	"	تراجم کتب فنون ریاضی کا ذوق و شوق ۔
"	۲۱	مختار الملک مرحوم کی تربیب اعظم علیخانبہا در سے ۔
۲۲۹	۴	مدرسہ دار العلوم کے بنا سنہ ۱۲۸۳ھ میں اور اوسکے مدرسین عربی و فارسی
"	۱۳	اس مدرسہ کے بعض تعلیم یافتہ جو فی الحال معزز عہدہ پر مقرر ہین
"	۱۷	مدرسۂ طبابت ۔
"	۲۰	افضل الدولہ کا انتقال و عربیت کی بساط کا لپٹیا جانا ۔
۲۳۰	۱	مدرسۂ انجنیری کا قایم ہونا ۔
"	۲	اخیر نامہ مختار الملک مرحوم کا حال ۔
"	۹	نواب صاحب کا لندن جانا اور ڈاکٹر اگہورناتھ کا ہمراہ لانا ۔
"	۱۳	ڈاکٹر اگہورناتھ کا پہلے مدرسۂ طبیہ مین کمسٹریکا پروفسر مقرر ہونا
"	"	پھر پرنسپل کالج قرار پانا ۔
"	۱۷	مدرسہ عالیہ کی بنا بغرض تعلیم فرزندان مختار الملک و امرا ۔
"	۱۹	انحطاط سررشتہ تعلیمات کے اسباب ۔
۲۳۱	۳	عماد السلطنۃ کا دورہ و انتظام تعلیمات ۔ و مولف کا مددگار ناظم
"	"	تعلیمات مقرر ہونا ۔
"	۷	مولف مددگار نے اس انتظام مین کیا کیا کیا ۔
"	۱۲	موازنہ کی افزایش ۔
"	۱۵	اخراجات کا اور ممالک سے تقابل ۔

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
״	۱۹	وہ دلائل جن سے سرکار پر افزایش موازنہ کی ضرورت ثابت کرائی گئی
״	۲۱	(۱) اخراجات ملکیہ کے تخفیف بدون اسکے تضعیف کے ممکن نہین۔
۲۳۲	۲	(۲) اہل ملک کی تعلیم سے ذرائع امدنی بڑہجاتی ہین اور اخراجات گھٹجاتی ہین
״	۸	(۳) جو رنج و نفاق رعایا و ریاست مین عدم تعلیم کیوجہ سے رو دیا ہے وہ
״	״	بدون تعلیم و توسیع ذرائع مرتفع نہ ہوگا۔
״	۱۵	انتظام جدید کے بڑے بڑے امور جنپر توجہ کی گئی تہی —
۲۳۳	۹	منظوری اسکیم کے بعد مولوی سید حسین صاحب و مولف و نکے مددگار کی
״	״	علیحدگی، سررشتہ تعلیم سے اور سید علیصاحب کا ناظم تعلیمات مقرر ہونا۔
״	۱۳	تعلیمی حالت کا اندازہ نقشہ ذیل سے ہو سکتا ہے۔
۲۳۴	۱	عام رعایا کو سرکار و سررشتہ تعلیمات سے کیا کیا شکایات ہین
۲۳۵	۵	تعلیم کی اشاعت کے لئے کیا تدبیر کیجاے —
״	۶	(۱) تعلیم جبری ہو۔
״	۷	(۲) تعلیم اعلیٰ درجہ کی ہو۔
״	۸	(۳) یورپ کو طلبہ روانہ ہون —
״	۱۴	ریاست نظامیہ مین امرا و مشایخین و علما کا گروہ زیادہ تر جاہل ہے عوام بدون
״	״	انکے شایستہ و ترتیب نہ ہونگے۔
۲۳۶	۱۲	**ضابطہ تعلیم جبری** — مشتمل بر پانزدہ دفعات — ہونگے
״	۱۳	(دفعہ ۱) ۷ سے ۱۵ سال تک ہر معاشدار و معزز کے اطفال حاضری مدرسہ مجبور ہون
״	۱۵	دفعہ ۲ — بتدریج — گلبرگہ — ہنمکنڈہ — اورنگ آباد — مستقر صوبہ مین ایک ایک کالج

صفحہ	سطر	مضمون
۱	۲	۳
۲۳۷	۳	دفعہ ۳- زبان ملکی اردو عربی یا اردو و انگریزی حساب سیاق و سباق مسائل اصول
"	"	اخلاق و قانون و اصول صحت و صفائی زراعت و فلاحت تاریخ سکھائی جاوے-
"	۷	دفعہ ۴- بدون سند لیاقت حاصل کرنے کے معاشکے تصرف کا حق نہوگا-
"	۹	دفعہ ۵- کوئی معاشدار حاضری مدرسہ سے مستثنی نہ ہوگا-
"	۱۵	دفعہ ۶+ درصورت تخلف معاش کورٹ کریجاوے گی-
"	۱۷	دفعہ ۷- غفلت حاضری مدرسہ کے سزا اولا پانچ روپیہ دوسرے مرتبہ دس روپیہ تیسرے
"	"	بار تیس روپیہ سیکڑہ آمدنی پر جرمانہ ہوگا- اسکے بعد اطفال یتیام کے جائیداد پر کورٹ کی جاوینگی-
"	۲۱	دفعہ ۸- فی الحال صالح تربیت معاشدارونکی تربیت بلا لحاظ سن سال کیجاوے
۲۳۸	۴	دفعہ ۹- وارڈونکی تعلیم و تربیت کا تعلق خاصکر اس مدرسہ سے ہو-
"	۶	دفعہ ۱۰- کالجکے لئے سرمایہ ذریعہ چندہ و عطیہ جمع کیا جاوے کل سس کی رقم جو لیلی گئی ہو پھر
"	"	سرکار سے واپس ملے اور جو معاشین خالصہ ہون وہ بھی تعلیمی صرفہ مین دیدی جاوین-
"	۱۶	دفعہ ۱۱- اس سرمایہ کی نگرانی ایک مجلس کے تفویض ہو جسکے ممبر اکثر معاشدار مقامی عہدہ دار کے تفویض ہوں
۲۳۹	۳	دفعہ ۱۲- مجلس سب معاشدارونکی فہرست مرتب رکھے-
"	۸	دفعہ ۱۳- اسکے سرپرست حضور پرنور بندگانعالی مدظلہ العالی ہونگے اور
"	"	مدار المہام نیابتہً اجرائی احکام کرینگے-
"	۱۰	دفعہ ۱۴- وارڈکا انتظام بشراکت پریسیل کالج و کورٹ ہوگا-
"	۱۴	دفعہ ۱۵- کالج کے ٹیرٹفکٹ پر کورٹ کی جائیداد رہا ہو جائیگی و تفویض واپس ہوگے

تمت فہرست مضامین رپورٹ استدعائے تعلیم جبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم والصلوٰۃ والسلام علی النبی الامی الذی بعث فی الامیین معلما لتعلیم الکتاب والحکم والحکمۃ وعلی آلہ واصحابہ الذین ھم سفن الیم ونجوم الظلم وفی سباق العلم سباق العلم ؛

اما بعد خادم وخاکپائے ارباب فہوم واصحاب علوم درماندۂ ہموم وغموم موسوم بعبد القیوم بکمال عجز وادب اس محقر ہدیہ کو بتوقع قبول ورجاء حصول مامول ومسئول اولاً پیشگاہ بارگاہ وبجاہ ظل اللہ حضرت اقدس واعلائی اعلیحضرت حضور پرنور ادام اللہ اقبالہم واضاعف اجلالہم میں پیشکش کرتا ہے اور عرض پرداز ہے کہ ؎ غریب شہر تو ملا چہ دست رس دارد ۔ بجز انیکہ پیش تو این تحفۂ غریب آورد ۔ اگر اعلیحضرت اسطرف بنظر صلاح وفلاح عامہ رعایا وبرایا اپنی خاص توجہ مبذول واس فدوی وفدائی کے معروضہ کو مقبول فرماوین تو علم کی برکات وحسنات سے ملک مالا مال اور اوسکے ثمرات سے ہر ایک صاحب جاہ ومال اور مفلس ولنگال نہال ہو جائیگا اور اعلیحضرت کا نام نامی دنیا کے تاریخ اور نیک نامی کی

سنہری کتاب مین یادگار روزگار رہے گا۔ ؎ برین رواق زبرجد نوشتہ اند زر ۔ کہ جز نکوئی اہل کرم نخواہد ماند ۔ ثانیاً اس ناچیز تحریر کو جناب مدارالمہام سرکار عالی تواب سرآسمانجاہ بہادر کے نظر فیض اثر مین لاکر ملتمس و ملتجی ہے کہ اس مسئلہ مہمہ کیطرف خاص توجہ مبذول فرماکر اپنی ملک و رعایا کی بہبودی و ترقی قومی و ملکی کی بنیاد ڈالین اور جہالت کی تنگ کو اپنے ملک و قوم سے دور کرین و نکالین ۔

ثالثاً سائر اہل کیاست و سیاست و ریاست و وراست و امرای ملت و دولت کیخدمات عالیہ مین اس کو پیش کرکے عرض پرداز ہے کہ اس تحریر کو بغور ملاحظہ فرماکر اسطرف اپنی اپنی انظار و افکار کو متوجہ کرین اور جو کچھہ اسمین قرین صلاح و صواب ہو اوسکو بحال و برقرار رکھین اور اوسکی تصویب و تفصیل و تکمیل و تعلیل فرماوین اور جسقدر اصلاح کے قابل و لایق ہو اوسکی تصحیح کرین اور سب کے سب متفق القول حیثیۃ مجموعی سرکار سے اس بارہ مین کوئی قانون منظور و نافذ کرائین جس سے تعلیم و تعلم مین عمومیت و آسانی ہو اور رفع عسرت و دقت و پریشانی تاکہ قوم و ملک پر جو شرقاً و غرباً و جنوباً و شمالاً تمام جہالت کی عام گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی ہے وہ جاتی رہے اور آفتاب علم و فضل افق طالع قوم و ملک سے نکل آئے اور اوسکی کرنون سے ساری قوم و سارا جہان منور و روشن ہو جائے ۔

اگرچہ بظاہر یہ مسئلہ اسوقت خاص ہماری ریاست یعنے دولت نظامیہ سرکار عالی سے متعلق ہے مگر چونکہ اسکے منفعت و حاجت و ضرورت سب ملکون و قمون کے ساتھ برابر و مساوی ہے اگر دوسری ممالک اسلامیہ و غیر اسلامیہ کے رعایا و نظما بھی اسطرف اپنا خیال بغرض اصلاح حال و استقبال و حال رجوع کرین اور اپنی اپنی ملک اور قوم مین اس قاعدہ کو جاری و رائج کرین تو حالاً و مالاً موجودہ و آیندہ آنیوالے نسلونکے لیے نہ صرف مفید و نافع ہوگا بلکہ موجب کمال امتنان و باعث استحقان و احسان بے زوال ثابت ہوگا ۔

خدای تعالے کے فضل و کرم و رحمت اعم و اتم سے امید واثق و رجائے صادق ہے

کہ تمام دنیا کے مسلمانون کو اوسکی توفیق عطا کرے تاکہ وہ برکت وفیض تعلیم حکمت سے
مستفید اور ارشاد فیض بنیاد حضرت خیر البشر وانما بعثت معلما کے پورے
مصدق اور دنیا پر اوسکی سچائی ظاہر کرنے والے ہون۔ اور سب اہل ملت ودولت محلی
بفضائل علم وحکمت ہوکر حیات جاوید پاوین اور خیر وبرکت وسعادات دارین کے
نوید سے مبشر ہون۔

(جز این نیست کہ معلم کرکے بھیجا گیا ہون مین)

این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد ؛ آمین آمین آمین یارب العالمین برحمتک یا
ارحم الراحمین وبزیادۃ علم خیر العالمین وخیر المعلمین وخیر داعی رب زدنی علما
فی الاولین وفی الآخرین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

تمت

تمہید

بذکر آغاز تحریک تعلیم جبری و تفصیل کارروائی سرکاری و حالت موجودہ
آن تا تحریر رپورٹ ہذا و بیان ماخذ این مسئلہ

مین جبکہ سنہ ۱۲۹۵ف مین مددگار ناظم تعلیمات تھا اولاً میرا خیال اسطرف یون رجوع ہوا کہ اوس سنہ کا موازنہ ترتیب دیتے وقت دوسرے ممالک ہند و دیسی ریاستون کے رقبہ و آمدنی و آبادی کے اعتبار سے مدارس و خرچ تعلیم و تعداد طلبہ کا مقابلہ و مقایسہ کر رہا تھا تو مجھے اس سرشکن و اوسط فیصدی کے نکالنے سے یقین ہوگیا کہ دوسرے ممالک سے ہماری سلطنت و ریاست مین ان سب اعتبارات سے جمیع امور مین یعنے باعتبار تعداد مدارس و مدرسین و طلبہ و اخراجات تعلیم کی بہت کمی ہے۔

مینے بغرض افزایش تعداد طلبا وسوقت یہ رائے قایم کی تھی کہ زمیندارون و جاگیردارون و معاشدارونکی اطفال کی تعلیم جبری کر دیجاوے تا تعداد طلبہ مدارس اضلاع مین سردست افزایش معتدبہ ہو جائے اسی غرض سے مینے ناظم صاحب تعلیمات کیخدمت مین گذارش پیش کی تھی کہ کونسل آف اسٹیٹ سے (جسکے وہ اوسوقت معتمد تھے) اس بارہ مین ایک اسکیم پاس کرائی جائے۔ ابھی یہ مسئلہ کونسل مین پیش ہونے نہین پایا تھا کہ مین اوس سررشتہ سے علیحدہ ہوگیا اور

یہ تجویزیون ہے مثل دیگر تجاویز انتظامیہ تعلیمات کی ناتمام رہے۔

مگر جب مین سنہ ۱۲۹۶ فصلی مین عہدۂ ڈپٹی کمشنری العام صوبۂ جنوبی پر مامور ہوا اور اپنے دورہ مین معاشداروں کی تفصیلی حالات دریافت کرنے کا مجھکو پورا پورا موقع ملا اور معاشدارون سے ذاتی سابقہ پڑا اور رابطہ بڑہا تو میرا خیال بغرض اصلاح حال پھر دوبارہ اسطرف رجوع ہوا اور بعد خوض و فکر میرے نزدیک بدلائل عقلی و نقلی یہ ثابت ہوگیا کہ نہ صرف خاص معاشدارونکی بلکہ عام اہل ملک ورعایا کی صلاح و فلاح بدون طریقہ تعلیم جبری کی اختیار کیئے ہوئے ناممکن ہے اسی خیال سے مینے ایسے تختے مرتب کرنی شروع کیے جن سے معلوم ہوجاے کہ اطفال صغیر اندرون ہفت سالہ کتنے ہین اور سات سال سے بیس سال تک کے کتنے اور اس سے متجاوز کتنے تا غیر قابل تعلیم بوجہ صغر و کبر اور قابل تعلیم و تربیت اطفال کی صحیح مقدار معلوم ہوجاے اور اونکی آمدنی معاش کا حال کہل جاے جب ایسی تفصیلے تختے مرتب و مکمل ہوگیے اور معلوم ہوا کہ ایک مقدار معتدبہ ایسے اطفال کی میسر آسکتے ہے جو تعلیم کے قابل ہین تو مین نے سرکار مین ایک رپورٹ کردی اور افتتاح مدرسہ ہاے داران کی تحریک کی جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

ف ۱ تعلیم اعزہ کی ضرورت جیسا کہ خود معاشدارونکو بالذات ہے ایسا ہی سرکار کو بھی بلحاظ تعلقات ملکیہ و اغراض انتظامیہ کے اوسکی ضرورت ہے۔

ف ۲ اکثر معاشداران تعلیم و تربیت اطفال پر اور اونکو اس غرض سے صدر مقام صوبہ مین روانہ کرنے کیلیے آمادہ ہین۔

ف ۳ معاشدارون کے اطفال کے دو تقسیم باعتبار اون کے کثرت و قلت معاش و وسعت و تحمل اخراجات تعلیم و تربیت کی کرنی چاہیے ایک وہ جو صدر مقام پر تعلیم و تربیت پاوین دوسرے وہ جو اضلاع و تعلقات

کے مدارس مین داخل ہون -

ف ۴ چونکہ یہ معاشدار مختلف قوم و مذہب و پیشہ کے لوگ ہین اونکی تعلیم ایک ہی طریقہ پر نہونی چاہیے بلکہ بلحاظ حالت مشیخت و سجادگی و زمینداری و سپہ گری و امارت جدے جدے طرز پر ہونی چاہیے عام سررشتہ تعلیم کے سلسلہ سے علیحدہ طریقہ اختیار کیا جاوے جس سے وہ اونکی آبائی حیثیت و حالت معیشت و معاشرت سے جدا نہونے پاوین اور اپنی خاندانی امتیازات و اعزازات کو محفوظ و مصون رکھہ سکین - اس لحاظ سے سلسلہ علوم و کتب درسیہ قواعد بورڈنگ و فیس وغیرہ کی تجویز بتلائی گئی تھی -

ف ۵ الغرض میری رائے و تحریک سے نواب بارجنگ بہادر صوبہ دار سابق نے جنکو اپنی رعایا سے پدرانہ الفت و انست تہی اور رعایا کو بھی ویسا ہی اونپر اطمینان و اعتماد تہا پورا اتفاق فرمایا اور تمانر ہمدردی کی ساتھہ تائید کی اور سرکار سے درخواست افتتاح مدرسہ فرمائی جسکو نواب سر آسمان جاہ بہادر مدار المہام سرکار عالی نے برضا و رغبت تمام قبول فرماکر شملہ سے لوٹتے وقت بتاریخ ۱۴ - اگست ۱۸۸۸ء مطابق ۵ مہر ۱۲۹۷ف وہ - مرذیحجہ ۱۳۰۵ھ روز سہ شنبہ وقت عصر افتتاح فرمایا - جسکی تاریخ مینے یہ لکہی تہی -

تاریخ افتتاح مدرسہ سرداران

لِتَشْرَ اے لَهَا كَلِمَةٌ حَيْثُ رَدَّدَتْ ... بِمَدَارِسَ تَنْهُو بِكُلِّ لِسَانٍ

يَا حُسْنَ مَدْرَسَةٍ تَعَوَّدَ طَبْعُهَا ... نَشْرَ الْمَعَارِفِ فِي رِجَالِ الْمَوْطِنِ

وَلَطَالَمَا مُنِحَتْ بِنَيْهَا حِكْمَةٌ ... وَفَصَاحَةَ اللِّسَنِ الْبَلِيغِ الْمُتْقِنِ

بِمَفَاخِرٍ أَحْيَتْ مَدَارِسَ آيَةٍ ... قِدْمًا أَمَاتَتْهَا مُلُوكُ الْبَهْمَنِ

فی دولۃ الملک الہمام احی الندی — محبوب دولتہا الملیک المحسن
نجل الملوک الاصفیۃ من غدوا — فی حندر اباد لسنجب ہتن
ولقد خرت بہم البلاد علی الوری — حتی علی مضر وملک الدہمن
ساسوا البلاد وطہروا ارجاءہا — من مرہبی او ملحد او مفتن
بمدارس ومعارف وطنیۃ — لم تذہبی بالسالفین وتطعن
من ہمۃ الندب الامیر وزیرہا — ولشیر دولتہا الحکیم المرصن
لما تکامل حسنہا ارختہا — فی بیت شعر فاق روض السوسن
للہ دار للعلوم اساسہا — لفع البرایا فی جنوب الدکن

سنہ ۱۳۰۵ھ

ف وقت افتتاح مدرسہ نواب یار جنگ بہادر صوبہ دار و نواب قیام الملک نواب صاحب کلیانی نے جو تقریرین کین تہین وہ بہی درج ذیل کیجاتی ہین۔

تقریر نواب یار جنگ بہادر صوبہ دار

ف اس وقت بندہ جناب والا کے فیاضانہ توجہ ایسے نیک کام کے آغاز کیطرف مبذول فرمانے کی امید رکہتا ہے جسکی ابتدا اس ملک کی یادگار مین خاص جناب کی فضیلت پرور خاندان سے قایم ہوئی ہے۔

ف تاریخ دکن اس متبرک رسم کی خبر دیتی ہے کہ اس ریاست مین سب سے پہلے امیر کبیر عالم علوم وجامع فنون جناب نواب شمس الامرا بہادر اول نے اپنے علاقہ پائیگاہ مین ایک مدرسہ کی بناڈالی اور سکے بعد اوسکی برکت مثل کلمہ بسم اللہ کی یہانتک پہیلی ہے کہ اب قصبات و دیہات مین بہی غریب سے غریب رعایا

گورنمنٹ اسکولونکی صورتمین نظر آتی ہین اور اون کو سرکار کی عام فیاضی سے علم کی دولت لازوال حاصل کرنے کا عمدہ وسیلہ بہم پہنچا ہے۔

ف۔ مین جسوقت ابتدا آبرفرازی عہدہ صدر تعلقداری گلبرگہ مین پہنچا جو مقام عہد سلطنت بہمنیہ مین معارن گلزار تھا اور بعد ازان کثرت ویرانی سے معدن زقوم زار ہوگیا تہا) اوسوقت مینے علاوہ انتظامات آبادی وآراستگی تازہ تازہ کے انتظام تعلیم کیطرف بھی توجہ خاص شروع کی جس سے مجکو یہ ثابت ہوگیا کہ یہان تعلیم کے نقص نے اپنا برا اثر یہانتک پہیلایا ہے کہ جس سے انتظام مملکت مین بھی ایک قسم کی دقت واقع ہوگئی ہے۔ گورنمنٹ نے جو باقاعدہ انتظام کا طریقہ اختیار فرمایا ہے اوس مشن کو چلانیکی لیئے عمدہ کارگزار تعلیم یافتہ ملکی اشخاص درکار ہین جو مختلف حاجات انتظامی کے لیئے مختلف لیاقتون کے ساتھہ متصف رہین۔ اور اوہر اہل ملک کی یہ حالت دیکہی کہ باقاعدہ اور عمدہ سلسلہ کی تعلیم سے نہ فقط بیخبر ہین بلکہ اپنی شان کے منافی سمجہتے ہین آخرکار مینے اس نقص عظیم کو رفع کرنا اپنا منصبی فرض گردانا اور علاوہ عام اشاعت تعلیم کی خاصکر اون معزز و شریف خاندانون کیطرف توجہ کی جنکی اولاد کی بیعلمی سے قدیمی دولت وعزت موجودہ بہی نہین سنبہل سکتے ہے اور سرکار کو اون سے وہ مدد اور فائدہ پہنچ سکتا ہے جسکی امید سے سلاطین سلف نے عمدہ عمدہ جاگیرات اور بڑے بڑے معاشین عطا کین تہین۔

ف مینے ان مقاصد سے ابتدا گلبرگہ مین ایک ہندو قوم لنگایت کی مذہبی گرو کو جسکی عمر بارہ برس کی تہی اور تازہ گدی نشین ہوا تہا منتخب کرکے بسر پرستی خود اوسکی تعلیم و تربیت سے لوگونکی توجہ کو دور کرایا جسکو درحقیقت ترغیبی تدبیر کہنا چاہیئے آخرکار اوسکے ذریعہ سے عوام کی رغبت اور شوق کو یہانتک جوش ہوا کہ اس عرصہ مین یہان ایک ہائی اسکول قایم کرنیکی ضرورت

واقع ہوئی جسمین (۱۶۰) طلبہ زیر تعلیم ہین علاوہ ان کے جنکو شامل کرکے کل تعداد طلبہ کی (۶۰۰) ہوتی ہے اور نیز علاوہ مدرسوان کے جنمین (۶۰) لڑکیان تعلیم پاتے اور منجملہ اون کے (۱۳۳) مسلمان لڑکیان ہین۔ اور خاص کر معزز و نامدار خاندانون کے لڑکون کی طریقہ تعلیم کی اجرا کو اپنی ہی زیر آئندہ پر منحصر رکھا چنانچہ بطور ترغیب جو لگرہ کے معزز راجہ ٹیکٹ سنگھ بالی نابالغ کی جائداد و خاندان کا انتظام بہ نگرانی سرکار درست کرایا اور راجہ صاحب مین نوشت و خواند کی صلاحیت پیدا ہو گئی تو اوس وقت اونہین خاص محکمہ صوبہ داری مین کار آموزی کی جگہہ دی۔ لیکن مجملاً عموماً اس طریقہ کو اختیار کرنے مین بعض مصالح کیوجہ سے تامل تہا اور ظاہر ہے کہ یکدم عام خیالات و رسمی عادات کی اصلاح بہت ہی مشکل ہوتی ہے آخرکار سینے ایکے دوست اور خیرخواہ ریاست سرکار دربار یا عہدہ دار کی تلاش کی جسکی ذریعہ سے ہر مقام مین ہر ایک نامور خاندان پر میرے دلی خیالات کا اثر پیدا ہونے کی امید کیجاے چنانچہ ملا عبدالقیوم صاحب کو ان صفات سے موصوف پاکر اونکی درخواست سے اونہین خدمت ڈپٹی کمشنری انعام صوبہ جنوبی پر مامور کرایا تاکہ ڈپٹی صاحب موصوف بلحاظ تعلقات سررشتہ انعام جس مقام مین پہنچین وہانکے راجایان و معززین سے دوستانہ راہ و رسم پیدا کرکے براہ ہمدردی و خیرخواہی دلی باقاعدہ تعلیم اور عمدہ تربیت اولاد کی غیر محدود منافع اون کے ذہن نشین کرین اور اون کے خیالات کی پرانی رسمی مزاحمتین دور کرنے کی معقول کوشش فرمادین۔

ف اس موقع مین ڈپٹی صاحب مستحق شکریہ ہون کے جنہون نے نہایت دانشمندی و سلیقہ کے ساتہ میرے ہدایتی خیالات کا عمدہ نتیجہ نکالنے کی کوشش

کی جسکے اثر سے اب بڑی بڑی جاگیردار و زمیندار لوگ اپنے لڑکون کو تعلیم و تربیت کے لیئے سرکار کے بہروسہ پر سپرد کر دینے کے رضامندی بلکہ آرزو ظاہر کرتے ہین۔" بہرحال باقبال سرکار عالے مجھکو اسقدر کوشش کے بعد اپنی ابتدائی خیال پر کامیاب ہونے کا اتنا موقع ملا ہے کہ اب ایک باقاعدہ مدرسہ بطور بورڈنگ قایم کیا جائے جسکے ذریعہ سے ان معززین و عمائد کی خاندانین سے ایک بڑی جماعت لیق نوجوانون کی تیار ہو جائے جو اپنی قومی و منصبی عزت و دولت کو برقرار رکھنے کی لیاقت پیدا کرے اور سرکاری انتظام مین بہی خدمت دینے کی صلاحیت رکھے۔

ف مینے بالفعل اس مدرسہ کے انتظام کی غرض سے ایک مجلس قرار دی ہے جسمین علاوہ میرے میر مجلسی کے تعلقدار ضلع" و مددگاران مال و عدالت و مہتمم بندوبست اراکین بنائے گئے ہین اور ملا عبدالقیوم صاحب معتمد مجلس مقرر کئے گئے ہین آیندہ غیر ملازم معززین بھی شریک کیئے جائینگے اوس مجلس کو زیادہ عزت اس وجہ سے حاصل ہوگی کہ اوسکے خوش نصیبی سے والاجناب کے معزز خطابات کا ایک جزو اوس منتظم مجلس کے نام مین داخل ہوا ہے یعنے مجلس کو مجلس اعظم نام دیا گیا ہے۔

ف اس مدرسہ کا نام (مدرسہ سرداران) رکھا گیا ہے جو ٹھیک ترجمہ انگریزی لفظ چیوز کالج کا ہے اور اسوقت امیدوار عزت بخشی افتتاح ہے

ف اگرچہ حسب تصریح بالا اس تھوڑی مدت مین ایک تعجب انگیز کامیابی ہوئی ہے لیکن اسوقت مین یہ افسوس ہوتا ہے کہ شیوع بعض امراض چیچک وغیرہ موانع سے تمام و کمال جماعت اون لوگونکی فراہم نہو سکے جو اس کام کے لئے آمادہ و منتخب کئے گئے ہین لہذا اسوقت منجملہ اوس نونہال جماعت کے سولہ ۱۶ لڑکے حضوری بارگاہ سے

شرف و مفتخر کیئے جاتے ہین جو نوجوان راجاؤن اور جاگیردار و مشایخون و معزز زمینداروں نوابون کے فرزندان دلبند ہین اور جنکے اکثر اولیا بھی شرف بہ نذر ہونیکیلئے حاضر مجلس ہوئے ہین۔

ف ملا عبدالقیوم صاحب نے ایک رپورٹ تفصیلے پیش کی ہے جو بانسلاک گذارش ہذا سرکار کے ملاحظہ مین گزرانے جائیگی اوس رپورٹ کی مقاصد پر نہ صرف اس موقع مین بعض امور ضروری کے نسبت سرکار سے تائید مناسب چاہی جاوے گی بلکہ آیندہ وقتاً فوقتاً جو اصلاحات و انتظامات مناسب معلوم ہونگے مجالس انتظامی کی توجہ و سرگرمی اور سرکار عالی کی تائید سے عمل مین لائے جائینگے۔

نقل سپاسنامہ پیش کشیدہ نواب قیام الملک میر مجلس مجلس معاشداران سمت جنوب از طرف معاشداران

(سپاس و تشکر از جانب جملہ معاشداران بازائے احسان افتتاح مدرسہ سرداران)

پناہ ملت و ملکی و آسمان جاہی ٭ ٭ توئی کہ چرخ بنام تو نامدار شود
بنای شرع بہ سعی تو مرتفع گردد ٭ ٭ اساس ملک بعہد تو استوار شود
امید آن بود اکنون زمانہ را از تو ٭ ٭ کہ نظم و رونق عالم یکے ہزار شود

بزی بدیر بحسن اہل و حسن عمل
کہ روزگار تو تاریخ روزگار شود

عموماً تمام رعایائے صوبہ جنوب خصوصاً جمیع معاشداران و اولیائے تلامذہ مدرسہ سرداران مدار المہام سرکار عالی کی اس رافت و فرط عنایت کی احسان مند و شکرگزار ہین کہ جملہ معاشداروں کی آیندہ بہبودی و بہروزی کے خیال سے معاشداران

کے اطفال کے لیئے اِس مدرسہ کی بنیاد ڈالی اور اوسکے افتتاح سے خاص عزت بخشی ایسی ہی نافع و حوصلہ بخش تجاویز سے ملک مین اِس عہد وزارت کو باوجود اوسکے مدت قلیل ہونیکے کیسا کچھہ قبولیت عامہ کا تمغا حاصل ہوا ہے اور تمامی رعایا کے دلون مین سرکار کی خیر خواہی۔ محبت۔ عزت۔ کا اثر کیا کچھہ جوش زن ہے۔

ف اِس مدرسہ کی بنا جہانتک ہم خیال کرتے ہین نہ صرف اون سرداروں کے حق مین ہے مفید ہے بلکہ سرکار کو بھی اوس سے بہت کچھہ انتظامی امور مین آسانیان مدنظر ہین۔

ف ملک کا ایک معزز گروہ جو صاحب جاہ و ثروت ہو تعلیم پا جانا استحکام اساس ملکی کا موجب ہوتا ہے سرکاری انتظامات مین ان سے بہت کچھہ مدد مل سکتی ہے اور رعایا و سرکار ایسی ہی مفید تجاویز سے باہم شیر و شکر ہوکر رونق انتظام بڑہا سکتے ہین۔

ف اِس زمانہ مین جو ہر ایک خانگی و سرکاری کام مین تعلیم کی شدید ضرورت ہے ہر طرح ایسی معززین کا تربیت پا جانا ملک کی آرایش و پیرایش و سہولت انتظامات سرکاری و اصلاح معاشرت باہمی و حالت تمدنی کا موجب ہوگا۔

ف جو دقتین اور بے اطمینانیان ملک کے شرفا و امرا کی نا تربیت رہنے سے ایک رئیس کو پیش ہوتے ہین وہ بعد اوسکے باقی نہین رہ سکتین۔

ف یہ لوگ اگر تعلیم و تربیت پاکر جزو انتظام سرکاری ہون تو ہر طرح سرکار اون پر بھروسہ و اطمینان کر سکتی ہے اور یہ بھی موروثی نمک خوار ہونے کی وجہ سے ہر طرح عاقلانہ و مدبرانہ وفاداری و جان نثاری پر مجبول ہونگے۔

الغرض ملک کی رونق و دولت کا استحکام ایسی ہی مفید بحق رعایا و سرکار امور سے ممکن و متصور ہے لہذا اوسکی محرک نواب یار جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ جنوبی اور اوسکے موسس نواب مدار المہام سرکار عالی اور حضور پر نور بندگان تعالے متعالے کا جنکی بدولت یہ دولت و عزت و ثروت و برکت نصیب ہوئی ہے نہایت امتنان و استحسان کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہین اور اس دعا پر اختتام مدعا ۔

یارب این دولت ابد پاینده باد ٭ آفتابش در جهان تابنده باد
خصم او چون ابر با دا اشکبار ٭ همچو گل هر دوستش پُرخنده باد
از زمین باتند باد قهرِ تو ٭ بیخ عمر دشمنت برکنده باد
تیرِ اقبالِ تو رخشان بود ٭ سایهٔ تو تا ابد پاینده باد
موسم عید است قربان خصم تو ٭ اینچنین عیدے ترا فرخنده باد
تا ز چرخ آید دو رنگی روز و شب ٭ روزگارت رام و چرخت بنده باد

یارب این دستور را منصور باد
چشم بد از روزگارش دور باد

فـ اسکے بعد نواب صاحب نے اس کے جواب مین اپنی بے انتہا مسرت و خوشی و ہمدردی ظاہر فرمائے اور پوری امداد و اعانت کا پکا وعدہ فرمایا اور رسم افتتاح مدرسہ سے فراغ حاصل کیا ۔

فـ اسوقت جو امرا و راجہ و معاشدار بتقریب شرکت جلسہ افتتاحی مدرسہ شریک دربار ہوئے تھے اونکی تفصیل درج ذیل ہے ۔

فہرست شرکا جلسہ طلبہ مدرسہ

نواب وقار الامرا بہادر معین المہام مال و فوج ٭ نواب افتخار الملک خانخانان بہادر معین المہام متفرقات
نوابصاحب کلیانی نواب قیام الملک بہادر ٭ راجہ صاحب گدوال راجہ رام بھوپال راؤ بہادر
سری منت راجہ صاحب اناگندی نرپتی ٭ راجہ صاحب میدکنال راجہ سوم شنکر راؤ
راجہ صاحب اودبال راجہ ملکند راؤ ٭ راجہ صاحب جوگلگیر راجہ نیکٹ مہی پال
راجہ صاحب البنگہ وغیرہ راجہ جگدیو راؤ ٭ وسجادہ صاحب روضہ شیخ و دیگر زمینداران
وعہدہ داران سمت و ضلع۔

طلبہ مدرسہ

(۱) نواب مظفر حسین خان بہادر نبیرۂ قیام الملک بہادر۔
(۲) سید حسینی ولد حبیب اللہ حسینی سجادہ روضہ خورد۔
(۳) سید بندگی حسینی ولد " " "
(۴) سید اکبر حسینی ولد " " "
(۵) سید محمود فرزند سید عبدالرزاق قادری جاگیردار گومرسی وسجادہ گچی محل بیجاپور۔
(۶) سید عبداللہ نبیرہ سید مرتضےٰ قادری جاگیردار تمن ہٹی۔
(۷) راجہ کلیان راؤ دیسمکہ واسی و جاگیردار البنگہ۔
(۸) نرہر بابا راؤ دیسمکہ اوسہ جاگیردار بہندر واڑی۔
(۹) نواب نایک فرزند کشٹپا نایک کیادیکیری ہمشیرہ زادہ راجہ صاحب شوراپور۔
(۱۰) پٹ سامی راجہ تنکیری فرزند بال راج جاگیردار گرسنگی وغیرہ سمستان شوراپور۔
(۱۱) نرسہوان راؤ فرزند کشن راؤ دیسمکہ مرکم دنی وغیرہ۔

(۱۲) رامراؤ ولد کشن راؤ " " "
(۱۳) سدلنگیا ولد مانیا نارگوڑ کتی کل تعلقۂ رایچور۔
(۱۴) تمّیا ولد دوڑ پا بیدر صوبہ دار نربولی۔
(۱۵) ہنمپا برادر تمّیا " "

ف باوجود اس تمام کارروائی وزور وشور ابتدائی کے مدرسہ کے اخراجات کی منظوری وتقررات وغیرہ چار سال تک دفتری جھمیلہ وبحثون مین ڈالدیئے گئے آخر بہزار خرابی سنہ ۱۲۹۹ فصلے کے آخر مین اوسکی اخراجات کی منظوری باضابطہ ملی اس عرصہ مین نہ وہ شوق وولولہ باقی رہا نہ وُہ صوبہ دار جنپر معاشدار فدا تھے نہ وُہ انتظام مدرسہ اطفال سب متفرق و مدرسہ بند ہوچکا تھا اور باوجود تحریرات وتقریرات متواترہ کی اجازت تعلیم جبری ابتک نہین ملی تھی جسکی وجہ سے سنہ ۱۳۱۰ف تک اطفال مدرسہ صوبہ دار صاحب حال جمع نہ فرما سکے اگرچہ ابتدا افتتاح مدرسہ سے اسکی تحریک ذریعہ مراسلہ مورخہ ۱۳ر صفر سنہ ۱۳۰۶ھ اسمی معتمد پولیٹیکل وفانس براہ دوراندیشی سرکار سے کردی گئی تھی اور نواب محسن الملک منیر نواز جنگ مہدیعلیخان بہادر معتمد پولیٹیکل وفانس نے بھی اپنا اتفاق اس تحریک سے ظاہر فرمایا تھا جو بجنسہ درج ذیل کردیئے جاتے ہین۔

نقل تحریک اجرائے تعلیم جبری بمراسلہ معتمد مدرسہ سرداران

اسمی معتمد پولیٹیکل وفانس

مورخہ ۱۳۔ ر صفر سنہ ۱۳۰۶ھ

ملک کے حالات کے لحاظ سے اسبات کی ضرورت ہے کہ تمام معاشداروں کے

تعلیم جبری کردیجاوے تا بعض ایسے آپاہجون کو جو اپنے گھر سے باہر جانا نہین چاہتے ہم بزور بلاسکین اور سرکار کی عام فیض تربیت و تعلیم سے اونکو محروم و بے بہرہ نہ رہنے دین - مولوی سید حسین صاحب نواب عماد الملک بہادر نے بھی اس سے اتفاق و سرکار مین تحریک کرنے کا وعدہ کرلیا ہے اور مجھے پورا یقین ہے کہ آپ بھی اس سے اختلاف نہ کرینگے -

ف جب ولایت کے اعلیٰ تعلیم یافتہ ملکون مین بھی اسکی ضرورت تسلیم کرلیگئی ہے اور یہ قاعدہ جاری رکھا گیا ہے اور برٹش افریقہ و جاپان مین بھی اس کا رواج دیا گیا ہے تو ہمارے ملک مین جو تعلیم کے قواعد سے رعایا بالکل ناواقف ہین اور اوس کی ضرورت نہین سمجھتے کیون ایسا منفعت بخش رواج جسکی کمال ضرورت ہے متروک کردیا جائے - چونکہ سرکار بوجہ اپنے اوس ولایت عامہ کے جو اوسکو حفظ اموال و نفس و اعراض رعایا مین حاصل ہے اِس بات کی مجاز ہے کہ جتنے امور اسکی منافی ہین اونکی انسداد اور جتنے قوانین اِس غرض کے مفید و بکار آمد ہین اونکی اشاعت کرے اور اپنی رعایا کو ہر قسم کے ضرر جانی و مالی و عرضی سے بچانے کیلئے تدابیر مفیدہ کام مین لاوے لہذا اگر رفع و دفع جہالت عامہ رعایا و خاصہ اعزہ ملک کے لئے جبری تعلیم کا قاعدہ جاری کرے جو ایسی صفت ذمیمہ سے بچانے والا ہے جس سے مال و جان و آبرو سب کے سب معرض تلف و خطر مین ہین تو گویا گورنمنٹ نے اپنا فریضہ حراست و سیاست پورا کیا اور اپنے حق حکومت سے عہدہ برآ ہوئے -

ف ۳ ہماری سرکار کو گورنمنٹ ہند پر قیاس نہین کرنا چاہیے یہان سرکار و رعایا مین وُہ مباینت و مغایرت نہین ہے جو گورنمنٹ انگریزی مین بوجہ مخالفت مذہبی و عادات و رسوم ملکی و معاشرتی موجود ہے - یہان اس

جبر و اکراہ کو لوگ بطوع و رغبت قبول کرینگے بلکہ ممنون ہونگے۔

نقل رائی مندرجہ گزارش معتمد پولیٹکل و فنانس مورخہ ۵ مہ خورداد سنہ ۱۲۹۸ فصلے

"اوّل جبری تعلیم کا مسئلہ ایک نہایت مشکل و اہم مسئلہ ہے اصولاً اوسکے عمدہ ہونے مین کلام نہین ہے لیکن بحث یہ ہے کہ ہماری ملک کے حالت کے مناسب بھی اوس کا عمل درآمد ہوگا یا نہین چونکہ ایسے حکم کے اشتہار سے لوگون کو شکایت کا موقع ملے گا اس کو تعلقدار و عہدہ داران اضلاع کی صلاح و مشورہ پر چھوڑ دیا جاے۔ اور تعلقدارون کو خفیہ طور پر یہ ہدایت کی جاوے کہ اگر ضرورت ہو تو ایک خاص درجہ تک اپنے رتبہ و اختیارات کے لحاظ سے کسقدر سختی کو جائز رکھین مگر وہ اس درجہ تک نہ ہو کہ صدر تک شکایت کی نوبت پہنچے۔

ف مگر جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ سرکار سے باوجود میرے متواتر تحریرات و یاددہیون کے کوئی حکم اس بارہ مین صادر نہین ہوا بلکہ محض سکوت اختیار کیا گیا اور کوئی جواب نہین ملا لڑکے باوجود صوبہ دار صاحب حال نواب اعظم یار جنگ چراغعلے خان بہادر کی کوشش کی مدرسہ مین فراہم نہین ہوئے اور صوبہ دار صاحب کی تحریرات پر کسی نے التفات بھی نہین کیا نہ جواب لا و نعم بھیجا۔ صوبہ صاحب نے مجھے تحریراً و تقریراً اوس طرف متوجہ کرایا کہ مین پھر اس درس و تدریس کے سلسلہ کو جاری و منتظم کرون اور مجمع متفرق کو مجتمع لہذا مینے بحیثیت معتمدی مجلس انتظامی و عہدہ ڈپٹی کمشنری انعامی تمام تعلقات پر یہ حکم جاری کر دیا کہ بالجبر اطفال جمع کرا دیے جاین چنانچہ جوق جوق اطفال حاضر مدرسہ ہونے لگے اور نہایت سرگرمی سے تدریس

وتعلیم کا سلسلہ جاری ہوگیا مگر ایکدو جاگیردار صوبہ دار صاحب سے میرے
اِس جبری حکم کے باتبہ متعذر ہوئے اور صوبہ صاحب نے اوس تعذر پر عدم
تعمیل حکم اجبار و احضار کا فرمان تحصیلدار و نپر صادر فرمایا اور مجھسے اِس
بیضا بطگی کے باتبہ جوابطلب کیا۔

ف اِس حکم کا اثر و نتیجہ یہ ہوا کہ جو لڑکے آنے والے تھے وُہ رک گئے
اور جو حاضر ہوگئے تھے وہ بھی یکے بعد دیگرے واپس چلے گئے یہان تک
کہ ہفتہ عشرہ کے اندر اندر مدرسہ پھر جیسے کا ویسا سُن سان و خالی ہوگیا۔

ف مینے صوبہ صاحب کے اعتراض کے جواب مین بغرض رفع الزام
بیضا بطگی مختار الملک کے عہد کی اوس گشتی کو پیش کر دیا جو جریدہ اعلامیہ مطبوعہ
۶ رجب سنہ ۱۲۹۲ ھ مین صفحہ ۱۹۰ پر چھپی و شایع ہو چکی تھی جو بجنسہٖ درج
ذیل کیجاتی ہے

نقل گشتی نشان مورخہ ۲۶ رجمادی الثانی
سنہ ۱۲۹۲ ھ علاقہ صدر المہام متفرقات

ازانجاکہ منظور نظر سرکار فیض آثار است کہ تیرگی جہل از جہان برخیزد و فروغ
علم کران تاکران فروگیرد لاجرم بہ جمیع صدر تعلقداران و ناظم مداخل و مہتمم
تعلقات صرف خاص نگارش است کہ انعام داران و یومیہ داران وغیرہ
راکہ دائبہ خواران سرکار اند ہدایت کردہ شود تاکودکان خود ہا را بمدارس
سرکاری بفرستند و از دولت علم تمتعی کافی بردارند و اگر از فرستادن اطفال
ابا کنند و یا عذرے پیش آرند وظیفہ مقررہ ہبند کردہ خواہد شد۔

مین بعد اِس جواب باصواب کے سرکار مین بوجہ اِس مزاحمت و مخالفت صوبہ صاحب

کے اپنے عہدۂ معتمدی سے استعفا پیش کردیا مگر سرکار نے تا تصفیہ بدستور اجرائے کار کی ہدایت بذریعہ تار فرمائی اور میرے حسب دلخواہ تصفیہ کا وعدہ کیا۔ ناظم صاحب تعلیمات نے بھی سرکار مین میری رائے سے اتفاق فرماکر یہ گذارش پیش کی کہ "میری دانست مین معاشداروں کے تعلیم سرکار پر فرض ہے اور یہ بغیر کسیقدر جبر کے نہین ہوسکتی۔ سرکار بجائے والدین کے ہین اور تعلیم کے بارہ مین جبر ہر طرح جایز ہے اور گشتی نشان دادہ صدر اسپر ناطق ہے" اور نواب وقار الملک انتظار جنگ مشتاق حسین خان بہادر نے بھی میرے تحریرات پر سرکار مین یہ گزارش کی اور اسطرح اپنی رائے دی کہ "میری یہ رائے تو ضرور ہے کہ معاشداروں کے بچون کو تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ضرور کرنا چاہیئے اور وہ بلا کسی اکراہ کے بآسانی ممکن ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اگر قریب مین کہین تعلیم کا سامان ہو تو زیادہ فاصلہ پر اونکو لیجانا مناسب نہین ہے اور اونہین جو زیادہ ذی مقدرت ہین اونکے لئے اس کا بھی مضایقہ نہین بلکہ مناسب ہے کہ وہ ایسے موقع پر اور ایسے انتظام کے ساتہ رکہے جاوین جو اونکے درجہ و حالات کے مناسب ہو اور سامان تعلیم کے علاوہ عمدہ تربیت سے بھی وہ مستفید ہون"۔ سرکار نے ان مختلف آرا کا فیصلہ و محاکمہ نواب وقار الامرا بہادر سے چاہا نواب صاحب ممدوح نے اولاً صوبہ دار کے رائے سے پہر بعد غور کافی و ملاحظہ دلایل وافی و بحث شافی جسکو مینے نظم و نثر مین مفصل بیان کیا تہا اپنی پہلی رائے سے رجوع فرماکر میری رائے سے اتفاق کیا اور سرکار کو اس سے مطلع کردیا۔

انتخاب نظم جو اس بارہ مین مینے انشا کیا تہا

یعنی بکار مدرسه و دایره مها | ناکامیم به بینی و یکے کام من برار
شد چار سال مدرسه مفتوح کرده است | دستور نامدار شه آسمان مدار
سه سال باز رفت درین بحث گفتگو | هی مدرسه بدار و هی مدرسه مدار
کردند گفتگو و بسی کنکش آخرش | ناچار داده اند اجازه بسال پار
لیکن درین میانه تلامیذ مدرسه | کردند جملگی پے یکدیگران فرار
خواندند صوبه گو که بسی شان بتسلیه | نگرفته کس قرار بدین وعده و قرار
اطفال را بجبر چو خواندم بمدرسه | گویند جبر در حق ایشان روا مدار
گفته است طفل می نرود لیک میرند | جبر است در طریقهٔ تعلیم اختیار
مختار جرمن ست همین شیوهٔ بهین | مطبوع لندن ست همین گونه اجتبار
درخورد اعتراض بود فعل من ولے | از گفتهٔ حکیم مرا هست اعتذار
قهر ست انتظام سیاسی تمامتر | بی جبر و قهر نظم نگردید در دیار
هم علم و نظم لازم و ملزوم باهمند | از نظم علم و نظم ز علمست پائدار
شد فرض نفر طایفه بهر تفقهے | انذار قوم و ذکر و حذر حکم کردگار
تعلیم چون طبیعت عمران عالم است | انسان را ازان نبود هیچ زینهار
از جملهٔ وسایل و اسباب اکتساب | هجر دیار و ترک تبا رست شرط کار
بر حکم عقل و نقل چو شد علم فرض عین | هم لازم تمدن و عمران هر دیار
فرض است چون مقدمهٔ فرض بے شبهه | بر ترک فرض جسبهٔ و تعذیر هی بکار
(بقیه از صفحه ۱۲)
هان این بیان عیان شده نزد یک همگنان | تعلیم را بوحدت قهر ست افتقار
بر حکم حکمتی ست چو این امر مبتنے | انکار را زچه روی و چرا هست ناگوار
انکار هیچ کس نبود قابل قبول | چون شارع و حکیم نموده است اعتبار
کردند اعتراف و جوبش باتفاق | در مسئله خلاف نکردند صوبه دار

دستوریی که تا بشود رفع اختلاف — فرما اجازتی که شود دفع خلفشار
از عقل و نقل تا شده تاسیس مسئله — هم رائی جمله معتمدین متفق بکار
دیگر خلاف نیست با مضای آن جزاین — که واجبست و نیست بدستور انتظار
دستور خود ز سابق عهدست مستطر — درج ست در جریدهٔ سرکار اشتهار
آنی لتیکه روی نموده است حالیا — بی جبر هیچگاه نگردد رواج کار
عرضم قبول کن که هوا خواه دولتم — تعلیم ملک باشد ازین پایه پایدار
از جهل و صد خرابی اطفال بی پدر — حکام را چرا نبود هیچ از جسار
بر بیکسی که هیچ مبادا به هیچ کس — دل سوزد و همی شودم هر دم اضطرار
یعقوب وما اگرچه بسوزیم بر پسر — او بر جگرد و ما بدگر فرقش آشکار
در نشر علم کوشم و ترویج معرفت — تعلیم نیست مایهٔ تشویر و انتشار
القصه اندرین که دو رائید مختلف — در جبر و اختیار چه راه ست استوار
بنمای دبهر مدرسه آخر کیای من — از رای خویش هرچه بهین پایه اش گزار
اطفال راست جمله بدرگاهت التماس — هر صورتی مصالح اینها نگاهدار
گر دار سے بحال خرابی این کسان — گشته است بد معاش گروه معاشدار
میسند کاهل ملک ز فرط جهالتے — زین بیشتر شوند همه مبتلائے عار
ما مبتلائے دردنیم که اهل ملک — جاهل ترانداز همه ابنای روزگار
وا مانده ام بچنده آن دایره دگر — کوهست در زمانه ز نام تو یادگار
ملایم و معلم و تعلیم پیشه ام — با جامه و چکامه سرای مرا چه کار

من بلبل نوا زین باغ فضلیتم
طبع مرا بزمزمه شاعری چه کار

نقل واجب العرض جسپر تجویز معین المہام مال و فوج ثبت ہوئی تھی مورخہ ۷ بہمن ۱۳۰۱ فصلی

فدوی کو ناظم تعلیمات کی تجویز سے معلوم ہوا ہے کہ تعلیم جبری معاشداران کے بارہ جو نفظی اختلاف صوبہ صاحب کے اور میری رائے مین واقع ہوا تھا اور جسمین ناظم صاحب نے میری رائے سے اتفاق کر کے حسب الحکم مدار المہام سرکار عالی آپکی خدمت مین گزارش پیش کی ہے جسمین مدار المہام سابق کے گشتی کا حوالہ بھی دیا ہے جو تعلیم جبری معاشداران کے بارہ مین جاری ہوئی ہے = درحقیقت میری اور صوبہ صاحب کی رائے مین کچھ اختلاف نہین ہے صوبہ صاحب تعلیم جبری کے مخالف نہین ہین نہ نواب محسن الملک بہادر نہ وقار الملک بہادر بلکہ یہ لوگ قبل حکم سرکاری اس کا رواج دینا جائز نہین سمجھتے اور سرکار کو ناظم تعلیمات کی گذارش سے روشن ہو چکا ہے کہ اس بارہ مین حکم سرکاری موجودہ ہے پس کوئی اختلاف باقی نہین رہا سرکار حسب منشا گشتی محولہ تعمیل تعلیم کا حکم فرماوین۔

سرکار پر واضح رہے کہ صرف اسکا حکم کا مشتہر ہو جانا ہی کافی ہے کوئی جبر کے ضرورت پیش نہین آوے گی سب کے سب اس حکم سے مطلع ہوتی ہی بلا اکراہ تعمیل کرینگے

نقل تجویز معین المہام مال و فوج نواب وقار الامرا بہادر

"ملا عبد القیوم صاحب سے جب مین ملا اور جو کوائف کے مجھے اونکی زبانی معلوم ہوئے وہ میرے پیشتر کی رائے بدلدینے پر مجبور کرتے ہین۔

اوس مین کوئی شک نہین کہ تعلیم کے لیئے حسب رائی ملا صاحب انتظام کیا جاے
یعنی انعامدارون و جاگیرداروں پر ظاہر کیا جائے کہ سرکار کو اونکی تعلیم کے
ضرورت ہی اگر اس ضرورت سے جو خود اونکے لیئے مفید ہے سرکار اون کو مجبور
کرے تو کچھ برائی نہین ۔

اوس وقت چند جاگیردار و زمیندار راجہ و مشایخین نے بھی سرکار مین باظہار
خوشنودی و رضامندی رواج طریقہ تعلیم جبری کے بابتہ ایک عرضی مع چند دوسرے
درخواستون کے پیش کی جو بجنسہٖ درج ذیل کیجاتی ہے ۔

نقل عرضی راجگان و سجادگان معاشدار بدرخواست اجرای طریقہ تعلیم جبری وغیرہ امور

بعرض عالے
آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
میرسانیم
آیا بود کہ گوشہ چشمی بما کنند

از گوشہ امید چو نظارگان ماہ	چشم طلب بران خم ابرو نہادہ ایم
عمرے گذشت و ما بامید اشارتے	چشمی برآن دو گوشہ ابرو نہادہ ایم
تا سحر چشم نازچہ بازی کند کہ باز	بنیاد بر کرشمۂ جادو نہادہ ایم
طاق و راق مدرسہ و قیل و قال فضل	موقوف امر خرد و لجو نہادہ ایم

ہم اطفال مدرسہ سرداران سرکار کے اوس رافت و مرحمت کا شکریہ ادا
کرتے ہین جسکی وجہ سے محض ہماری سود و بہبود مدنظر رکھکر سرکار نے ہمارے
تعلیم و تربیت کا بندوبست فرمایا اور ہمکو ہمارے کلیہ ہاے احزان و امکنہ و بقاع
سے مستخلص و مرہون منت طلب کرکے موقع کامیابی و اعزاز شرف علمی سے ممتاز
و سرفراز کیا ۔ ہم اپنے خوش قسمتی اور ارجمندی و بلند اقبالی پر دلی مسرت

وافتخار ظاہر کرتے ہین جو بمقتضائے رعایا پروری و رافت گستری آج ہمکو
نواب اقبال الدولہ وقار الامرا بہادر معین المہام مال و فوج نے اپنی حضور
ملازمت سے مفتخر و مستبشر فرماکر ہمین گزارشات ذیل کا موقع دیا ہے (۱)
سب سے پہلے ہماری درخواست سرکار سے یہ ہے کہ آپ بنظر اوس اعزاز حکومت
وتقرب قرابت سلطنت کے ہم بیکسون اور دردمندون کے سرپرست اور ہمارے
مربی ہونا قبول وگوارا فرماوین - پھر بہ نظر پائیداری واستواری بنا مدرسہ
ہم یہ ضروری سمجھتے ہین کہ سرکار کی اسطرف توجہ مبذول کرائیجائے کہ مدرسہ کی بنا
کسی ایک اساس محکم و پایۂ مستحکم پر رکھی جائے یعنے یہ مدرسہ بحیثیت دیگر مدارس
سرکاری نہ ہو بلکہ بطور قومی و ملکی مدرسہ کی تصور کیا جائے - اس کے لیئے
ضرور ہے کہ سرکار کے ساتہ کفالت اخراجات مدرسہ مین عام رعایا اور خصوصاً
گروہ معاشداران سے بہی پوری امداد لیجائے اور ایک کثیر المقدار سرمایہ اسکے واسطے
جمع کیا جائے جسکے منافع سے بے خدشہ ہمیشہ مدرسہ کا کام چلتا رہے لہذا ضرور ہے
کہ اس جمع سرمایہ کے لئے تمام سمت کے جاگیرداروزمیدار وانعامدار دینے عام چندہ
کیا جائے اور سیکڑہ ۲۵ روپیہ لیکر ایک مجلس کے تفویض اس سرمایہ کو کیا جائے
جسمین عہدہ دار و معاشدار شریک رہین اور آمدنی و اخراجات کا پوری طور پر
انتظام کیا جائے سرکار سردست ہماری بورڈ کا انتظام فرمائین یعنے اکلنہ سکونت
واسباب وسامان معیشت وخواب وراحت وخواندگی وخوراکی وسواری وغیرہ
کا کافی انتظام فرمایا جائے اور ہمارا صرفہ اخراجات ہمارے اولیا سے لئے جائین
تاہم بدون فکر انتظام حوائج ضروریہ ذاتی کی اپنے کسب واکتساب وطلب علم مین شب و روز
مصروف و مالوف رہین نہایت افسوس ومجبوری سے سرکار پر یہ اظہار کیا جاتا ہے
کہ ہم مین بعض اعزہ بوجہ توارد حدثان و عدم توافق زمان کم استطاعت و بضاعت

ہین مگر نہایت شریف و عالیخاندان ہین بلحاظ اون کے مرتبہ و اعزاز خاندانی و آبائی
کے سرکار اونکی امداد و استعانت رقم لوکل فنڈ سے کرے چونکہ یہ رقم خاص تعلیم کے
غرض سے وصول کیجاتے ہی اگر تعلیم اعزہ و شرفا مین صرف کیجاے تو کوئی مبانیت و
منافات نہین ہے سرکار مدرسہ سرداران کو سمت مین مدرسہ عالیہ کے قایم مقام سمجھے
اور اوسکی مراعات و اعزاز مین وہی امور ملحوظ و منظور رہون جو مدرسہ عالیہ کے ساتھ
ہوتے ہین اور سالانہ امتحان و تقسیم انعام وغیرہ مین یہ اعزاز و شرف اوسکو حاصل رہے
کہ بصدارت آپکے یا نواب مدار المہام سرکار عالی کے یا حضور پر نور کے یہ کام ہوا کرین
جس سے ہمکو ہمارے مالکون کے منظور و باریاب حضور رہونیکا شوق و ولولہ اپنے
کام مین جوش دلاوے ۔ ہماری اس درخواست سے ہمارے بعض اولیا کو بھی اتفاق
ہے جنکی دستخط درج ذیل ہین اخیر پر خداوند عالم جل و شانہٗ سے ہماری دعا یہ ہے
کہ سرکار کا سایہ مہر پایہ ہمپر سرپرستی و تربیت و رافت ہمارے سرون پر قایم
و دایم رکھے اور ہمکو اوسکے زیر سایہ حکومت و معدلت ہر طرحکی سرسبزی و برومندی
و بہروزی و بہبودی و تمتع نصیب فرمایے آمین آمین آمین ۔ ۱۲) این دعا
از من و از جملہ جہان آمین باد فقط دستخط عرضیگذاران فیاض الدین جاگیردار
ماہور تعلقہ لنگسگور ۔ ۲) راجہ سوم شنکر راؤ زمیندار میدکن ہال ۔ ۳) راجہ ملکند راؤ
زمیندار راود ہال ۔ ۴) سید کریم اللہ جاگیردار سالگندہ تعلقہ سندہور ۔ ۵) سید معروف
قادری جاگیردار موضع پاپل دنی ۔ ۶) میر سعادت علیخان پسر میر نذیر علیخان جاگیردار
سید فیاض الدین قادری جاگیردار انامہور ۔ ۸) پاپا نایک فرزند کندا نایک جاگیردار
کندی نور ۔ ۹) سیون رام چندر دیپانڈیہ مدگل ۔ ۱۰) چنا پا نایک داماد راجہ صاحب
گرگٹہ جاگیردار ۔ ۱۱) سید محمود جاگیردار گومرسی ۔ ۱۲) سید شاہ حسین قادری ۔
۱۳) کرشنا دیسائی دورل بندہ مختار عام ۔ ۱۴) بیم سین راؤ دیسپانڈیہ تعلقہ

چنچولی - [۱۷]رآ مچندر راؤ دیسپانڈیہ تعلقہ چنچولی - [۱۸]سید شاہ امین الدین محمد محمود حسینی - [۱۹]رآ گھوا چاری جاگیردار ہرتور تعلقہ شاہ پور - [۲۰]رنگرآؤ نرسنگ راؤ دیسپانڈیہ - کوشیر راؤ ولد وینکٹ راؤ دیسپانڈیہ - [۲۱]سوامرا و بن رامچندر راؤ جاگیردار موضع بلور ضلع اندولہ - [۲۲]چندو بائی و بہابائی زوجہ رائی دیو راؤ دیسمکھ گلبرگہ - [۲۳]جمنا بائی زوجہ رائے بہمراؤ دیسمکھ گلبرگہ - [۲۴]سجادہ حضرت شیخ سعد اللہ شاہ ولد محمد شجاع الدین جاگیردار کنتن پلی - [۲۵]سجادہ روضہ گلبرگہ - نرسنگ راؤ بن رامراؤ دیسپانڈیہ - [۲۶]بہاش پنکٹا چاری شاستری جاگیردار - [۲۷]لنگو بہیراؤ مجموعہ دار شورا پور جاگیردار مدرکل تعلقہ شاہ پور - [۲۸]راجہ ترملراؤ نادر دیسمکھ پرگنہ مکتہل و کولور - [۲۹]غلام محی الدین جنیدی سجادہ صاحب روضہ شیخ - [۳۰]وسکٹس سوامے راؤ دیسپانڈیہ تعلقہ شاہ پور و اندولہ - [۳۱]لچھمن بھاتا چاری مختار عام نیکٹا و مسیائی او سر دیسپانڈیہ کاٹا پور وغیرہ - راجہ وینکٹ مہی پال بہادر سمستان جولگیرہ تعلقہ سندہوتہ [۳۲][۳۳]سید مقبول عالم قادری جاگیردار ہلا پور - [۳۴]نرسہوا ریڈی جاگیردار - رام کرشنا ریڈی - [۳۵]امتا ریڈی - چنانچہ سرکار مین نواب وقار الامرا بہادر کی تحریر کیات یہ عرضی مظہر رضامندی و خوشنودی معاشداران ہی پیش کر دی گئی اور سرکار سے حتمی وعدہ ہوگیا کہ فرمان بندگانہ کے متعالی کا بفرض اشاعت تعلیم جبرے اجرا کرا دیا جائیگا مگر بوجہ انقلابات غیر مترقبہ سلطنت و دولت کے پولیٹکل پیچیدگیون اور آندھیون کے ابتک وہ کارروائی زاویہ خمول و ذہول مین دبرے رہے اور اوس کا موقع کارپردازان سرکاری کو ابتک نہین ملا اور کسی نے اسپر اپنی توجہ مبذول نہین کی اگرچہ بے حد توجہ دلائی گئی اور منتہی درجہ کی پیروی عمل مین آئے -

ف چونکہ مین ایک مدت سے اس کا مجوز ہون اور اتنے سال مین یہانتک

اسکی کارروائی پہنچ چکی ہے صرف ایک درجہ باقی رہگیا ہے باقی سب مدارج طے ہوچکے ہین میرا دل نہین چاہتا کہ ایسی حالت مین اس سے دست بردار ہوجاؤن اور اسکو یون ہی مہمل و معطل و بیجا چھوڑ دون۔ لہذا تحریر و تقریر سے دست بردار ہوکر اس رپورٹ کے لکھنے کا خیال کیا جس سے سرکار کو معلوم ہو جائے کہ میری تحریک کہانتک حق و معقول و برجا ہے اور دوسرے ممالک متمدنہ یورپ و امریکا و جاپان مین اس کا کیا طریقہ و رواج ہے۔ تاسوائے سرکار کے اور حضرات نظار ملک دکن و ابنار وطن کو بھی اسکی ضرورت و اہمیت کا علم ہوجائے اور بعلم الیقین یہ سمجھ لین کہ اونکی نجات اس تہلکہ سے بدون اس طریقہ کے محال و نہایت مشکل ہے۔

ف ادہر تو مین اس رپورٹ کے لکھنے مین مصروف ہوا ادہر بعض خیرخواہان دولت و سلطنت و ترقہ خواہان ملت و رعیت کے مشورہ سے مجلس معاشداران واعزہ دکن کو خارجی تحریک و پیروی پر آمادہ کرادیا کہ جو واہمہ و شائبۂ لااصل محض کہ ناراضی معاشداران کا سرکار کو دلایا گیا ہے وہ بالکل اس سے مرتفع و مندفع ہو جائے اور میری تحریک کی توثیق ہر طرح ہو اور کوئی تعذر و تعلل نظار دولت و سلطنت کو باقی نرہے۔

چنانچہ جو مسودہ کہ اون لوگون نے حضور مین پیش کرنے کے لیئے مرتب کیا ہے اوسکی نقل درج ذیل کی جاتی ہے۔

مسودۂ درخواست مجلس معاشداران شہر باجرائی تعلیم جبری اطفال ایشان

ف ہم موروثی فدویان جانثار اعلیحضرت کے اوس فرمان واجب الاذعان

کی تعمیل مین جو مزاحمت کی دافع ہے اوسکی ارتفاع وحصول انتفاع کیغرض سی یہہ عریضہ موقف
عرض مین گزرانتے ہین جو بتاریخ ۱۳۰۲ف بجواب ہمارے اڈریس کے اعلیحضرت کی زبان
فیض ترجمان سی صادر ہوا انتہا یعنے اعلیحضرت نے ہم جان نثاران موروثی کو خطاب کرکے
ارشاد فرمایا تہا (مین اپنے حقوق کی آپ پر فرمائش کرتا ہون - میرا حق یہہ ہی کہ آپ
اپنی اولاد کو تعلیم دین ایسی تعلیم کہ وہ میرے دربار کی نہ فقط زیبائش ہون بلکہ میری ریاست
کے قوت بازو میری دولت کی ارکان مستحکم میری سرکار کے جان نثار اور نمک حلال
ملازم - اپنی ملک کو مہذب متقی ایماندار محب وطن بنجائین - اگر بعد اسکے بہی میری گورنمنٹ
غیر ملکیون سے مدد لیوی تو اپکی شکایت بجا ہی) ف۲ اعلیحضرت نے بنظر اوس
حکیمانہ قول کے جسکو مدبر سیاسی وحکیم ملی حضرت شیخ مصلح الدین سعدی علیہ الرحمۃ نے
فرمایا ہی کہ (رعیت چو بیخ ست سلطان درخت) ہماری حقوق و بہبودی
و مدار علیہ رفاہیت و دولت وعزت وثروت کو اپنی حق کے ساتہہ تعبیر فرماکر
ہمکو اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت کیطرف متوجہہ فرمایا جو نہایت فیلسوفانہ طریقہ تہا جسکے
ہم جسقدر تعریف وشکرگزاری کرین کم ہے - ہم اس فیلسوفانہ نصیحت وحلہ کو اپنی آئندہ
ترقیات مدارج دینی ودنیوی کا زینہ وپایہ سمجہتے ہین اور ہمیشہ اوسکو اپنا مطمح
نظر ومطرح بصر رکہتے ہین (ف۳) لیکن اعلیحضرت کو معلوم ہے کہ تمام ممالک
متحدہ یورپ وامریکہ وجاپان مین اس غرض کی تحصیل وتکمیل کے لئے شرفا واعزہ
دولت وملک کو خاص خاص قانونی اقتدارات عطا ہوے ہین جس سی وہ اپنی قوم و
ملک کی اولاد کو تعلیم وتربیت پر مامور ومجبور کرسکتے ہین برخلاف یہان کے کہ
قانونا کوی تربیت وتعلیم کا حق کسیکو حاصل نہین ہے حتی کہ خود ظل الٰہی وسایہ
الٰہی کو بھی جو شرعاً وعقلاً وعرفاً اس قسم کی تولیت کا پورا حق واقتدار حاصل ہے بوجہ
عدم موجودگی قانون کمتر مسلم ہوسکتا ہے - لہذا اکثر اولاد وطن جمیع الغذا

وآوارہ دشت ادبار ہو جاتے ہین اور اونکی تولیت و تربیت کا حق کسیکو نہ ہونے
سے کوئی اونکا تدارک نہین کر سکتا حالانکہ شرعی اصول پر بھی ہر ایک فرد ملت و ئیں
دولت کو امر معروف و نہی منکر کا پورا حق حاصل ہے اور ظاہر ہے کہ علم اعرف
معروفات و جہل انکر منکرات سے ہی تو کیونکر اسپر احتساب کا حق کسیکو نہ ہو گا
پس اسوقت تک اعلحضرت کی منشا کی تکمیل و تعمیل ممکن نہین جبتک کہ ہمکو اور اعیان دولت
و نظما سلطنت کو مثل اور ممالک متمدنہ یورپ و امریکا و جاپان کے قانونا حق تولیت و
تربیت اطفال نہ عطا ہو - اور یہ مسلم ہے کہ بدون تعلیم و تربیت اولاد وطن کے نہ ملک
مہذب و شایستہ و مترفہ بن سکتا ہی نہ دولت کوئی قابل اطمینان پایہ انتظام ڈال سکتی ہے
لہذا ہم بصد عجز و الحاح بنظر رفاہ عمومے ملک و دولت اعلحضرت کی توجہ اس طرف
مبذول کراتے ہین تا یہ نقص و ننگ و عار ہماری قوم و ملک و ملت و اہل دولت و قانون
سلطنت سے رفع و دفع ہو - اور ہم یہ چاہتے ہین کہ اعلحضرت ہمکو قانونا اقتدار
و اختیار تولیت و تربیت اطفال اہل ملک بلا قید مذہب و ملت عطا فرماوین تاکہ ہم
اولاد وطن کو تکمیل و تحصیل علوم و فنون کیطرف مشغول و متوجہ کرا سکین اور کسی کا تعدد
و تعلل پیش رفت نجا سکے اور کوئی ملزم عدم تعمیل حکم و فرمان شاہی نہ ہو سکے اور اعلحضرت
کا منشا حسب خواہش دلی ظہور و صدور پاوے - ف مسئلہ کمپلسری ایڈوکیشن
یعنے تعلیم بالجبر تمام یورپ و امریکا مین سولوین صدی سے داخل قانون ملکی و
ملکی ہو گیا ہے اور جاپانیون نے بھی اوسکی اہمیت و ضرورت کیطرف سے غفلت نہین
کی جس ملک و دولت مین اس سے غفلت ہوئی ہے وہی تہذیب و شایستگی مین اور سبسے
پیچھے رہگئی ہین گویا تمام ترقیات کا دارمدار اسپر مسلم ہو چکا ہے اور تمام دنیا اوسپر
متفق ہے قدیم یونانی اور ہنود اسکے بڑے موئد ہین اور اون کے قوانین ملی و
مذہبی مین اس کا تذکرہ موجود ہے - دین اسلام مین اسکی فرضیت مجمع علیہ امت ہے

کسی کو اس مین کلام و اختلاف نہین ۔ف۵) ہم اعلیحضرت کو اس معنی کی خوشخبری دیتے ہین کہ یہ مسئلہ نہ صرف ہمنے ہی اب پیش کیا ہی بلکہ کئی سال ہوئے کہ بعض خیر خواہان ملکی کیطرف سے یہ مسئلہ سرکار مین پیش ہوچکا ہے اور اس سے اکثر نظما و معتمدین دولت عالی نے اتفاق کرلیا ہی اور نواب وقار الامرا بہادر نے بنظر خیر خواہی دولت و ملت اس سے اپنا پورا اتفاق ظاہر کیا ہے اور مدار المہام سرکار عالی کو مشورہ دیا اور پُرزور سفارش فرمائی ہی۔ مختار الملک مرحوم نے بھی (۱۹) سال قبل اسی مضمون کی گشتی جاری کی تھی جو بلا تعمیل زاویہ خمول و ذہول مین پڑی رہے جو بغرض اطلاع و آگاہی درج ذیل کیجاتی ہے۔

نقل گشتی نشان (۱۱) مورخہ ۲۶ جمادی الثانیہ سنہ ۱۲۹۲ علاقہ متفرقات مطبوعہ جریدۂ اعلامیہ مورخہ ۶ رجب سنہ ۱۲۹۲ ہجری صفحہ (۱۹۰)

از آنجا کہ منظور نظر سرکار فیض آثار ست کہ تیرگی جہل از جہان برخیزد و فروغ علم کران تا کران فروگیرد لاجرم بجمیع صدر تعلقداران و ناظم مداخل و مہتمم تعلقات صرف خلص نگارش است کہ انعامداران و یومیہ داران و جاگیرداران وغیرہ راکہ رابطہ خواران سرکار اند ہدایت کردہ شود تا کودکان خود ہا را بمدارس سرکاری بفرستند و از دولت علم متمتع کافی بردارند و اگر از فرستادن اطفال ابا کنند و یا عذرے پیش آرند وظیفہ واد ار مقررہ بند خواہد شد۔ ف اعلیحضرت صرف اس گشتی کو قانونی ہیئت و صورت مین لاکر بطور فرمان اوس کا اعلان کرادین تا بفحوائے الناس علی دین ملوکہم کسی کو مجال مخالفت و غفلت باقی نرہی اور سب تعذرات و تعللات مرتفع و مندفع ہوجائین

اور ہم لوگ بوثیقہ اس فرمان کے اولاد وطن کی تعلیم و تربیت خاطر خواہ کرنے کے
مقتدر ہوں اور یہ مسئلہ داخل و شامل قانون ملک و ملت و سلطنت و دولت ہو جائے
ہم خدا سے کرپوری قوی امید و توقع قوی و شدید ہے کہ اعلیحضرت ہماری اس
خیر خواہانہ معروضہ کو عزت و عنایت قبول عطا فرما کر باجرائے و اشاعت قانون متذکرہ
صدر بنیاد مستحکم تہذیب و شائستگی ملت و سلطنت و ثروت و عزت ملک و ملت
تا ابد قائم و دائم فرما دینگے۔ آخر پر ہماری دعا یہ ہے کہ اعلیحضرت کے زیر سایہ بلند
پایہ ہمیشہ اشاعت امور علمی و علمی و شرعی و سیاسی کو روز افزون ترقی و فروغ
ہوتا رہے۔

فہرست اس رپورٹ کی ترتیب دینی کتب انگریزی و عربی مفصلہ ذیل سے
امداد لی و مطالب مندرجہ رپورٹ ہذا کو اخذ و مستنبط کیا ہے اور علاوہ اسکے
کلکتہ۔ مدراس۔ بمبئی۔ پنجاب۔ ممالک مغربی و شمالی۔ ممالک متوسطہ اور
اور خاص خاص بڑے شہروں کے علما و فضلا و معلمین و پروفیسروں اور افسران
سررشتہ تعلیمات سے تحریرات کو اور امداد چاہیے۔ مجھے اس مقام پر اس امر
کے اظہار سے کچھ عار نہیں کہ اس معاملہ میں میری امداد پروفیسر فرگسن
کالج پونا نے جسقدر کی ہے وہ نہایت قابل قدر و لایق تعریف ہے
ان ہی کے ذریعہ سے بہت سے مضامین و مطالب پر مجھے علم حاصل ہوا ورنہ بہت
دشوار تھا کہ میں اسقدر مواد جمع کرتا ان کے بعد میرے ہمدرد یار بہائی
مولوی عبدالرحیم صاحب۔ اور مسٹر سرینواس چاری صدر مدرس ہائی
اسکول گلبرگہ نے بھی اس کام میں میرے ساتھ بہت محنت و دقت اوٹھائی
اور مجھکو اس کے مرتب کرنے میں اپنا بہت وقت صرف کیا اور پوری پوری مدد دی
جسکا میں تہ دل سے شکر گزار ہوں۔

ف مجھے نہایت افسوس ہے کہ عربی کا سرمایہ باوجود تلاش کثیر بہت کم ملا اور خاص مدارس کے تاریخین مثل ابن نجیب وغیرہ کے مجھے نہین ملین نہ اونکا پتہ چلا حالانکہ مسلمانون کے خاص خاص تصانیف اسباری مین موجود ہین مگر ہندوستان مین مفقود اور ہمارے دیار مین عدیم الوجود ہین نہ ہمارے علمائے عصر نے مجکو اس معاملہ مین کچھہ مدد دی نہ اوس کا ارادہ کیا نہ استفسار و استفادہ پر کچھہ قصد افادہ و افاضہ فرمایا۔ بخود نمیرسد آن شوخ تا بما چہ رسد۔ مینے تمام علمائے عصر کی خدمت مین ایک استفتا اس بارہ مین روانہ کیا تہا جس کا جواب مجھکو کسی سے ابتک نہین ملا نہ کسی نے غور کیا نہ رسید بھیجی برخلاف اسکے مینے جس افسر سررشتہ تعلیم و پروفیسر انگریز و ہندو سے خط و کتابت کی سبہون نے یا جواب دیا یا عذر کیا یا مواقع مطلب و مقام کتب کا پتہ دیا جہا سے میرا کام نکل سکتا تہا یا میرا جواب مل سکتا تہا جن علما کے نام استفتا روانہ ہوا تہا مین اونکے بعض نام مع عبارت استفتا درج ذیل کرتا ہون تا زمانہ کا حال معلوم ہو کہ کیا ہے اور کس طرح ہماری قوم ہماری فکر کر رہی ہے۔

اسامی سامی علمائی نامی ہمزمانی

(جنکے نام استفتا روانہ ہوا تہا)

نمبر	نام شہر	مقام
(۱)	حافظ مولوی غلام مرتضی صاحب۔	بیربل ضلع شاہ پور۔ لاہور
(۲)	حافظ مولوی دوست محمد صاحب۔	مقام للہ ضلع جہلم۔ "
(۳)	مولوی قمرالدین صاحب۔	چکوال ضلع بنو۔ "
(۴)	مولوی محمد حسین صاحب۔	بٹالوی۔ "

(۵)	مولوی عبداللہ صاحب ۔	ٹونکی مدرس یونیورسٹی لاہور۔ "
(۶)	مولوی خلیفہ محمد عثمان خانصاحب۔	مقام موسیٰ زئی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان خانقاہ
"	" " " "	حاجی دوست محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ "
(۷)	مولوی رشید احمد صاحب ۔	گنگوہی ۔ سہارنپور
(۸)	مولوی محمد احسن صاحب	نانوتوی ۔
	بعد اختتام رپورٹ کے مختصر سا جواب آیا جو درج نہیں ہوسکا	
(۹)	مولوی نذیر حسین صاحب ۔	دہلوے
(۱۰)	مولوی اسحٰق صاحب ۔	رامپوری "
(۱۱)	مولوی عبدالحق صاحب ۔	"
(۱۲)	مولوی ارشاد حسین صاحب ۔	رامپوری بعد اختتام رپورٹ جواب آیا جو
"	" " "	" درج نہ ہوسکا ۔
(۱۳)	مولوی علی گوہر صاحب ۔	"
(۱۴)	مولوی علی رضا صاحب ۔	بریلوے
(۱۵)	سراج الفضلا مولوی محمد لطف اللہ صاحب ۔	علیگڈھ
(۱۶)	مولوی شبلی نعمانی ۔	"
(۱۷)	مولوی سید احمد خانصاحب ۔	"
(۱۸)	مولوی احمد حسن صاحب ۔	کانپوری
(۱۹)	مولوی محمد علی صاحب ۔	" آپنے بعض مواقع کا پتہ دیا تھا
(۲۰)	حاجی محمد حسن صاحب ریاضی دان ۔ ساکن کچ گانون ۔ جونپوری ۔	
(۲۱)	مولوی ہدایت اللہ خانصاحب ۔	
(۲۲)	مولوی محمد فاروق صاحب	چریاکوٹی ضلع اعظم گڈھ ۔

(۲۳)	مولوی مفتی ایوب صاحب۔	بھوپال
(۲۴)	مولوی سلامت اللہ صاحب۔	〃
(۲۵)	مولوی ذوالفقار احمدؒ صاحب۔	〃
(۲۶)	مولوی حافظ عبدالعزیز صاحب۔	〃
(۲۷)	مولوی محمدؐ بشیر صاحب۔	〃
(۲۸)	مولوی حافظ محمدؐ حسنین صاحب۔	الہ آبادی
(۲۹)	مولوی عبداللہ صاحب۔	غازیپوری
(۳۰)	مولوی محمدؐ کمال صاحب	عظیم آبادی
(۳۱)	مولوی محمدؐ عظیم صاحب۔	〃
(۳۲)	مولوی عبدالحی صاحب۔	کلکتہ
(۳۳)	مولوی سعادت حسنین صاحب۔	〃
(۳۴)	مولوی لطف الرحمٰن صاحب	〃
(۳۵)	مولوی افہام اللہ صاحب۔	لکھنؤ۔ آپنی بعد اختتام رپورٹ حیدرآباد۔ مؤلف قومی روانہ کیا ہے
(۳۶)	مولوی وجیہ الدین صاحب۔	
(۳۷)	مہتمم صاحب مدرسہ دارالعلوم	
(۳۸)	مولوی محمدؐ حنیف صاحب۔	〃
(۳۹)	مولوی حسن زمان صاحب۔	〃
(۴۰)	مولوی حیدر علیصاحب۔	〃
(۴۱)	مولوی عنایت علیصاحب۔	〃
(۴۲)	مولوی قطب الدین صاحب بنارسی	نوودار دحیدرآباد۔
(۴۳)	مولوی وحیدالزمان صاحب	حیدرآبادی۔

(۴۴)	مولوی محمد اعظم صاحب چریاکوٹی	حیدرآبادی
(۴۵)	مولوی حکیم عبدالرحمٰن صاحب سہارنپوری	؍؍

نقل عبارت استفتا

چون احتساب عبارت از امر معروف و نہی منکر و فرض کفایہ است و علم از اعرف معروفات و جہل از انکر منکرات کافہ است فقہائے ملت بیضائے اسلام احکام احتسابیہ علما و معیدین درس و متعلمین در صورت ارتکاب این منکر و اجتناب ازین امر چہ نوشتہ اند و کدام تعزیر معین و مقرر فرمودہ و تبیین و تفصیل این مطلب کجا نمودہ اند مفصل و مکمل بمراعات قواعد احتسابیہ بنگارند و سائل این مسائل را ممنون و شاکر خود انگارند و اگر بتوانند شرح دہند کہ آیا در عہدے از اعوام و ایام سلاطین و حکام اسلام برین منہجار و گفتار و رفتار خواص و عوام بودہ و کدامی خلیفہ و امام التزام و اہتمام و انتظام آن نمودہ یا خیر ہمین مصداق مسلمانی در کتاب و مسلمانان در گور بودہ است و بس۔ زیادہ دعائے حسنیٰ و زیادہ۔

وہ کتابین جو اس رپورٹ کی ماخذ ہین انکی تفصیل حسب ذیل ہے

نمبر	اسامی کتب انگریزی	نمبر	اسامی کتب عربی
(۱)	سیکلوپیڈیا برٹانیکا	(۱)	کشف الظنون
(۲)	ایڈوکیشنل سیکلوپیڈیا	(۲)	ابجد العلوم
(۳)	ہیزل انیول سیکلوپیڈیا	(۳)	احیاء العلوم

(۴) اسٹیٹ فنراٹرنگ بابتہ ۱۹۱۳ء (۴) شروع عین العلم وقوت القلوب وغیرہا کتب سکوک
(۵) گورنمنٹ ہینڈ بک — (۵) معارف العلوم والتصوف شیخ خلیل بدخشانی
(۶) ٹی ارملڈ رپورٹ اپان اسکول اینڈ ایڈوکیشن ان ایران۔ (۶) کنز العمال —
(۷) رپورٹ ان الیمنٹری اسکولز بے ٹیتھ ہوا زمالڈ میکملان۔ (۷) بحار الانوار مجلسی علیہ الرحمہ۔
(۸) رپورٹ آفذی ایڈوکیشن۔ لارڈ رپن۔ (۸) ترغیب و ترہیب منذری۔
(۹) پراگرس آفذی ورلڈ۔ (۹) سلوک الملوک ملا فضل اللہ زرہانی۔
(۱۰) بین آن ایڈوکیشن۔ (۱۰) مقدمہ ابن خلدون۔
(۱۱) اسلیبنر ان ایڈوکیشن — (۱۱) کتاب الاحکام ماوردی۔
(۱۲) ایڈوکیشن آفذی فینک بی چارلس بری۔ (۱۲) تفاسیر علامہ فخر رازی و نیشاپوری نظام وغیرہ
(۱۳) لاکس ورکس ان ایدوکیشن۔ (۱۳) صحاح ستہ۔
(۱۴) اولڈ گریک ایڈوکیشن۔ (۱۴) فتاوا رفقہیہ مثل درالمختار وہندیہ وبحر الرائق
(۱۵) ان اوٹلائن ہسٹری آف ایڈوکیشن ان جاپان۔ (۱۵) توضیح وتلویح حموی شرح اشباہ وغیرہ
(۱۶) دی رین آف کوئین وکٹوریہ۔ (۱۶) ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفا کتب اصول مسائل و دلائل فقہیہ

ف مین بغرض منظوری وایفاء وعدۂ دیرینہ سرکاری اس رپورٹ کو بکمال ادب پیش کرتا ہون اور سرکار سے یہ درخواست و توقع بکمال الحاح والتجا کہتا ہون کہ سرکار میری اس تحریک کی منظوری اور اس قاعدہ پر فائدہ کے اشاعت ورواج سے ملک کی رونق و سرسبزی وشائستگی و دولت و ثروت وعزت وشوکت و ترفہ رعایا کو روز افزون فرماوے اور اپنی عزیز رعایا کو عار و ننگ جہالت و قید بطالت سے بری کردے اور رہائی بخشے۔

ف ۲ جب ہم حالت گزشتہ و موجودہ از ابتدا الی یومنا ہذا کے بیان سے فارغ ہو چکے تو اب اصل مطلب و تحریر رپورٹ کے طرف متوجہ ہوتے ہین

اور پانچ بابون مین اسکو ختم کرتے ہین -

(۱) باب اوّل - دلایل عقلیہ تعلیم جبری کے بیان مین -

(۲) باب دوم - دلایل نقلیہ تعلیم جبری کے بیان مین -

(۳) باب سوم - اعتراضات مخالفین اور اونکے جوابات کے بیان مین -

(۴) باب چہارم - اِس بیان مین کہ حکما و نظار یورپ کے آرا اور اون ممالک کی تفصیل جہان اِس قاعدہ کا رواج ہے اور اوسکے ضوابط و قواعد وہان کیا ہین -

(۵) باب پنجم - ملک کی حالت اور اوسکی ضرورت کے بیان مین رائی دربارہ اس قاعدہ کے تخصیص و تعمیم کے - تجویز ضابطہ تعلیم جبری -

تمت

باب اول

در بیان دلائل عقلیہ بر تعلیم جبری -

ف اعلم سیاست مدن مین یہ مسئلہ طے ہو چکا ہے کہ جملہ انتظام سیاسی مملکت و سلطنت منوط و مربوط بوحدت قہری ہے اور تعلیم و انتظام یہ دونون ایسے باہم متلازم ہین کہ ایک بدون دوسرے کے نہ حاصل ہو سکتی ہین نہ بایدار و استوار رہ سکتے ہین لہذا بنظر انتظام سیاسی تعلیم بھی بحیثیت جزئیت انتظام یا اوسکی موقوف و مدار علیہ ہونیکے قہری و جبری ہونی ضرور ہے -

ف تمام دنیا کے حکما و نظما و عقلا و فقہا و اہل شرایع اسبات پر متفق ہین کہ بادشاہ پر اپنی رعایا کے جان و مال و آبرو کی حفاظت واجب و فرض ہے اور بادشاہ کو اسی وجہ سے اپنی رعایا و برایا کی تولیت کا حق

عموماً حاصل ہے پس جو تدابیر کہ اسکے حفاظت کے لئے ضرور ہے ہون
اوسکا عمل مین لانا اور جو امور کہ اوسکے منافی ہون اونکا دور کرنا بادشاہ کو
واجبات وضروریات بادشاہی سے ہے۔ اور اس مین کچھ شبہہ نہین کہ
جہالت وبعلمی ایسا مہلک مرض و دشمن جانی ومالی ہے کہ اُس سے رعایا
کی جان ومال وآبرو خواہ اونکے ذاتی ہون یا اور دونکے سب کے سب
معرض تلف وخطر مین رہتے ہین پس اسکا بالجبر رفع ودفع کرنا بادشاہ کے
ذمہ واجب وفرض ہے۔
جب چیچک کی دفع کے لیے منجانب سرکار جبر کیا جاتا ہے باوجود یکہ چیچک کا نکلنا
محتمل ہے اور ضرر جانی بھی کچھ ضرور نہین۔
تو جہالت وبعلمی جسکی مضرت جسم وجان ومال وآبرو وایمان سب کو
حاوی وشامل ہے اور بالکل یقینی تو کیا اسکے رفع ودفع کے لیے کوئی جبر
جائز نہ ہوگا اور کیا کوئی خیال کرسکتا ہے کہ یہ امر ممتنع ونامناسب ہے۔ جب اوسکے
سمیہ اور دوسرے امراض وبائیہ مین قوانین احتیاطی جبری کام مین لائے
جاتی ہین تو بالضرور وہی احکام تعلیم اطفال بنی نوع اور اونکے رفع جہل مین
سلطنت ودولت کو کام مین لانا چاہیئے کیونکہ جہل کی مضرت دوسرے
مسمومات وامراض مہلکہ جسمانی فانی سے کہین زیادہ تر ہے اور اوس سے
کہین اعم واشمل واکمل واہول ہے۔
جہالت عامہ رعایا وبرایا سے کچھ یہی نہین ہوتا کہ اوسکی
مضرت اونکی ذاتیات تک محدود رہتے ہو بلکہ جتنے فتنہ وفساد وبے
امنیان ملک مین پھیلتے ہین قصبہ شہر صوبہ۔ ملک ودولت کو تباہ وبرباد
کردیتی ہین اون سب کے بنیاد جڑ یہی جہالت عامہ رعایا وبرایا ہے

اوسکی مضرت اونکی ذاتیات سے گذر کر دوسرونکی ذات تک موثر و منجر ہوتی ہے۔ ادنی سے تحریک پر جاہل یعلم رعایا بھڑک اوٹھتے اور ملک مین بغاوت برپا کر دیتے اور عام شورشون و سرکشیون سے ملک مین بالکل بے امنی و بدعملی و بدنظمی پھیلا دیتی ہے۔ قتل قطاع الطریقی بغاوت سب کا باعث و موجب رعایا کی جہالت و یعلمی ہوتی ہے پس سلطنت کو کیا بلحاظ اپنی رعایا کے ذاتی حقوق و منافع کے اور کیا بلحاظ دفع و دفع مضرات شخصی و نوعی کے دور کرنیکے اور کیا بضرورت بقاء نظم مملکت و اجرائے عدل و رافت و بغرض قوت ہیئت اجتماعیہ مدنیت کے سب طرحسے جہل کا رفع کرنا ضروریات سلطنت و دولت سے ہے۔ میری اس تحریر کی تائید لارڈ میکالی کے اوس تقریر سے ہوتی ہے جسکو اوس نے ۱۸۳۶ء مین ہوز آف کامنز مین درباره تعلیم یعہدہ دولت دہی تھی اور تعلیم کے جبری و مفت دینے کی براہ راست اپنی اسپیچ مین ایسا مدلل بیان کیا تھا کہ جسکا رد اوسوقت کسی سے نہین ہوسکا اور اب بھی نہین ہوسکتا

(ترجمہ تقریر لارڈ میکالی درباره تعلیم ملخصا)

"صاحبو سرکار پر فرض ہے کہ عوام الناس کی تعلیم کے اسباب مہیا کر دے۔ اِن خدمات کے صدد مین اہل الرائی کا بڑا بھارے اختلاف ہے۔ بعض کا تو یہ قول ہے کہ گورنمنٹ انسان کی ہر ایک جزو طرز معاشرت مین دخیل رہے انتظام و درستی کے ساتھ تجارت کو ترقی دے۔ آمدنی باضابطہ خرچ کرے۔ علوم کا انتظام محکمہ کے ذریعہ کرے۔ مذہب کا انتظام عدالت تحقیقات کے ذریعہ سے کرے

دوسرونکا خیال بالکل اسکے برعکس ہے - اون کا منشا ہے کہ سرکار کے اختیارات بالکل محدود ہون - لیکن ایک امر پر جملہ مخالفین کا اتفاق ہے - وہ تسلیم کرتے ہین کہ ہر ایک گورنمنٹ کا فرض ہے کہ اپنی اپنی رعایا کے جان و مال کی حفاظت کرے جب اس امر کو مان لیا جاوے تو کیا اس سے انکار ہوسکتا ہے کہ عوام کی تعلیم ایک مجرب طریقہ ہے ہماری جان و مال کی حفاظت کا -

آدم اسمتھ صاحب اس سوال کا مجھے جواب دین اونکی اعلا رائے اسمقام پر قابل لحاظ ہے کیونکہ مختتی و متجسس اور دخیل گورنمنٹ اونکے بالکل ناپسند ہے اونکا منشا ہے کہ لٹریچر آرٹ اور سائنس اپنی حفاظت آپ کرلے - وہ مذہبی عملہ جات کی بالکل مخالف ہے اونکی رائے ہے کہ سرکار امرا کی تعلیم مین مداخلت نہ کرے لیکن اونہون نے ہمین صاف صاف کہدیا ہے کہ ایک فرق خصوصاً تجارتی و اعلا مہذب سوسائیٹیون مین رکھا جاوے درمیان تعلیم امراء و غربا کے

" اونکا قول ہے کہ غربا کی تعلیم کا تعلق خاصکر جمہور سے ہونا چاہیئے جیسا کہ مجسٹریٹ کو چاہیئے کہ جرایم کو روکے بدمعاشی کو جو جہالت سے ناممکن التفریق ہے لوگونسے دور کرے اگر عوام کو بلا تعلیم چھوڑدین تو سخت اندیشہ ہے کہ مذہبی عناد کے باعث افسوسناک بدانتظامیان پیدا ہونگے -

" یہ خاص آدم اسمتھ کے الفاظ تھے اور بیشک مدبرانہ الفاظ تھے - ہمارے حکام سے اونہون نے اس امر کی پیشین گوئی کی تھی کہ وہ پیشین گوئی کبھی بھولے نہین جاوے گی - سنہ ۱۸۵۷ء کے (غیست پوپری) کی شورش کیطرف میرا اشارہ ہے -

" مین نہین سمجھتا کہ مین کسی تاریخ مین اس سے بہتر ثبوت اس تجویز کا پاسکونگا کہ عوام کی جہالت خلق اللہ کی جان و مال کو غیر محفوظ کردیتی ہے سرکار کا

اوپر کسیطرح کا ظلم و تعدی بھی نہ ہو تو غور فرمائیے کہ ایک بیوقوف کے اُکسانے اور بہکانے سے بلا وجہ لاکھہا آدمی فتنہ و شورش پر آمادہ ہو جاتی ہین کل ایک ہفتہ یورپ کے سب سے بڑی اور مالدار شہرون مین عذر مچا رہتا ہے پارلیمنٹ محصور ہو جاتی ہے۔ تمہارا آقا تمہارا سردار مکان کے اندر اپنی کرسی پر کانپتا رہتا ہے اور ہر لمحہ بدمعاشون کے ٹوٹ پڑنے کا اوسی خوف رہتا ہے۔ امرا کو اونکی گاڑیون پر سے گھسیٹ لیتے ہین پاوری کلیسا سے بھاگ کر چھپون پر پناہ لیتے ہین۔ ایلچیون کے قصور جو قوانین قومیہ کے رو سے محفوظ و مقدس مانے گئے ہین نیست و نابود کر دیئے جاتے ہین۔ میر منصف کا مکان برباد کر دیا جاتا ہے۔ وزیر اعظم کے چھوٹے چھوٹے بچون کو اون کے نرم بستر سے نکال کر سوارون کے پہرہ مین چھوڑ دیتے ہین تاکہ اون غداردن کے پنجہ موستے بچین۔ قید خانہ توڑ دیئے جاتے ہین۔ قطاع الطریق۔ چور۔ خونی۔ اپنے حجرون سے ٹوٹ پڑتے ہین اور اپنی رہا کنندونکے مجمع مین شامل ہو کر شورش کو دوبالا کر دیتے ہین۔ شہر لندن مین چھتیس ۳۶ جگہہ آگ لگی ہے۔ اب اس کا بدلہ ملتا ہے۔ اون بدمعاشونکو شمار کرو جو گولی سے مارے گئے۔ جو دار پر چڑھائے گئے۔ جو کچلدیئے گئے۔ جو لڑائے گئے۔ جو شراب کی بدحواسی سے مرے۔ تو دیکھو گے کہ بہت سی لڑائیان جیتی گئین اور ہاری گئین مگر اتنا کشت و خون اور جانون کی تضییع کبھی کسی لڑائی مین نہین ہوئی۔

"اب مین سوال کرتا ہون کہ اس طوفان عظیم کا کیا سبب تہا وطوفان بے تمیزی جو لندن کے اون دو بالے نابود کنندہ و آتش زدگی برباد کنندہ کا مقابل شمار کیا جاتا ہے۔ اس کا سبب رعایا کا جہل ہے ایسی رعایا جو محلات و تاجگان اور مندرون کے زیر سایہ بلا نگرانی سرکار پرورش پاتی ہے

تاکہ نیوزی لینڈ کے نہیکہ دار ناتراش بے سمجھہ آدم خوار وحشی کے طرح بسر کرین۔
یہ موثر مثال ہے ایسے ایک ہی نہین۔ ناٹنگ ہم۔ کا ہنگامہ۔ برسٹل کے
لوٹ۔ لیڈ۔ سونگ۔ ریگا۔ کے بلوے۔ یارک شیر۔ کی قیمتی و خوبصورت آلات
کے توڑ پھوڑ کنٹے کے انبار اور گہانس کے گرجون کی آتش زدگی۔ ویلز کے مکانون
اور دیوارونکی شکستگی۔ کیا ایسی حرکات اون ممالک مین سرزد ہوتے جنکے مردون
دل علم سے کشادہ رہتے جنمین استعمال عقل و خیال کے لطائف کی تعلیم ہوتی خالق
کی پرستش سکھلائی جاتی۔ حکومت حقیقی کی تعلیم سکھلائی جاتی اور جسمین اصلی نقصان
کا معاوضہ باصلح و باضابطہ حاصل کرنیکے تعلیم دیجاتی۔
یہی میری بحث و حجت ہے۔ سرکار کو فرض ہے کہ ہماری جان و مال کی حفاظت کرے
بڑا باعث مخافت ہماری جان و مال کا عوام کی جہالت ہے۔ اسلئے گورنمنٹ کا
فرض ہے کہ اسباتکی نگرانی کرتے رہے کہ عوام جہالت مین نہ پھنسے اور اس کا
کیا چارہ ہے یہ عموماً مسلم ہے کہ گورنمنٹ کسی صورت سے ہماری جان و مال کے
ضرور حفاظت کرے اگر صورت تعلیم نکال لوگے تو پھر کونسی صورت رکھہ
چھوڑوگے۔ گورنمنٹ دو باتون پر قادر ہے ایک تو یہ کہ لوگون کی حالت درست
کرے اونہین عقل سکھلاوے اونہین خوش و خرم رکھے دوسرا یہ کہ اونہین ذلیل
و شکستہ حال رکھے۔
کیا اس مین کوئی شک ہے کہ ہم کو نسا طریقہ اختیار کرین۔ ہم خوب سمجھتے ہین
کہ جس شخص کو دار پر چڑھانیکا حق ہے اوسکو تعمیم تعلیم کا بھی حق ہے کیا ہم اسکو بغیر شرم
و پشیمانی کے خیال کرسکتے ہین کہ نصف سے زاید بدکار جو نیو گیٹ مین جکڑے
ہوئے ہین اسوقت آرام و آسودگی سے بسر کرتے نصف سے زاید اسامی جو
اسوقت مجلس مین پڑے ہین آزادانہ زندگی کرتے اور اوس آزادگی کو نکو رکھا

ن صرف کرتے اور جہنم مثال نارفک انگلینڈ کا وجود ہے نہوتا اگر ہم دیانت دار
آدمیون کی تعلیم پر اوس رقم کا ایک حصہ قلیل کہ جو ان بدمعاشون کی تعزیر و تنبیہ
مین صرف ہوتا ہے۔ خرچ کرتے ہوتے اس لئے مین کہتا ہون کہ عوام کی تعلیم صرف
ایک ذریعہ ہی نہین بلکہ بہتر و عمدہ ذریعہ اوس چیز کے حاصل کرنیکا ہے کہ جسکو سبھون
نے قبول کر لیا ہے کہ وہ گورنمنٹ کا ایک اعلا و اقصیٰ مقصد ہے اگر ایسا ہی ہے
تو مین واقف ہونا چاہتا ہون کہ کیون لوگ اسبات پر جھگڑتے ہین کہ گورنمنٹ
کو عوام کی تعلیم سے کچھ سروکار نہین میرا اعتقاد میری رائے مین اور بھی مضبوط
ہوتا ہے جب میرا مقابلہ ان لوگون سے ہوتا ہے کہ جو ہر زمانہ اور ہر قوم کے
بزرگترین متفکرین و مدبرین سلطنت اور پولیٹیکل فلسوفون کے موافق و متفق ہے
اور اون نامور ترین بہادرون کے متفق ہے کہ جو سول و کلیسائے آزادی
کے باعث ہین اون لوگون کی رائے اون لوگون کے موافق ہے کہ جنکی
تعظیم کسی وقت مین انگلستان کے پراٹسٹنٹ ڈیسینٹر کے دلون مین جاگیر
ہے

اگلے زمانہ کے بہت سے قابل تعظیم لوگون کے مین نام لیتا مگر مین اوس ملک
کے تنیات کو اسوقت بیان کرنا چاہتا ہون کہ جسکو یہان کے والنٹری سسٹم
کے حامی اظہار نمونہ کے ہمارے روبرو پیش کیا کرتے ہین اون ایام کو
یاد کرو کہ جب وہ چھوٹی سی جماعت جواب مساچوسٹ کے دولتمند جمہوری حکومت سے
مشہور اور قایم ہونے لگی مین سمجھتا ہون کہ ہمارے جدید دسنٹر اون
پیورٹیز کو بدالفاظ سے غضب کرنے کی جرات نکرینگے جنکے جوش دل کو لاد اور
اوس کا ہائی کمیشن کورٹ دبا نگا۔ وہ پیوری ٹینز جنہون نے بہ نسبت خانہ
خدا مین ایک بھی حرکت ناپسندیدہ کرنے اور اوسکے موجب نارضامندی

ہونے سے بہتر سمجھا کہ اپنے گھر بار اقربا و رشتہ کے آرام و آسایش کو خیرباد کہکے
سمندر پار ہون اور اپنا ٹھکانا جنگل کے جانور اور وحشیون مین لگاوین - کیا وہ
جو امزدتارک الوطنون نے سول و مذہبی آزادی لیے بعید و خلاف سمجھا کہ ملک عوام
کی تعلیم کا ذمہ دار ہووے ہرگز نہین سب سے پہلے قوانین سے جو پیوریٹن
کالونی نسٹ نے منضبط کیا تھا یہ بھی تہا کہ ہر ایک شہر کا حصہ کہ جسکو حاکم شہر
پچاس گھر تک زیادہ کردی وہانکے لوگ اپنے بچونکی تعلیم کے لیئے ایک استاد
مقرر کرین اور شہر کا ہر ایک مکان والا حصہ ایک گرامر اسکول قایم کرے نہ
اون لوگونکی نسل و اولاد نے کہ جنہون نے یہ قانون مرتب کیا تہا کبھی اس امر
سے مخالفت کی ہے کہ عوام الناس پر پبلک کی تعلیم لازم تھی اور نہ یہ اصول
صرف نیو انگلنڈ ہی مین محدود ہوے بلکہ اس سے پہلے تعلیم اوس نوآبادی کو کہ جسکو اوس نے
قایم کی تھی علم الناس تہے ورشنگ ٹن کا ترکہ اوس قوم کے لیئے جسکو اوس نے
بچایا تہا علم الناس تہے علم الناس جفرسن کی دایمی نصیحت تہی اور مین جفرسن کے
الفاظ بخوشی زبان پر لاتا ہون کیونکہ دنیا مین جو بڑے بڑے نامور شخص گزرے
ہین جنمین آدم اسمتہ بھی شامل ہین جفرسن ہے ایک ایسا شخص تہا کہ گورنمنٹ
کی مداخلت سے نہایت متنفر تہا تاہم اوسکی اخیر ایام کا ایک بڑا شغل یہ تہا کہ درجے
نیا مین ملکی تعلیم کا ایک عمدہ طریقہ قایم کردے -

ایسی سند کے مخالفت کے لیئے آپ لوگ جو اس سے متفق نہین کیا
ثبوت رکہتے ہین - کیا آپ کسی بڑے فیلسوف یا ایسے شخص کا جو آزادی
انسانی ہمدردی راستبازی مین سرگرم و مشہور رہو نام بتا سکتے ہین کہ
جسنے ابتدا عالم سے لیکر اس پارلیمنٹ تک کبھی آپکے اس رائے سے اتفاق
کیا ہو - ہر حصہ زمین اور ہر زمانہ کے ذی عقل و ذی فہمون کے اقوال کے

خلاف آپ شور و غوغا مچا سکتے ہین جیسا کہ چند ماہ پیشتر سنا ئے دیا تھا۔ یہ
اقوال ایسے ہین کہ کبھی آپ اسکے مخالفت نہین کر سکتے جبتک کہ نہ صرف اون لوگون
کی آپ تحقیر کرین کہ جنکے یادگار کی آپ لوگون کی دلون مین تعظیم و توقیر ہے بلکہ
اپنی جملہ آرا و خیالات موجودہ کی مخالفت کر بیٹھین۔ یہ آپکا منصوبہ قیاس بیشک
ایک نرالی ڈھنگ کا ہے۔ آپ کے اس عجیب و نئے خیال کو اس طرح بخوبی بیان
کر سکتے ہین کہ سول گورنمنٹ کی خاصیت و طبیعت کے بارہ مین تمام ابتک
غلط فہمی مین تھے۔ سب سے زیادہ ترسچائی جو ہر ایک گزشتہ نسل سے پوشیدہ
تھے جو آخرش ۱۸۴۶ء مین نہایت لایق و قابل قدر و فخر ڈسنگ
ٹنگ سرگروہ پیشواؤن کو بتلائے گئی ہے وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ محض ایک
بڑی پھانسی گر ہے۔ گورنمنٹ کچھ نہین کرنا چاہتی بجز ظلم سختی جبر
و کینہ ترا کیب کے۔ گورنمنٹ کا فریضہ صرف ایک یہی ہے کہ دونون ہاتھ نہین
ہتکڑی ڈالے۔ بیڑی پہنا دے۔ شلک سے اڑا دے۔ قتل کرے۔
پھانسی دے۔ کالے پانی پر بھیجے۔ سب کچھ جو کچھ چاہے کرے مگر بہت ہی
بڑی خطا ہے اگر تمام جرائم کو روکنے کے لیئے تعلیم کی اشاعت دی تہذیب پھیلائے
اخلاق سکھلائے معارف سے آگاہ کرے رعایا کو مہذب و تعلیم یافتہ بنا دے
کیا ایک منتظم ملکی یہ دیکھ سکتا ہے جو چاہتا کہ ایک چھوٹا سا گاؤن ایک ہی
پشت مین بڑا بندر تجارت و صناعت و حرفت ہو جائے اور وہ بخوبی جانتا ہو کہ
اس معمورہ کی عظمت و ترقی دولت و ثروت اوسکے باشندون کے علمی و اخلاقی
ترقی پر موقوف ہے پھر وہ خیال نہ کرنا چاہتا ہو کہ اونکی علمی و اخلاقی حالت کے
درستی ہونے پائے اور نہ اسکی تدابیر کام مین لائی جائین۔ کیا خوب اگر
ہزارہا لوگون کو وحشی پن سے رہا کیا جاوے تو یہ منتظمان ملکی ان مہذبون کو

عام آزادی کے دشمن و مخالف خیال کرتے ہین - مگر ان تمام رعایا کو ترسان و ہراسان رکھنے کیلیے بارکون پر بارکین بنائے جاسکتے ہین - اور وہ بالزام بلوہ تہ تیغ بیدریغ کیے جا سکتے ہین - مثل گہاس پات کے کٹوائے جا سکتے ہین توپون کے مہنہ سے باندہ کر اڑا دیے جا سکتے ہین غرض ہر قسم کی جبر و ظلم و تعدی ان پر ہو سکتی ہے مگر تعلیم کے لیے اون پر جبر نہین ہو سکتا - تمام مظالم و جور جبر سوائے اس تعلیمی جبر کے جائز اور یہی ایک امر ناجائز خیال کیا جاتا ہے -

منتظمان ملکی رعایائے ملک کو اونکے بچپن سے بڑہاپے تک مثل غلامون کے ناخواندہ و ناتراشیدہ وحشی جانورون کیطرح دیکہہ سکتے ہین اس کا کچہہ مضایقہ نہین مگر رعایا کی تعلیم یافتہ حالت اونکو سخت ناگوار ہے - حکام کے نہایت ناجائز ارادے اور کینہ لالچی توقعات و افعال شنیعہ و اعمال قبیحہ ترقی پذیر دیکہہ کر دست بستہ گردن جہکائے ہوی چپ چاپ مہر بلب رہین تو رعایا مذہبی و سویلین آزادی کے مخالف دشمن و عدو و باغی سمجہے جاتے ہین - مثل کہیتی و گہاس پات کے انکا کاٹ چہانٹ دینا اور پامال کر دینا حکام پر فرض و لازم ہے اور ان بیکس و بے بس رعایا کو اس حالت مین بھی چپ چاپ خاموش رہنا چاہیے دم مارنے کی طاقت نہین گویا یہ مزرعہ و مرتعہ عمال ہین - گو انکے جہوپڑون سے ظلم کے شعلے بلند ہون انکی گائی گور و ہل سب فروخت ہو جائین یہ جلا وطن کیے جائین - مگر حکام کے خلاف کچہہ نہین بول سکتے اس خرابیکے بعد اگر حکام متوجہ عدل و داد ہوتے ہین تو کیا کرتے ہین کسیکو جیل روانہ کرتے ہین کسیکو کالے پانی بہیجتے ہین کسیکو دار و پھانسی پر چڑہاتے ہین کسیکو قتل و قصاص کے ذریعہ خاموش کر دیتے ہین - تلافی کی بہی ظالم نے تو کیا کی - اگر غفلت سے باز آیا جفا کی - بلاشبہہ یہی ایک تدبیر انتظام گورنمنٹ ہی

جو پہلے پہل ۱۸۴۶ء مین بتائی گئے ہے اور انگلنڈ کے نان کانفرمسٹس"
مین بڑے نامی لوگون نے بتائی ہے۔
کچھ نہین معلوم ہوتا کہ بہت سے لایق و نیک دل لوگ بھی کیونکر ایسی غلطی مین
پھنس سکتے ہین جس سے نہایت خراب نتایج پیدا ہوتے ہین۔ بیشک مین تسلیم
کرتا ہون کہ اس خیال کے لوگ عالم و نیک دل بھی ہین۔ میری خیال مین
اسکے مثال اگر آتی ہے تو یہ کہ ان لوگون کی کہ یہ حالت مثل لا آف ریکٹیشن
کے ہے یعنے اجتماع ضدین و حرکت خلاف طبیعی کے یہی ایک مثال ہوسکتی ہے
لوگ جو تجارتی آزادی کیطرح تعلیم مین بھی عدم مداخلت گورنمنٹ اور
آزادی حاصل کرنا چاہتے ہین اور جو تعلیم کو تجارت پر قیاس کرتے ہین وہ بہت
بڑی غلطی مین پڑے ہین کیونکہ یہ دونون ہرگز آپس مین مماثل و مشابہ نہین
ہین اگر ایک بایع و مشتری اچھی چیز نہ بیچے تو اپنا نقصان کرتا ہے اوسکی مضرت
و مضرت اوسکی ذات تک محدود رہتی ہے لیکن ایک تعلیم یافتہ کی منافع اوسکے
ذات تک محدود نہین ہوتی بلکہ اوسکی ذات سے تجاوز کرکے اوسکے اقربا
ہمسایہ و جلیس و انیس و دوست آشنا بلکہ ملک و سرکار تک متعدی ہوتے ہین
اگر کسی مشتری کو عمدہ گزیدہ شے خریدنے کی استطاعت نہ ہو تو وہ نہ لے
مگر ہرگز یہ مناسب نہ ہوگا کہ اگر کوئی تعلیم کی فیس نہ دے تو اوس سے متمتع
و منتفع نہ ہو اور اس وجہ سے اوسکو محروم و بے نصیب رکھا جاوے۔
نرخ کے آزادی کا اصول متمولین و تونگرون کے مدرسین مین مرعی رہ سکتا ہے
جیسا کہ آدم اسمتھ کی رائے ہے سیکھے و زبان اٹالی کی تعلیم لوگون کے
خواہش پر چھوڑ دیجا سکتی ہے لیکن لاکھون غریب بے استطاعت رعایا
جو بدون کسی معاونت کے تدریس و تعلیم سے مستفید نہین ہوسکتی اوس کا

کیا علاج سوچا گیا ہے ۔

مین سُنتا ہون کہ متمولین اِن بے بضاعتون کی اعانت پر باہم منافست و آزادانہ مسابقت کر رہے ہین بیشک بہت سے نیک نہاد متمول اپنا مال و وقت لوگونکے نفع رسانی مین صرف کرتے ہین اور مدارس کی اعانت و احداث مین اپنا سرمایہ خرچ کرتے ہین اور ایسے لوگ ہر قسمین ایسے نیک کامون کے اقدام مین منافست بھی رکھتے ہین مگر اِن الفاظ سے ہرگز دھوکہ نکھاؤ کیون کہ یہ منافست اوس تجارتی غبطہ و منافست کے مانند نہین ہے جسمین نفع و نقصان ذاتی کے توقع ہو ۔ نفع عمومی کے منافسین و تجار و محترفہ کے باہمی غبطہ و منافست مین بہت بڑا فرق ہے تجار یہ چاہتے ہین کہ اگر اون کے اشیاء تجارتی دوسرے دوکانداروں اور بازاریون سے خراب ہون تو وہ دوالیہ ہوجائے اور اپنے عیال و اطفال کو سوائے اور کس ہوس کے کبھی پناہ نہ ملیگی ۔ وہ جانتے ہین کہ اگر اپنی دوکان گزیدگی اشیا و سچائی سے معروف و مشہور ہوجائے تو وہ بگی و بنگلہ مول لے سکتے ہین یہ خیال و خوف و رجا اون کو سعی و تردد و عرق فشانی پر ہر وقت مستعد کرتے اور تقویت بخشتے رہتی ہے جسکی مقابلہ مین ان منفعت نفع رسانون و سرمایہ دہندگون کی مساعی بالکل بودے و کم زور ہین ۔

اگر اِس خیال سے کہ ہر ایک شخص جیسا اپنی حفاظت کرتا ہے دوسرے کی بھی ہمدردی انسانی کریگا سرکار کوئی قانون جاری نہ کرے تو گورنمنٹ کی بہت بڑے تعجب خیز و حیرت انگیز دیوانگی ہوگی ۔

اگر مین خود اپنے تین دھوکہ ندون تو جس اصول سے جو لوگ گورنمنٹ کو قومی محافظ سمجھتے ہین اوسی اصول سے وہ ضرور قومی تعلیم کو بھی حقوق گورنمنٹ سے سمجھ لینگے اور ثابت کرینگے کیونکہ تعلیم و تعلم ایک قومی ذریعہ حفاظت عمومی قومی کا ہے جیسا کہ سرکار عامہ رعایا پر حفاظت قومی کو نہین چھوڑتے

اوسیطرح قومی تعلیم کو بھی قوم پر نہین چھوڑ سکتے - مسٹر ڈیوڈ ہیوم نے اپنی دانش
تعجب خیز و حیرت انگیز سے ایک عام قانون لکھا ہے اگرچہ وہ پارلیمنٹ کا ممبر نہین
مگر جو ممبر ہماری پارلیمنٹ کا اس نام کا ہی وہ غالباً اپنے سمی کی رائے سے متفق ہی -
ڈیوڈ ہیوم یہ منصفانہ نہایت درست رائی دیتا ہے کہ فنون و حرفت و تجارت کے
ترقی کے لیئے حاکم فوجداری کی مداخلت کی ضرورت نہین بلکہ انہین ان کے تجربہ
و محترفین پر چھوڑ دینا چاہیے - لیکن دنیا مین بہت پیشہ جو نہایت ہی مفید ہین
اور جو سوسائٹی و حالت تمدنی و معاشرتی کے لیئے نہایت ہی بکار آمد و نافع ہوتے
ہین اوسپر بھی لوگ بعض احیان اوسنے متمتع و منتفع و مستفید نہین ہوتے اسکے
نظیر پیشہ سپاہ گری و خدمات فوجی ہین ایسے مواقع مین گورنمنٹ کو ضرور مداخلت
کرنی چاہیے کہ پیشہ سپاہ گری کو ترقی دینے کی تدابیر عمل مین لاوے و وظایف
انعامات خطابات سے ان پیشہ ورون کی حوصلہ افزائی کرے -

(یہ ڈیوڈ ہیوم کی رائی ہی جسکا اقتباس کیا ہی)

مین سمجھتا ہون کہ اوس اُصول پر کہ سرکار کو سپہ پیشہ کی حفاظت کرنی چاہیے
مدرسین کی نگاہبانی بھی کرنی چاہیے اور اون کے وظایف و انعامات و خطابات سے
حوصلہ افزائی کرنی چاہیے -

میری مراد مدرسین سے عامہ مدارس کی مدرسین ہین کیونکہ کوئی اس سے انکار
نہین کرسکتا کہ اون کا پیشہ مفید خلایق و ضروری التمدن ہے باوجود اس کے
اگر ہم بلا اعانت و حفاظت سرکاری اونکی قدر و منزلت کو عامہ خلایق پر چھوڑ دین
تو کبھی اونکی قدردانی و ترقی خاطرخواہ نہ ہوگی -
کیا کسیکو اس سے انکار ہوسکتا ہی آو نتایج کو دیکھو - آپ لوگ کہتے ہین کہ سرکار

اگر خیل تعلیم نہو تو بہت کچھہ اوس مین یون ہی ترقی ہوگی اور مدارس وطلبہ مین اسی طرح خود بخود افزایش ہو جائیگی کیا سالہا عامہ رعایا پر چھوڑ کر تماشہ نہین دیکھا گیا پھر کیا خاک اونہون نے ترقی کی ۔

اگر یہ سچ ہے کہ حاکم فوجداری کی عدم مداخلت سے جیسا تجارت ترقی کرتی ہے تعلیم بھی ترقی کرے گی تو انگلنڈ کے عامہ خلایق دنیا کے اعلا تعلیم یافتون سے شمار ہون گے ۔ ہمارے مدارس تمام دنیا کے مدارس کے لیے نمونہ و نظر بن جائینگے ہر ایک شخص عمدہ جیدہ کتب خانہ رکھنے لگے گا عمدہ نفیس نقشے سامان فلسفہ طبعی و کیمیا رکھے گا اور اوس سے تمول حاصل کرینگے ۔ ہر ایک نوجوان جو تعلیم سے مبرا و خالی ہو وہ جنات و دیون مین محسوب ہونے لگیگا ۔ اور لوگ اس سے متنفر و متنفر ہون گے ۔ مدرسین فن تعلیم مین ایسے سربرآوردہ ہون گے اور فن تدریس مین ماہر و بدطولے رکھین گے جیسے کہ دست فروش ۔ جولاہے ۔ انجنیر تجربہ و محترفہ اپنے اپنے کام و پیشہ مین ماہر و لایق و قابل متمول ہوتے ہین اور عام مدرسین کی اسوجہ سے عامہ خلایق نہایت قدر و منزلت و مرتبت کرنے لگینگے ۔ اور انکی مکاسب و آمدنی اتنی کثیر ہوگی کہ اونکی جائیداد خالی ہونے پر لایق سے لایق شخص مثل ممبران پارلیمنٹ کے اوسکے خواہان و جویان ہون گے ۔

اس فیلسوف و مدبر و منتظم ملکی کے تقریر سے ثابت ہے کہ گورنمنٹ کو تعلیم کا متکفل ہونا چاہیے اور اطفال کو اوسپر مجبور کرنا اور اون کو مصادرات فیس وغیرہ سے بری و مستثنے کر دینا ضروریات سلطنت و حکومت سے ہے ۔ جبتک اسکے نہ گورنمنٹ اپنی حقوق سے عہدہ برا ہوگی نہ ملک ترقی کرے گا نہ حقوق دولت و رعیت کی مراعات متصور ہے نہ دولت و عزت و ثروت مین سلطنت تو درکنار ہم و شریک کسی متمدن ملک کا ہو سکتا ہے اس لیے ان لحاظات سے سرکار کو اجرائی قانون تعلیم

جبری جاری کرنا چاہیے۔

(۳) علم و تعلیم امر طبعی عمران بشری کے ہے اور آدمی اوس کا ہمیشہ محتاج ہے

کیونکہ شرف و امتیاز انسان سایر حیوانات پر صرف نظر و فکر و ادراک کلیات کیوجہ سے ہے۔ جس سے وہ تحصیل معاش اور اپنے ابناء جنس کا تعاون کرتا ہے اور ہیئۃ اجتماع تمدنی کیطرف جس سے یہ تعاون ممکن و متصور ہو جاتا ہے۔ اور اتباع قوانین دولت و شرائع ملت کیطرف رجوع لاتا ہے۔ جب وہ ایسے افکار و انظار مین مستغرق رہتا ہے تو اوس سے علوم و صنائع پیدا ہوتے ہین۔

جس چیز کو طبیعت چاہے اور وہ اوسکے پاس موجود و میسر نہ ہو تو اوسکی تحصیل مین انسان ہے نہین بلکہ حیوان بھی مجبول ہے لہذا جب انسان کسی امر مین فکر و نظر کرے اور وہ اوسکو معلوم و مدرک نہو تو اوسکے تحصیل کے لیے ایسی اشخاص کا محتاج ہوتا ہے جو اوس سے علم و ادراک مین زیادہ ہون اور اوسکو اوسکے مطلوب و مرغوب تک پہنچا دین۔

یہا سے دریافت ہوا کہ انسانکا میلان طبعی افادہ و استفادہ کے جانب ہوتا ہے انسانکی نظر و فکر ہر ایک حقیقت کیطرف متوجہ ہوتی ہے کہ اوسکے عوارض کیا ہین اور مزاولت و کثرت توجہ کیوجہ سے اوسمین اوسکو ملکہ ہو جاتا ہے اور عوارض کا پورا پورا علم حاصل ہوتا ہے تو لوگ اوسکی تعلیم و تعلم کے شایق ہوتے ہین وہ اوسکی طرف متوجہ ہوتے اور رجوع لاتے ہین۔ اس طریقہ سے افادہ و استفادہ بنی نوع انسان مین ہونے لگتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ تعلیم و تعلم انسان کا امر طبعی ہے پس جو امور کہ طبیعت عمران بشری سے ہون اونسے انسان کو روکنا

باز رکھنا گویا خلاف عمران و تمدن کیطرف طبائع بشریہ کا مائل کرنا و پھیرنا ہے جو سراسر خلاف حکمت و قوانین سیاست و ضوابط شریعت و ائین دولت و ملت ہے

(۴) علم و کتابت لوازم تمدن اور خواص انسان سے ہین اور انسانکو دوسرے مشارکین جنسیت سے اسی سے امتیاز ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان مدنی الطبع ہونیکی وجہ سے اپنی ضمائر کو دوسرونکو اور دوسرونکے ضمائر خود سمجھنے و سمجھانے کیطرف بالطبع و بالذات محتاج ہے۔ اس لئے حکمت الٰہی اس بات کی مقتضی ہوئی کہ جو امور کہ اسپر دلالت کرین پیدا کیئے جائین جنسے یہ امر انسان پر آسان ہو جائے اور غیر آلات طبعیہ کے طرف محتاج نہ ہونے پاوے۔ پس الہام الٰہی نے استعمال اصوات و حروف مختلف المخارج انسانکو سکھایا جنسے کلمے بنین اور معانی حاصلہ پر دلالت کرین تا مخاطبت و محاورت کا فائدہ انہین حاصل ہو۔ اور اون مقاصد و مطالب کا بھی جو انسانون کی معاش مین بلا ضروری ہین۔

چونکہ تلفظ و بول چال تقریر کا فائدہ صرف حاضرین تک مخصوص تھا غائبین یا پس آیندون کو اوس سے افادہ ممکن نتھا تو انسانونکی ہمتون کا تقاضا یہ ہوا اور یہ غرض و حاجت اسپر باعث و موجب ہوئی کہ صنعت کتابت ایجاد کرین۔ تا اپنی مطالب و معارف سے دوسرون کو بھی مستفید کرین اسے سبب سے جملہ علوم و کتب بنے و نکلے۔

الحاصل چونکہ علم و کتابت لوازم تمدنی سے ہوئے تو کوئی دولت و ملک متمدن اپنی رعایا کو بدون علم و کتابت کے رکھنا پسند نہ کرے گا نہ جائز رکھے گا کیونکہ اون کو دایرہ تمدنیت سے باہر و خارج کر دینا ہے اور حلقہ وحوش و حیوانات عجم مین داخل و شامل کرنا اور یہ ظلم ہرگز قرین انصاف و عدالت

حکومت نہین ہے ۔

(۵) خط وکتابت منجملہ صنایع انسانیہ ہے ۔ کیونکہ کتابت خواص انسانی سے ہے سایر حیوانات سے اسی سے اسکو امتیاز حاصل ہوتا ہے ۔ اسکے ذریعہ سے بلاد دور دست کے باشندون سے اپنے مقاصد وحوایج کو ظاہر وحاصل کرسکتا ہے اور اگلون کے علوم ومعارف کی تحصیل اسکے ذریعہ ممکن ہے ۔ انسانی منافع قوت سے فعل مین بدون تعلیم واجتماع عمرانی وطلب کمالات نہین آسکتے پس اس لحاظ سے کوئی آدمی بے پڑھے لکھے جاہل رہنا پسند نہین کرسکتا جسقدر انسانیت کی ترقی ہوگی اوسیقدر لکھنے پڑھنے کی ترقی ہوتی جاویگی جس ملک مین لکھنے پڑھنے والے کم ہون اوسیقدر گویا انسانیت کی بھی اون مین کمی ہے اور یہ کسی انسان وانسانیت دوست آدمی کو کبھی ہرگز پسند نہ آویگا کہ اپنے بنی نوع اسطرح انسانیت سے بعید رہین پس جو ملک زیادہ تر السنہ ولغات مختلفہ کو بولے وسمجھے وہی زیادہ تر معارف ومنافع علمی و مالی ممالک واقوام غیر سے متمتع ومنتفع ہوگا ۔ جیسا کہ یہ معاملہ آجکل اہالے یورپ سے مجرب ومشاہد ہے لہذا ہر ایک ملک کو اولاً جن ممالک واقوام سے اوسکو واسطہ ومعاملہ وتعلق زیادہ ہو اوس کو اون السنہ کے تحصیل وتکمیل کے زیادہ تر ضرورت وحاجت ہے ۔ فَبَادِرْ اِلٰی حِفْظِ اللُّغَاتِ مُسَارِعًا فَکُلُّ لِسَانٍ فِی الْحَقِیقَۃِ نِعْمَۃٌ ۔ الحاصل انسان کا بے پڑھے لکھے رہنا گویا دایرۂ انسانیت سے خارج اور سایر حیوانات سے غیر ممتاز رہنا ہے اس لیئے جو امور کہ لوازم انسانیت سے ہین اونکا بالالتزام اکتساب ضرور ہے اور دولت چونکہ مکمل ومحصل امور کمالے تمدنی وعمرانی انسانی وطوایف بشری ہے اوسپر اوس کا التزام و اہتمام منجملہ واجبات وفرایض کے ہے ۔

ف ۶ ہر ایک دولت کے لوازم و فرایض سے ہے کہ اپنی رعایا و برایاے دولت و ملک کے لیئے وہ ذرایع بہم پہچا وے و مہیا کرا لے جس سے اوس کا شرف و فضل و نفع و التذاذ زیادہ ہوا و ریہ ثابت ہے کہ علم اشرف و افضل و انفع والذ اشیا سے ہے کیونکہ ہر ایک شئے کا شرف لذاتہ ہوتا ہے یا بغیرہ اور علم دونون قسم کے شرفون پر حاوی و شامل ہے ۔ حضرت شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ شرف علم پر بھی ایک بدیہی دلیل ہے کہ کیسی ہی شخص کو کسی ادنی سے ادنی چیز کا عالم کہین تو وہ ضرور مسرور ہوتا ہے اور اگر اوسکو اوسکا جاہل بتا وین تو محزون و رنجیدہ ہو جاتا ہے اس سے بالبداہت معلوم ہوتا ہے کہ طبایع انسانی بالضرور بالطبع علم کے شرف و منزلت کی تسلیم پر مجبول ہین ۔

علم کے الذ ہونی کی دلیل یہ ہے کہ وہ مطلوب لذاتہ ہے کیونکہ الذ لذا یہ ہے ۔ اہل علم جانتے ہین کہ لذت عملی سے بڑھکر کوئی لذت دنیا مین نہین ہے اس لیے کہ علم کی لذت باقی و روحانی ہے اور دوسرے لذائذ جسمانی و فانی ہین جو جلد زائل ہو جاتے ہین اسی لیئے امام محمد رحمہ اللہ کو جب کوئی مسئلہ حل ہوتا تو فرماتے کہ بادشاہ کو یہ لذت کہان نصیب ہے جو ہم علما کو حاصل ہے ۔ علما کو تحریر و مطالعہ کتب و مسایل و مطالب مین راتونکا جاگنا خواب و خور کا ترک کرنا و ہر قسم کی راحت کا حرام کر لینا اوس سے زیادہ تر مرغوب و مطلوب ہوتا ہے کہ اونسے لذت و حظ اوٹھاوین و متمتع ہون بلکہ اون کو اس مشقت و تکلیف سے ایک خاص قسم کی راحت و لذت ملتی ہے جسکا بیان نہین ہو سکتا چنانچہ علامہ تاج الدین سبکی نے اس بارہ مین کیا خوب کہا ہے اور کیا ہی مرغوب لکھا ہے ۔

سہری لتنقیح العلوم الذی	من وصل غانیۃ وطیب عناق
بیداری تنقیح علوم کے لیئے مجھے زیادہ تر لذیذ ہے	کسی گانے والے کے ملنے اور اوسکے گلی کی خوشبو سے

وتمائلی طرباً لحل عویصة	فی الذهن ابلغ من مدامة ساقی
کسی مشکل کے حل کیوقت سے ملنا جلنا	ساقی کی شراب سے زیادہ تر میرے پاس بہتر ہے
وصریر اقلامی علی صفحاتها	اشهی من الدوکاء والعشاق
میرے قلم کی آواز کتاب کے صفحون پر	زیادہ تر مرغوب ہے دوکا وعشاق کے رانی سے

والذمن نقر الفتاة لدفها
کسی جوان عورت کے دف بجانے سے زیادہ تر لذیذ ہے
نقری لالقی الرمل عن اوراقی
میرے اوراق سے ریتی گرانی کے آواز۔

علم کی لذت دائمی و ترقی پزیر ہے اوس کا کوئی مزاحم و معارض نہین ہوتا اوسکا بقدر استعمال استکمال ہوتا جاتا ہے کیونکہ معلومات یوماً فیوماً متزاید ہوتے جاتے ہین اور وسیع ہونے لگتے ہین جسقدر اسکی مزاولت و مشارکت و مباشرت ہو اوتنے ہی اوس مین ترقی ہوتی جاتی ہے برخلاف دوسرے لذائذ جسمانی کے کہ وُہ مدت و عدت و کیفیت و کمیت کے لحاظ سے محدود و متناہی ہوتے ہین اور سریع الزوال و انتقال ہین۔

علم کی لذت و شرف کا یہ حال ہے کہ کوئی جاہل سے جاہل حاکم بھی دنیا مین ایسا نہین پاؤگے جو متمنی عزو شرف اہل کمال و استحصال نہ ہو مگر وہ موانع بہیمہ کے وجہ سے قاصر و عاجز ہوتا ہے اور اپنی مقصد و مطلب و متمنا پر ظفر حاصل نہین کرسکتا۔

جب یہ معلوم ہوگیا کہ علم کے لذت نفیسہ و لذائذ دونون قسمون پر مشتمل ہے تو ہم اِن دونون قسمونکا بیان یہان کرتے ہین کہ لذت علم نفیسہ یا تو باعتبار آخرت کے ہوگی یا بہ لحاظ دنیا کے بہ لحاظ آخرت کے اس طرح کہ حور و قصور و

نعیم و تسنیم بدون عمل کے حاصل نہین ہو سکتے اور عمل بدون علم کے ممکن نہین پس آخرت کے لذائذ کا دار و مدار بھی علم ہی پر رہا اور باعتبار دنیا کے بھی عزت و اعتبار حکومت و وقار حتی کہ ملوک و سلاطین پر افتخار و اونکا اعتماد بھی بدون علم کے ممکن نہیں دنیا مین جاہل سے جاہل قومین بھی بالطبع علما کی عزت پر مجبول ہین اور علما و فقہا و حکما و اطبا کی حکومت درحقیقت سلاطین پر بھی ہوتی ہے کہ وہ اونکی رائے کے تابع ہوتے ہین پس باعتبار دنیا کے بھی علم الذ اشیا سے ہوا۔

جب شرافت و لذت لذاتہ وغیرہ کے لحاظ سے علم سب سے مقدم و مفضل ٹہرا تو اب ہم اوسکے انفع ہونیکے لحاظ سے بھی اوس کا مطلوب و مرغوب لذات ہونا ثابت کرتے ہین۔ کہ علم کا انفع ہونا اسطرح ثابت و ظاہر ہوتا ہے کہ سعادت جاوید دو قسمون مین منقسم و منحصر ہے جلب منفعت۔ یا دفع مضرت مین اور ہر ایک ان دونون مین سے یا دینی ہوگی یا دنیوی پس سعادت جاوید کی چار قسمین ہوئین۔ جلب منفعت دینی جلب منفعت دنیاوی دفع مضرت دینی دفع مضرت دنیوی اور ہر ایک انمین سے بدون علم کے حاصل نہین ہو سکتی۔

علم سے منافع دینی ظاہر ہین کہ بدون علم کے نہ عقاید صحیح ہوتے ہین۔ نہ اعمال اور دین عقاید حقہ اعمال صالحہ کا ہے نام ہی جب آدمی کچھ جانے ہی نہین کہ کیا چیز اچھی ہے اور کیا چیز بری تو کیونکر ترک و اختیار پر مبادرت کر سکتا ہے۔

منافع دنیوی کا بھی یہی حال ہے کہ بدون علم کے خیر و شر کا امتیاز محال اور بدون اسکے داعیہ ترک و اختیار مفقود ہے بظاہر دنیا مین بدون علم کے نہ کوئی خدمت و ملازمت کر سکتے ہین نہ پیشہ و حرفت سے نفع اوٹھا سکتے مین غرض کوئی جاہ و ثروت و حکومت و دولت و خدمت بدون علم کے حاصل نہین کر سکتا اگر اتفاقاً حاصل بھی ہو جائے تو اوس سے متمتع و منتفع نہین ہو سکتا اور اپنی آبائی

دولت و ثروت کا نباہنا اور مفرت زوال و انتقال سے بچانا و مصنون و محفوظ رکھنا بدون علم کے ممکن نہین۔

دفع مضرت دینی بھی اسی طرح بدون تفرقہ و امتیاز حلال و حرام مناہی و محرمات شرعیہ سے بچنا ممکن نہین۔ مناہی و ممنوعات شرعیہ سے احتراز و فک نفس بدون علم کے محال ہے اور ایسا ہے مضرات دنیوی کا حال ہے۔ کہ جب پہلے برے کا تمیز ہے نہو تو اوس سے بچے کیونکر۔

بعض لوگون کو جو یہ توہم ہے کہ علم سے ضرور ہوتا ہے اور زیادہ پڑہجانے سے خرابی ہوتی ہے دین و عقل بگڑجاتی ہے لہذا اسکو مذموم جانتے ہین اوسکا دفعیہ یہ ہے کہ کوئی علم من حیثیت انہ علم مضر نہین نہ کسی قسم کا جہل من حیث انہ جہل نافع ہے کیونکہ علم وجود ہے اور جہل عدم اور وجود اشرف و اصلح اور عدم اشر و اقبح ہے ہر ایک علم کی ایک خاص منفعت ہے خواہ معاد مین ہو یا معاش یا کمال انسانی مین بعض لوگ جو بعض علوم کو مضر تصور کرتے ہین اوس کا اصلی سبب یہ ہے کہ اوسکی شروط کا اعتبار نہین کرتے جو علم و علما مین ضروری ہین کیونکہ ہر ایک علم کے ایک حد ہے جس سے وہ تجاوز نہین کرسکتا۔ لوگ اس کا خیال نہ کرکے مغالطون مین پڑتے ہین اس لیئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اون مغالطون کی تفصیل کردیجاوے جس سے یہ مطلب بطور واضح ذہن نشین ہوجاوے۔

ف ۱ مثلاً لوگونکی بعض مغالطات سے ایک یہ بات ہے کہ غایت علم کے مافوق علم کا نفع چاہتے ہین اور توقع بیجا و ظن غلط پر احکام مرتب کرنے لگتے ہین جیسے کہ کوئی طب سے یہ توقع و ظن رکھے کہ اوس سے جمیع علل و امراض کا علاج ہو حالانکہ بہت سے امراض و انسقام کا علاج اوس سے ناممکن ہے

ف ۲ یا کسی علم کو اوسکے مرتبہ سے زیادہ اعزو اشرف خیال کرلینا

جیسے فقہہ کو مطلقاً اشرف العلوم جاننا حالانکہ علم توحید و تصوف اوس سے اعلا و اشرف ہی ۔

ف یا اوسکی غایت کے خلاف اوس کا مقصود قرار دے لینا جیسے کوئی علم حکمت و شریعت کا مقصد جمع مال و حصول جاہ قرار دے کیونکہ اون علوم کا مقصد اکتساب مال نہین ہے بلکہ حقایق اشیا پر اطلاع و تہذیب اخلاق حاصل کرنا ہے بلکہ جو کوئی علوم کا اکتساب بغرض احتراف کرے وہ حکما و فقہا کے نزدیک زمرۂ علما مین شمار نہین ہوتا ۔

درحقیقت آج کل یہ ایک عام غلطی ہے جسمین طلبہ کیا بلکہ اکثر رفارمرین بہی مبتلا ہین اور سب جہلہ کے اذہان مین یہی متمکن و جاگیر ہے کہ اکتساب علم کے اصلی غرض و غایت حصول مال و جاہ و خدمات شاہی و سلطانی ہے حالانکہ تعلیم کا مقصد صرف یہی ہے کہ ہر ایک آدمی اپنے حوایج تمدنی مین اس سے مدد لے اور اس سے سہولت و شایستگی حاصل کرے حقایق اشیا بقدر طاقت بشری دریافت ہون قوت نظری و عملی و اخلاق کی تحصیل و تکمیل ہو ۔ اور ظاہر ہے کہ ہر ایک فرد و طبقہ و طایفہ ناس کے حوایج تمدنی جدے و مختلف ہین پس ایک کسان کو جو ضرورت تمدنی ہے یا ایک نجار و حداد و بنا و معلم و واعظ و تاجر و محترف و امیر و حاکم کی ہے وہ دوسرے کی نہین ہے سب آپس مین مخالف و مختلف ہین ہر ایک اپنی اپنی امور مین علم سے شایستگی و درستی حاصل کر سکتا ہے نہ یہ کہ صرف ترقی کا دارومدار جمع مال و حصول جاہ و زخرف دنیاوی کی استحصال پر موقوف و منحصر کر دیا جاوے تعجب یہ ہی کہ آجکل کے بڑے بڑے رفارمر دنکو بھی یہی خبط و جنون ہے کہ بدون ثروت و جاہ دنیاوی کے جو اس کل خطیہ سے تعلیم کا مقصد و مقاد ہی پورا نہین ہوتا اور اسکے سوائے تعلیم سے کچھہ دوسرے غرض ہی نہین ۔

مینے ایک بہت بڑی رفارمر کے تحریر مین دیکھا ہے کہ وہ اپنی قوم کی
کیسی ہی عزیز و شریف و صاحب استعداد فطری بھلے مانسون کے بچے کیون نہ ہون
اگر مفلس ہون تو اپنی مدرسہ و سوسائٹی مین شامل و داخل ہونیکی قابل نہین سمجھتے
اور اونکی مشارکت و مخالطت کو نہایت عار و ننگ جانتے ہین غربا رقوم گو وہ کیسی
ہی شریف و خاندانی کیون نہ ہون وہ لایق شرکت مدرسہ و کالج نہین سمجھے جاتے
بلکہ وہ ان الفاظ سے اپنی خیال کو ظاہر کرتے ہین کہ خدا نہ کرے کہ اپنے مدرسہ
مین لنگاڑے داخل ہون اور سیاہ لنگیون والے شریک کیئے جائین اگر ایسا
وقت آیا تو اپنا کالج نیست و نابود ہو جانا کہین اس سے بہتر خیال کرتے ہین اسکی وجہ
صرف یہی ہے کہ خود وہ شرف حسب و نسب سے واقف نہین علم و کمال سے سابقہ
نہین رکھتے نہ اوسکی لذت و حالت کو جانتے ہین اونکا کمال اونکے معارف
و علوم شرٹ و چرٹ بوٹ و کوٹ و سوٹ مٹن و لٹن و فلٹن میز چیری کانٹے مین
محصور و منحصر ہین - غایت تہذیب و کمال نفس اسیکو خیال کر لیا ہے - اونکے
مدارک و معارف کا منتہا و غایت اقصی صرف طوطی کے طرح انگریزی اصوات
کا زبان سے نکالنا اور انگریزون سے معاشرت و مخالطت کے طرق و آداب
کا جاننا اور اقسام اطعمہ و اشربہ و انمیں احتیاط و استلذاذات کی علم
سوا اور کچھہ نہین ہوتا -

علماء ماوراء النہر کا حال لکھا ہے کہ جب بغداد کے مدارس و نظامیہ کا حال
اونکو معلوم ہوا تو وہ ماتم علم برپا کیئے اور کہنے لگے کہ علم و معارف کیطرف
ابتک ارباب ہمم علیہ و نفوس زکیہ متوجہ ہوتے تھے جو علم کے محض شرف
و کمال ذاتی کیوجہ سے اکتساب علم کرتے تھے اب ایسی بنا قایم ہوئی ہے کہ
لوگ نفع دنیاوی و خدمات شاہی کی غرض سے پڑھتے ہے پڑھائے جاوینگے

اور بوجہ اجرت و نفع دنیاوی کے خسیس و خبیث النفس لوگ اسطرف ڈھکیلے اور طلب و تحصیل و تکمیل اونکی ترقی مدارج دنیوی کا موجب ہوگی اور اس سے فسادات شایع ہون گے چنانچہ اس کا تجربہ و مشاہدہ اب آنکھو سنے ہو رہا ہے کہ جو ازل و ادانے کہ ڈگریان لیکر خدمات پر مامور ہوتے ہین وہ کیا کیا فسادات و فتن برپا نہین کرتے اور کیسی کیسی خرابیان قوم و دولت و ملک و ملت مین نہین ڈالتے اور کیا کیا بیدادیان اونسے وقوع مین نہین آتین۔

ف ۴ بعض اسباب مغالطہ سے خود لوگون کا جہل ہے جو اونکے ذم و انکار کا سبب ہوا ہے۔ **اَلْمَرْءُ عدو لما جہل** منطق کو بعض حرام بتاتے ہین حالانکہ وہ میزان علوم ہے اور اوسکی غایت ذہن کی صیانت ہے اسی طرح فلسفہ کو حرام بتلایا جاتا ہے حالانکہ اوس سے معرفت حقایق اشیا مقصود ہے جو منافی شرع نہین ہے۔

فقہا و ائمہ مذہب نے جو فلسفہ و منطق سے ممانعت کی ہے اونکی اس تحذیر و تحجیر کا مقصد اصلے یہ ہے کہ بعض عقول قاصرہ اپنی عمر کو علوم حکمیہ کے تحصیل مین جو اونکی استعداد فطری سے اوسکی تحصیل و تکمیل مستبعد ہے ضایع و رائیگان نکرین اور تضیع اوقات نہ ہونے دین کیونکہ ایسے لوگ ان علوم سے فایدہ نہین اوٹھا سکتے اور مفت عمر برباد کرتے ہین جو علوم کہ ان فقہا کے زعم مین مذموم ہین وہ بھی فایدہ و نفع سے خالی نہین کیونکہ اقل درجہ اونکی تحصیل و تکمیل پر یہ فایدہ مترتب ہے کہ کچھ نہین تو اون کے قایلین کا رد ہی ہو سکے گا جو داخل فرض کفایہ ہے۔

ف تعلیم منجملہ صنایع متدنی ہے۔ پس جو دولت و ملک کے متمدن ہیں وہ بدون اسکے متمدن نہین رہ سکتے۔ تعلیم منجملہ صنایع متدنی ہونے کی دلیل یہ ہے کہ کسی فن مین حذاقت و مہارت بدون ملکہ مبادی و قواعد و وقوف مسایل و مقاصد و استنباط

فروع از اصول حاصل نہیں ہوتے اور ملکات خواہ بدنی ہوں یا دماغی سب جسمانیات محسوسہ سے متعلق ہیں اس لیئے اونکی تعلیم کے طرف احتیاج ہوتی ہے اس لیئے ہر ایک علم وفن کی تعلیم کی سند کسی مشہور عالم و ذیفن سے لیجاتی ہے اور یہ رسم و رواج برابر سب ملکوں اور اقلیم میں یکسان جاری ہے ۔ مصنفین ہر ایک علم وفن کے اصطلاحات کا اختلاف خود اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ تعلیم ایک صناعت ہے کیونکہ ہر ایک امام فن و عالم کی طرف سے جدے اصطلاحیں ہیں اور یہ تغایر و تخالف شان صنایع سے مخصوص ہے اور یہ بات اس پر دلالت کرتی ہے کہ یہ اصطلاح علم سے مخصوص نہیں ہے ورنہ سب مصنفین کے ایک ہی اصطلاح ہوتے دیکھو علم کلام میں متقدمین و متاخرین کی اصطلاحات کسقدر مختلف ہیں اور اسیطرح اصول فقہ کے اور علوم ادبیہ کے اصطلاحات کا حال ہے اسپر کیا موقوف ہے جس علم کو دیکھو گے اوس کا یہی حال پاؤ گے ۔

جسقدر حضارت و عمران و حالت تمدن انسان ترقی کرے مثل اور صنایع کے علوم بھی بڑھتے و ترقی کرتے جاتے ہیں اس کا یہی سبب ہے کہ تعلیم علوم بھی منجملہ صنایع ہے ۔

صنایع کا یہ حال ہے کہ بلاد و اوطان کی کثرت و قلت آبادی و دولت کے لحاظ سے وہ بھی زیادہ و کم ہوتے رہتے ہیں جب اعمال اہل عمران اپنی معاش ضروریہ سے زیادہ ہوتے ہیں اور فارغ تو ما وراء معاش کیطرف دھکے پر رہتے ہیں اور خاصیات و عوارض اشیا کیطرف متصرف ہونے لگتے ہیں جو علوم و صنایع سے ہیں ۔

جو لوگ طبعاً راغب علم ہوتے ہیں اور قصبات و قریے میں متولد ہوتے ہیں اون کو بوجہ اپنے مواطن و مساکن غیر متمدن ہونے کی بلاد و اوطان و امصار

متمدنہ کیطرف بغرض تحصیل علوم وفنون سفر کرنا پڑتا ہے جنکے وہ شائق ہین۔
جسقدر تمدن مین کسی ملک وشہر کی ترقی ہوتی ہے وہان کے صنایع وعلوم و
فنون مین بھی ترقی ہوتی ہے دیکھو جب بغداد۔ قرطبہ۔ قیروان۔ بصرہ۔ کوفہ۔
یونان۔ مصر۔ ہند۔ کی تمدنیت وعمران مین ترقی تھی اور حضارت وہان
متمکن ومستقل تھے تو وہان علوم وفنون کا دریا کیسا موجزن تھا اور اصطلاحات
تعلیم واصناف علوم واستنباط مسایل مین وہان کے لوگ کیسے متقن وماہر
فن تھے حتی کہ اپنے متقدمین سے سبقت لے گئے اور متاخرین پر فایق ہوگئے۔
جب وہان کی دولت وآبادی گہٹ گئی اور جاتی رہی تو اونکی بھی حالت تنزل
کرگئی بلکہ زایل ومنتقل ہوگئی وہ بساط ہی اُلٹ پلٹ گئی اور جو کچھہ اسکے ساتھہ تھا
جاتا رہا یک لخت حرف علم وتعلیم اون صفحات سے حک ومحو ہوگیا اور اون
ممالک واقالیم ومدن مین چلا گیا جہان زمانہ نے دولت وثروت ومدنیت کو
منتقل کردیا وبدل دیا اور وہان اپنا ماوے ومسکن بنالیا۔ چنانچہ آجکل چونکہ یورپ
وامریکا وجاپانکی حضارت ومدنیت اور ممالک واقالیم سے متزاید ومتراقی ہے
وہان تعلیم وتعلم وفنون وصنایع وحرف کی بھی بے انتہا ترقی ہے اور دولت و
ثروت کے ساتھہ ساتھہ انکا مسکن ومامن بھی وہی بلاد ہورہی ہین۔ اور
اسی وجہ سے دوسرے بلاد کے لوگ جو شایق تعلیم وتعلم علوم وفنون ہین وہان
سفر کرکے حاصل کرتے ہین پس جو سلاطین وروسا دولت وملت کہ اپنے
ملک وقوم کو متمدن ومترفہ کرنا چاہین اونپر فرض ہے کہ ترویج علوم وفنونمین
ہمہ تن مصروف ومالوف ہوجائین وصنایع وبدایع ممالک یورپ اپنی ملک و
قوم مین بھی رایج وشایع کرائین اور قوم کو سکھائین جیسا کہ اہالی جاپان نے
اس ۲۲ برس مین اپنے ملک کو اسی طریقہ وطیرہ سے مضاہی ومماثل یورپ

کرلیا ہے اور جمیع علوم و فنون اہل یورپ کا اپنے ملک مین رواج دیدیا ہے جس سے تمام دنیا مین اوسکے عزت و حرمت و عظمت و وقعت ہے اور سب سلاطین بچشم عبرت اوس ملک کو دیکھہ رہے ہین اور اوس کی واجبی قدر و منزلت کرتے ہین -

سر آسمان جاہ بہادر مدار المہام سرکار عالی نے بھی میری اس تحریک و اسکیم ذیل پر جسکو مہینے رجب سنہ ۱۳۰۶ ہجری مین پیش کی تھی منظور و مقبول فرماکر ذریعہ جریدہ اعلامیہ مطبوعہ بابت سنہ تجویز ارسال اطفال بولایت فرنگستان بغرض تعلیم علوم و فنون مفیدہ و ضروریہ کا اشتہار و اعلان کیا مگر اوس کا اجرا و نفاذ ابتک نہ ہونے پایا بلکہ وہ طلبہ جو اس غرض سے منتخب ہوئی تھی وہ ادہر اودہر مدارس ہند و دکن مین منتشر و مقرر کردئے گئے -

میری اسکیم کا ماحصل و خلاصہ یہ تھا کہ جاپانیون کی تقلید و تمثیل پر ہر سال یہان سے بھی چند طلبہ بغرض تعلیم قانون و انجنیری و اگری کلچر روانہ ولایت ہون اور چند سال تک یہ سلسلہ بدستور قایم رکھا جاوے تا ایک معتدبہ جماعت سرکار کے انتظامی حالت کی معاون و معاضد فراہم ہوجائے اور بہم پہنچے - اس غرض سے مینے یہ تجویز سرکار مین پیش کی تھی کہ مڈلنگل ایڈوکیشن یعنے فنونکی تعلیم کے لیے ریاست سے (۳۱) شریف خاندانی لڑکونکی تعلیم کے اخراجات کی گنجایش موازنہ تعلیمات مین رکھی جائے - ان لڑکون کی عمر ۱۶ سال سے کم و ۱۸ سال سے زیادہ کی نہو مدت تعلیم پانچ سال قرار دی تھی - ہر ایک لڑکے کا خرچ سالانہ دو سو پونڈ اور کرایہ آمد و رفت درجہ اول جہاز مجوز کیا تھا - اسکے بدلہ یہ تعلیم یافتہ گیارہ سال تک ملازمت سرکاری پر مجبور رہون گے اور اون کی ابتدائی تنخواہ چار سو روپیہ سالانہ کا اضافہ سات سو تک ہونا

تجویز کیا تھا۔ یہ لڑکے اگر تعلیم مین ترقی نکرین یا اپنے اخلاق و عادات کو درست نہ رکھین تو سرکار کو اختیار ہوگا کہ وظیفہ امدادی موقوف کر دے اور اخراجات تعلیم اوس سے واپس لے۔ ہر ایک فن کی تفصیلی تعلیمی تجویز حسب ذیل ہے۔

مڈلیسن فن طب

(۱) پراکٹس آف فزک۔

(۲) کمسٹری۔

(۳) سرجرے۔

(۴) اسٹیٹوٹس آف مڈلسن اینڈ پراکٹکل فزیالوجی۔

(۵) مڈوائفری۔ ڈزیز آف وومن اینڈ چلڈرن۔

(۶) کلی نکل سرجرے۔

(۷) اناٹمی۔

(۸) میٹریا مڈیکا فرمسی) کرنکل میڈیسن۔

(۹) پتھالوجی۔

(۱۰) فیجرل ہسٹری

(۱۱) مڈیکل جرسس پروڈنس۔

(۱۲) بائنی۔

انجینرنگ اینڈ اگری کلچر

(۱) فزکس۔ طبعیات۔

(۲) متہامٹکس۔ ریاضیات۔

(۳) جیالوجی - طبقات الارض -
(۴) انجینرنگ اینڈ مکیانیکل ڈرائنگ - نقشہ کشی عمارت و آلات جر اثقال -
(۵) مکیانیکل انجینرنگ -
(۶) اگری کلچر -

لا قانون -

(۱) جورس پروڈنس اینڈ پرنسپلز اف لیجسلیشن -	اصول قانون و تصنیف و معدلت
(۲) رومن لا	قانون روما
(۳) کانسٹیٹیوشنل ہسٹری	تاریخ نظم و نسق -
(۴) کامن لا	قانون عام
(۵) اکویٹی	
(۶) ریل پڑا پرٹی لا -	قانون املاک و جایداد
(۷) انٹرنیشنل لا	قانون ملی -
(۸) ہندو لا -	قانون ہنود
(۹) محمڈن لا -	قانون محمدی و فقہ اہل اسلام

اخراجات تعلیم کا تخمینہ حسب ذیل کیا گیا تھا -

سال اوّل

(۱) سفر خرچ طلبہ ۲۷ نفر	۲۱۶۰ پونڈ -
(۲) وظیفہ تعلیمی	۵۴۰۰ پونڈ -

سال دوم ۵۴۰۰

سال سوم ۵۴۰۰

سال چہارم ۵۴۰۰

سال پنجم ۵۴۰۰

بعد ان کے آنے کے جو سامان و مکان طلبہ کیلئے احراجات ہوں گے کہ یہ تعلیم یافتہ طلبہ اپنے کام کو شروع کر سکیں اور اسکے لئے بھی ایک لاکھ روپیہ سالیانہ کر کے چھوڑ دیا جائے یعنی پانچ لاکھ اسکے لئے بھی رہیں یعنی علم و عمل کا صرفہ ۲۰ لاکھ روپیہ دس سال کے واسطے گیارہ لاکھ تخمینہ و اندازہ کیا تھا۔

بہر حال شواہد عقلیہ و نظائر علمیہ سے ظاہر ہے کہ اجرائے قانون تعلیم جبری منجملہ واجبات و فرائض دولت و ملک و ملت ہے اس کے بدون کوئی قوم و ملک دولت و ثروت و عزت و رفعت منزلت و مرتبت و مدنیت حاصل نہیں کر سکتا۔ جب ہم دلائل عقلیہ سے فارغ ہو چکے تو اب نصوص نقلیہ کیطرف متوجہ ہوتے ہیں اور انکو باب دوم میں مفصل درج کرتے ہیں کہ کیا ہیں جن سے فرضیت تعلیم جبری ثابت ہوتی ہے

باب دوم

دلائل نقلیہ تعلیم جبری کے بیان مین

فرضیت وفضیلت تعلیم وعلم وعلما واحکام احتسابیہ علمیہ وواجب اول بادشاہ پر احیائے علوم ہے اور اوسکا طریقہ شرعیہ کیا ہے اور اس بارہ مین فقہا نے کیا لکھا ہے۔ قبل اسکے کہ ہم اون ادلہ شرعیہ کتاب وسنت کو لکھین جن سے افادہ وجوب تعلیم و تعلم ہو اس بات کا بیان کرنا ضروری خیال کرتے ہین کہ افادہ حکم شرعی مثل وجوب و حرمت کے کن لفظون سے اور کس طرح ہوتا ہے اور اوسکی شرایط واحکام کیا ہین تاکہ کتاب وسنت سے افادہ حکم وجوب مین کسی کو دہوکہ نہ ہونے پاوے اس لیئے چند قواعد اصولیہ جن کا مرعے رکھنا ضرور ہی یہان درج کردیئے جاتے ہین تا موجب بصیرت وتذکار رہو۔

(۱) علماء اصول نے لکھا ہے کہ لفظ مفید حکم شرعی یا خبر ہے یا انشا مگر خبر انشا سے زیادہ تر موکد حکم شرعی ہوا کرتی ہے کیونکہ امر سے خبر کی طرف اس لئے عدول کیا جاتا ہے کہ اگر مخبر بہ نپایا جاوے یعنی ثبوت ایک شئے کا ایک شی کیلیئے یا نفی ایک شئی کی ایک شئی سے جو شارع نے کی ہے اگر نہ ہو تو شارع کا کذب لازم آئے گا جو محال ہے برخلاف امر کے کہ اگر مامور بہ واقع نہ ہو تو یہ بات لازم نہ آئے گی اس لئے جب وجود مامور بہ مین مبالغہ منظور ہوتا ہے تو امر سے اخبار کی طرف عدول کیا جاتا ہے۔ الحاصل وجوب صرف امر سے ہے

مستفاد نہیں ہوتا بلکہ خبر سے بہ نسبت امر کے زیادہ تر وجوب کا ثبوت ہوتا ہے جیسا کہ۔
کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا وغیرہما نصوص شرعیہ سے ثابت ہوتا ہے۔

(۲) واضح رہے کہ قول مستلزم ایجاب ہوتا ہے نہ فعل۔

(۳) حقیقت امر کے وجوب ہے نہ اباحت و ندب و تخییر وغیرہ یہ سب معانی امر سے مجازاً مراد لئے جاتے ہیں جب کہ کوئی قرینہ صارفہ عن الحقیقۃ پایا جاوے۔

(۴) مامور بہ ضرور ہے کہ حسن بالذات یا بالغیر ہو اور منہی عنہ ضرور ہے کہ قبیح لذات ہو یا بالغیر۔

(۵) جو واجب ہو عقلاً وہ حسن ہوگا عقلاً کیونکہ واجب عقلی کا کرنا عقلاً محمود و ترک عقلاً مذموم ہوتا ہے اور حسن عقلی وہ ہے کہ جس کا کرنا محمود ہو عقلاً پس واجب عقلی اخص ہے حسن عقلی سے۔ اور حسن و قبیح ایک دوسرے پر التزاماً دلالت کرتے ہیں کیونکہ جب کوئی شئے عقلاً واجب ہو تو اوس کا ترک عقلاً قبیح ہوگا اور اگر کوئی شئے عقلاً حرام ہو تو اوس کا ترک عقلاً واجب ہوگا پس عقلاً حسن ہونا ضرور ہے۔

(۶) ترجیح بالذات اولے ہے ترجیح بالوصف سے۔

(۷) اگر دو ضدوں میں شرائط تناقض پائی جاویں تو وجوب ایک کا دوسرے کی حرمت پر اور حرمت ایک کی دوسری کے وجوب کی مستلزم ہوگی یعنی امر و نہی میں ضد مامور بہ و منہی عنہ پر احکام مذکورہ طرداً و عکساً بشروط مذکورہ صادق ہوں گے۔

(۸) ترتب حکم بوصف اس امر پر مشعر ہوتا ہے کہ وصف علت حکم ہے۔

(۹) عبرت عموم لفظ کو ہے نہ خصوص مورد کو۔

جب یہ قواعد و مقدمات ممہد و معلوم ہو چکے تو ہم دلایل وجوب تعلیم و تعلم کو اولاً کتاب سے پھر سنت یعنی اخبار و آثار سے پھر اجماع و قیاس سے بیان کرینگے

تاکہ ادلہ اربعہ شرعیہ سے وجوب تعلیم وتعلم ثابت ومتحتم ہو جائے۔

ادلہ کتابیہ

(۱) فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (پارہ (۱۴) سورہ نحل۔ رکوع (۶)

(سوال کرو تم اہل ذکر سے اگر نہیں جانتے ہو تم)

اس سے مطلقاً تعلم مسائل علم ضروری معاش ومعاد کی فرضیت جسکو کہ وہ نہ جانتا ہو ثابت ہوتی ہے۔ تفسیر کبیر میں ہے کہ اہل ذکر اخبار ماضیہ یعنی گذشتہ تاریخ کے جاننے والے عالم ہیں اس لیئے کہ کسی شئے کا جاننا گویا اوس شئے کا ذکر ہی ہے اور زجاج نے اسکے یہ معنی کہے ہیں کہ سوال کرو ہر ایک ذی علم وصاحب تحقیق سے۔ اور تفسیر ابوسعود میں ہے۔ کہ اس آیت میں اشارہ ہے کہ ہر ایک امر میں کہ جس کا علم نہ ہو علما کیطرف رجوع کیجائے۔

(۲) كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ۔ (پارہ (۳) سورہ آل عمران (۸)

(ہو جاؤ تم اللہ کے لوگ اسواسطے کہ ہو تم سکھاتے کتاب کو اور اسواسطے کہ ہو تم اوسکو پڑھتے ہو)

اخرج البخاری فی کتاب التفسیر من صحیحہ قال ابن عباس کونوا ربانیین ای حکما علما فقہاء

(ترجمہ) امام بخاری نے اپنی صحیح کے کتاب التفسیر میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ہو جاؤ تم اللہ کے لوگ یعنے حکما علما فقہا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ربانی ہونیکو معلل بتعلیم کتاب وتعلم کیا ہے تو معلوم ہوا کہ بغیر تعلیم وتعلم کے ربانی نہیں ہو سکتی

مصرع ۔ کہ بے علم نتوان خدا را شناخت ؛ یعنی عالم وفقیہ وحکیم نہیں بن سکتی جو مامور بہ وواجب وحسن بالذات ہے۔

ابن زید کہتے ہیں کہ ربانے وہ لوگ ہیں جو تربیت کریں لوگوں کو پس ربانی حکام وعلمائے ملت ہیں اور تفسیر آیہ لَا يَنْهٰهُمُ الرَّبَّانِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ

ہین بھی یہ کہا ہے کہ یہ دونون گروہ علما و حکام کے ہین جو کہ واجب الاطاعت ہین۔
مبرد کہتا ہے کہ ربانیون ارباب علم ہین اور ربانیے وہ لوگ ہین جو کہ علم و آدمیونکے تربیت کرین یعنی آدمیونکو
تعلیم دین اور علم کی اصلاح کرین اور اونکے امور پر قیام اور اوس کا اہتمام و انتظام کیا کرین۔
ابو عبید کہتے ہین کہ ربانی لفظ عربی نہین ہے بلکہ عبرانی و سریانی ہے اس کی مصداق
وہ لوگ ہین جو تحصیل علم کرین اور اوسکے عامل رہین اور طرق خیر کی تعلیم مین مشغول
ہون۔

(تعلمون) بالتشدید کی قرأت کی تائید مین دو وجہین مذکور ہین ایک یہ ہے کہ تعلیم
علم پر شامل ہے اوس کے برخلاف علم تعلیم پر مشتمل نہین ہے اس لیئے تعلیم اولی ہے
دوسرے یہ کہ ربانیین فقط علم پر اکتفا نہین کرتے بلکہ تعلیم کا شغل بھی رکھتے ہین چنانچہ
خدا تعالے نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ (ادع الی سبیل
ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ) ۔ ترجمہ یعنی بلا لوگون کو اپنے
رب کی راہ پر حکمت و نصیحت نیک کے ساتھ۔

مجرد بن شرجیل کہتے ہین کہ علقمہ اون ربانیین مین سے تھی جو کہ لوگون کو قرآن تعلیم
کرتے ہین۔ حاصل کلام یہ کہ علم و تعلیم و دراست ربانی ہونے کے اسباب مین سے ہے۔

(۳) وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ
اور تمامی مسلمان اگر سفر نہین کر سکتی تھی تو کیون نہین نکلے ہر ایک فرقہ مین سے اونکی ایک جماعت تاکہ
لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون
تفقہ حاصل کرین دین مین اور ڈرا دین اپنی قوم کو جب لوٹین طرف اونکی شاید کہ وہ بچین جہل و معصیت سے

(پارہ (۱۱) رکوع (۱۵) سورہ توبہ)

سورہ توبہ مین خدا نے ہجرت و جہاد کا بیان کیا ہے اور یہ دونون عبادتین متعلق بسفر
ہین اس آیت سراپا ہدایت مین ایک تیسری عبادت کا بیان فرمایا ہے جو متعلق بسفر ہے

وہ عبادت تفقہ ہے پس خدا نے فرمایا کہ تمامی مومنون کو خدمت اقدس
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین تفقہ فی الدین کے لیئے حاضر ہونا واجب نہین ہے
بلکہ جو ساکنین بلاد مین اون مین سے ایک طایفہ کا تفقہ فی الدین کے لئے سفر کرنا
کافی ہے کہ وہ سیکھکر جب اپنی بلاد و اوطان کو لوٹ آوین تو دوسرون کو
سکھاوین اور ڈرا دین تاکہ وہ جہل سے باز رہین پس جب تفقہ و تعلم بدون
سفر کے حاصل نہ ہو سکے تو سفر اوسپر واجب ہے اور اکثر تجربہ بھی اس بات
کا شاہد ہے کہ علم منتفع بہ بغیر سفر کے حاصل نہین ہو سکتا۔
خدای تعالے نے اس آیہ وافی ہدایہ مین مومنین پر تین امر فرض کیے ہین
پہلا سیکھنا تفقہ فی الدین دوسرا سکھانا۔ لینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم
تیسرا طلب علم مین سفر کرنا فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طایفۃ۔ سیاق
آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ علم سیکھنا اپنی قوم کے سکھانیکے لیئے چاہیئے نہ کہ
طلب دنیا کے لیئے جو کوئی دنیا کو دین سے طلب کرے وہ اس آیت کا مصداق
ہے (قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیھم فی الحیوٰۃ الدنیا
وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا) پس جو لوگ کہ تعلیم و تعلم کی غایت دنیا کے
ثروت و دولت ہی قرار دیتے ہین وہ درحقیقت جاہل اور علم اور دین دونون
سے بالکل بے خبر ہین۔
۴) واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول
اور جو وقت لیا اللہ تعالے نے عہد پیغمبرون کا الخ جو کچھ دون مین تم کو کتاب و حکمت سے
مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ قال اقررتم واخذتم علی ذلکم اصری
پہر آویگا تمہارے پاس ایک پیغمبر سچا کرنے والا اوس چیز کو جو کہ تم نہ تمہاری ہے تو البتہ ایمان
قالوا اقررنا قال فاشھدوا وانا معکم من الشاھدین فمن تولی بعد

لاؤ تم اوس پر اور البتہ مدد دینا اوس کو کہا کیا اقرار کیا تم نے اور لیا تم نے میرا بھاری عہد
ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝
اوس پر کہا پیغمبرون نے اقرار کیا ہمنی کہا اللہ نے پس گواہ ہوا اور مین تمہارے ساتھ
گواہون مین سے ہون پس جو پھر جاوین بعد اسکے وہ فاسق ہین۔
(سورۂ آل عمران پارہ (۳) رکوع (۱۰)
اس آیت سے ظاہر ہے کہ خدا نے نبیین سے کتاب و حکمت کے پہونچانے و سکھانے
کا میثاق لیا تو علما کو ورثۂ انبیا مین علم کا چھپانا اور نہ بتانا حلال نہین کیونکہ خلاف
میثاق و اخلاق نبیین ہے۔ توریت مین ہے کہ (عَلِّمْ مَجَّانًا كَمَا عُلِّمْتَ مَجَّانًا)
یعنی بلا اجرت مفت سیکھا جیسا کہ تو نے بلا اجرت مفت سیکھا ہے اسلیئے قواعد زر
سے شہاب نے شرح خطبۂ شفا قاضی عیاض مین نقل کیا ہے کہ تصنیف فرض کفایہ ہے
اوسپر جسکو خدا نے فہم و اطلاع عطا کی ہو کیونکہ اگر تصنیف ترک کردی جائے تو علم
ضایع ہو جائے گا۔ ابو ہریرہ اور دوسرے صحابی فرماتے ہین کہ اگر
یہ آیت قرآن مین نہوتی تو مین ہرگز کوئی حدیث روایت نہین کرتا اور یہ حدیث
پڑھے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَا اٰتَى اللّٰهُ تَعَالٰى عَالِمًا عِلْمًا اِلَّا اَخَذَ
(نہین دیا اللہ تعالی نے کسی عالم کو علم مگر یہ کہ اوس سے بھی زیادہ لیا ہے جو کہ لیا ہی
عَلَيْهِ مِنَ الْمِيْثَاقِ مَا اَخَذَ عَلَى النَّبِيِّيْنَ اَنْ يُّبَيِّنُوْهُ وَلَا يَكْتُمُوْهُ ۔ خدا تعالی نے قرآن مین بیان
عدیدہ شان رسالت و غایت بعثت کو تعلیم کتاب و حکمت و تزکیۂ نفس امت بتایا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ
(۵) رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ
ای رب ہمارے بھیج اون مین ایک پیغمبر کو جو کہ اون مین سے ہو اور پڑھے اون پر تیری آیات کو
وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (سورہ بقر پارہ (۱) رکوع (۱۵)
اور تعلیم کرے اونکو کتاب اور حکمت اور پاک کرے اونکو تحقیق تو غالب ہے اپنے امر پر اور حکمت جاننے ہے امر کی

(۶) هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَ

وہی اللہ ہے کہ جس نے بھیجا ہے امیون یعنے ناخواندون مین رسول کو جو کلا وہنین مین سے ہے تاکہ پڑہے اونپر

يُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (سورہ جمعہ (۲۸) پارہ رکوع (۱)

آیات الٰہیہ کو اور تعلیم کرے اونکو کتاب اور حکمت ۔

(یعلمہم الکتاب) سے یہ مراد ہے کہ اون کو کتاب پڑہنے کا حکم کرے اور اونکو کتاب کے معانی سکہلائے اور اوسکے حقایق بتلائے ۔ حکمت علمی و مقصود اشرف و اعلی احکام و دلایل کتاب کا تعلم ہے اس لیے کہ اللہ تعالے نے قرآن شریف کو ہدایت و نور تعبیر کیا ہے کیونکہ معانے و حکم و اسرار پر وہ شامل ہے اس لیئے پہلے تلاوت کا پہر تعلم حقایق و اسرار کا ذکر فرمایا (والحکمۃ) یعنے تعلیم کرے رسول اونکو حکمت اور عظمت سے مراد سچا اور کہرا اور پورا اوترنا ہے گفتار و کردار و قول و عمل مین اس لیئے کوئی شخص حکیم نہین کہلاتا جب تک کہ اوس مین دونون باتین یعنے علم و عمل جمع نہون ۔ اصل اوسکی (احکمت الشیٔ) اذا ردتہ سے ہے یعنی حکمت وہ چیز ہے کہ رد کرتی ہے جہل و خطا سے اور یہ امر بدون اصابۃ قول و فعل کے متصور نہین اور بدون ہر ایک شی کو اوسکی جاے پر رکہنے کے ہرگز متحیل نہین ہوسکتا ۔

عقال نے کہا ہے کہ بعض فلاسفہ نے حکمت کی تعبیر و تفسیر یون کی ہے کہ آدمی بقدر پنے طاقت کے خالق سے شباہت و تشبیہ پیدا کرے ۔

مفسرین نے حکمت سے چند امور مراد لیئے ہین ۔ ابن وہب کہتے ہین کہ امام مالک رحمہ اللہ سے مین نے پوچہا کہ حکمت کیا چیز ہے تو آپ نے فرمایا کہ معرفت دین و فقہ اوسکے اتباع کا نام ہے ۔

شافعی رحمہ اللہ کہتے ہین حکمت سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور یہی مقولہ قتادہ کا ہے تیسرا قول یہ ہے کہ حکمت فصل ہے درمیان حق و باطل کے ۔

چوتھے یہ کہ حکمت سے مراد شرایع اور اوسکے مصالح و منافع ہین ۔
(ویزکیہم) یہ چوتھے صفت ہی صفات رسول سے اس لیئے کہ کمال انسانی دو امر مین ہے
اوّل یہ کہ حق کو خود پہچانی ۔ دوسرے یہ کہ خیر کو بغرض عمل جانے اس لئے کہ تزکیہ کے
دو تفسیرین کیین ہین اوّل یہ کہ وہ ایک فعل ہے علاوہ تلاوت و تعلیم کتاب و حکمت کے
اور وہ وعدہ و وعید و وعظ و تذکیر اور اونکی تکریر ہے ۔ دوم یہ کہ بروز قیامت
امت کا تزکیہ کرے جیسی مزکی تزکیہ شہود کرتا ہی ۔ لیکن اوّل معنی عمدہ ہین کہ لفظ
ساعد و معنی لفظ سے مناسب و متبادر ہین اور متمم تعلیم کتاب و حکمت ۔
(یتلو علیہم ایاتہ) مین تلاوت آیات سے مراد اونکا بیان ہے جس سے رسالت
و نبوت کا اظہار ہوتا ہی اور ممکن ہے کہ آیات سے وہ آیات مراد ہون جنسی احکام شرعیہ
ظاہر ہوتے ہین اور حق باطل کے متمیز ہوتی ہے ۔ ویزکیہم سے تزکیہ نجاست
شرک و جہل مراد ہے اور دوسری افعال و اقوال کی پلیدیون سے تزکیہ و تصفیہ
جو بوجہ جہل ناشی و صادر ہوتے ہین ۔ بعضون کے نزدیک یہ ہی کہ اصلاح کرے
اونکی یعنی اون امور کی طرف دعوت کرے جنکے سبب سے اتقیا و اذکیا بنجاتے ہین
اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد کتاب سے آیات اور حکمت سے فرایض ہین ۔ اور
بعضون نے حکمت سے سنت مراد لی ہے جو حکمت عملی و نظری دونون کو شامل ہے
الحاصل تعلیم کتاب و حکمت شان و شیوۂ نبوت ہے اور امت مرحومہ ختمی مآب صلی اللہ
علیہ وسلم کے شان مین یہ ارشاد ہوا کہ کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ تَأمُرُونَ بِالمَعرُوفِ
ہو تم بہتر ہن اوس امت کے کہ نکالی گئی ہے وہ امت
وَتَنہَونَ عَنِ المُنکَرِ وَتُؤمِنُونَ بِاللّٰہِ ۔ (سورۂ آل عمران پارہ (۴) رکوع (۱۲)
واسطے لوگون کے امر کرتے ہو تم ساتھہ بھلائی کے اور منع کرتے ہو برے سے اور ایمان لاتے ہو تم ساتھہ اللہ کے ۔
(۷) وَلتَکُن مِّنکُم اُمَّۃٌ یَّدعُونَ اِلَی الخَیرِ وَیَأمُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَیَنہَونَ عَنِ المُنکَرِ وَاُولٰئِکَ

چاہیے کہ ہوتم مین سے ایک ایسی گروہ جو کہ بلا دی بھلائی کیطرف اور حکم کرے ساتھہ
اولئک ھم المفلحون سورۂ آل عمران پارہ (۴) رکوع (۱۱)
اچھی کامونکے اور منع کرے بری کامون سے اور وہی لوگ ہین جو کہ خلاصے پانے والے ہین۔
یعنی بنائی گئے ہو تم بہترین امم بسبب امر بالمعروف و ناہی عن المنکر ہونے کے اور
تامرون بالمعروف) کلام مستانف ہے اوس سے بیانِ علتِ خیریت مقصود ہے
جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ زید کریم یطعم الناس ویکسوھم اسلیئے کہ اصول فقہ مین محقق ہو چکا ہے کہ حکم کا وصف
کے ساتہ بیان ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وصف حکم کی علت ہے پس اس آیت مین
حکم خیریت کی علت امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے ولتکن منکم مین لفظ من۔
ایک قول پر بدو وجہ تبعیض کے معنون مین ہے۔ اوّل یہ کہ خدا تعالے نے آیہ
کنتم خیر امۃ) مین امر معروف و نہی منکر کو کل امت پر واجب فرمایا ہے۔ دوسرا
یہ کہ جو مکلف ہے اوسپر نہی عن المنکر و امر بالمعروف واجب ہے خواہ ہاتہ سے ہو یا زبان
یا قلب سے کیونکہ ہر شخص پر دفع ضرر نفس واجب ہے اس صورتمین معنی آیت کے یہ ہونگے
کہ بن جاؤ تم امت بلانے والے طرف بھلائیکے اور روکنے والے برائی سے پس
کلمہ من تبعیض کیلئے ہوگا نہ تبعیض کیلئے جیسا کہ آیہ (فاجتنبوا الرجس من الاوثان
مین ہے۔ دوسرے قول پر لفظ من تبعیض کے واسطے ہے اور عجزہ و مرضی اور نا
جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر قدرت نہین رکہتے وہ اس حکم مین داخل
نہین ہین۔ اور یہ بہی ممکن ہے کہ یہ حکم علماء کے ساتہ مختص ہو اور اسپر یہ دلیل
ہے کہ یہ آیت تین چیزون کے حکم پر مشتمل ہے۔ دعوۃ الی الخیر امر بالمعروف نہی عن المنکر
اور یہ ظاہر ہے کہ بدون علم خیر و معروف و منکر کے اوسکی طرف دعوت متصور
نہین اسلیئے کہ کسی چیز کا جاہل اوس کا امر کیا کریگا چنانچہ آیہ (فلولا نفر من کل فرقۃ
منھم) مین یہی گروہ علما مراد ہے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے

فضائل احادیث مین کثرت سے وارد ہین جو سبکے سب فضل علم و علما کیطرف راجع ہین
القصہ مسلمانونکو خیر امت کا خطاب بارگاہ زیبا سے اسلئے عطا ہوا ہے کہ وہ امر
بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے ہین اور خیر یعنی علم و حکمت کیطرف بلاتے ہین اور
جنکے صفت یہ ہو وہ مفلح ہین۔ امر معروف و نہی منکر بدون کتاب و حکمت کے جائز ہوئے
ممکن نہین پس کتاب و حکمت کی تعلیم بغرض امر معروف و نہی منکر عموماً افراد امت
پر از جملہ فرائض مذہبی ہے اور خصوصاً سلاطین و علما و شائخین کو جو اساطین
دین و دین ہین زیادہ تر لازم و متحتم ہے پس جو لوگ کہ دنیا مین مسلمانون کے
اس فریضہ کو اختیار کیے ہوئے ہین اور تعلیم علم و اشاعت حکمت مین ساعی
ہین اون مین اور قومون سے زیادہ تر فلاح و خیریت کے آثار نمودار
و موجود اور دوسرون سے جو اوسکے خلاف عمل پیرا ہین یہ اطوار معدوم
و مفقود ہین۔

ادلۂ سنت نبویہ

(۱) اَلْعِلْمُ دِیْنٌ۔ فردوس عن ابن عمر
علم دین ہے۔

(۲) اَلْعِلْمُ حَیَاۃُ الْاِسْلَامِ وَعِمَادُ الدِّیْنِ۔ ابو الشیخ عن ابن عباس
علم اسلام کی زندگی اور دین کا کھمبہ ہے۔

(۳) اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّیْنِ فَاِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔ ابن عبد البر فی العلم
طلب کرو علم اگرچہ چین مین ہو کیونکہ طلب علم فرض ہے ہر مسلمان پر۔ عن عدہ من اصحابنا
(۴) سَارِعُوْا فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ۔ الرافعی فی تاریخہ عن جابر۔
جلدی کرو علم کے طلب مین
(۵) عَلَیْکُمْ بِالْعِلْمِ فَاِنَّ الْعِلْمَ خَلِیْلُ الْمُؤْمِنِ۔ الحاکم عن ابن عباس

فرض ہے تم پر علم اس لیے کہ علم مومن کا دوست ہے۔

(۶) عَلَیْکُمْ بِھٰذَا الْعِلْمِ قَبْلَ اَنْ یُّقْبَضَ (عن ابی الشیخ)

فرض ہے تم پر یہ علم پہلے اسکے کہ جاتا رہے۔

(۷) لَیْسَ مِنَّا اَوْ مِمَّنْ اِلَّا عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا (ابن النجاری فردوس عن ابن عمر)

نہیں ہے ہم سے یا مجھ میں سے مگر عالم یا سیکھنے والا۔

(۸) طَلَبُ الْعِلْمِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔ (ہب عن انس)

طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان پر۔

(۹) طَلَبُ الْفِقْہِ حَتْمٌ وَّاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ (ک فی تاریخہ عن انس)

طلب فقہ کے ضروری اور واجب ہے ہر مسلمان پر۔

(۱۰) طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ۔ ابن ماجہ

طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور عورت پر۔

(۱۱) تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْہُ النَّاسَ قط عن ابی سعید ہب عن ابی بکر

سیکھو علم کو اور سکھاؤ اسے آدمیوں کو۔

(۱۲) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُکْتُبُوْا لِاَھْلِ الْعِلْمِ

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھو اس علم کو کیونکہ

فَاِنَّکُمْ سَتَنْتَفِعُوْنَ بِہٖ اَمَا فِیْ آخِرِ تَمَامِ اَنَّ الْعِلْمَ لَا یُضَیِّعُ صَاحِبَہٗ (الدیلمی)

تمکو نفع دیگا آخرت میں اور علم نہیں ضایع کرتا اپنی صاحب کو۔

(۱۳) اَلْعِلْمُ لَا یَحِلُّ مَنْعُہٗ۔ (فر عن ابی ہریرہ)

علم کا منع کرنا حلال نہیں ہے۔

(۱۴) اَلْعِلْمُ سُلْطَانُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ فَمَنْ وَّضَعَ فِیْہِ فَقَدْ ھَلَکَ (فر عن ابی ذر)

علم وکیل یا بادشاہ خدا کا ہے زمین میں پس جو اوس کا مقابل یا منکر ہو تو ہلاک ہوتا ہے۔

(۱۵) اَلْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيْكَانِ فِي الْخَيْرِ وَسَائِرُ النَّاسِ لَا خَيْرَ فِيْهِ۔

عالم اور متعلم دونون بھلائی مین شریک ہین اور باقی لوگون مین بھلائی نہین ہے (طب عن ابی الدرداء)

(۱۶) اَلنَّاسُ رَجُلَانِ عَالِمٌ وَمُتَعَلِّمٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَا سِوَاهُمَا۔

آدمی دو ہین عالم اور متعلم ان دونون کے سوائے کسی مین خیر نہین۔

(۱۷) قَلْبٌ لَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ مِنَ الْحِكْمَةِ كَبَيْتٍ خَرِبٍ فَتَعَلَّمُوْا وَعَلِّمُوْا وَتَفَقَّهُوْا

جس دل مین کچھ حکمت نہین ہے وہ دل ویران گھر کی مانند ہے پس پڑھو اور پڑھاؤ اور تفقہ حاصل کرو اور جاہل کے ساتھ مت مرو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ جہل کا عذر قبول نہین کرتا ہے۔ (ابن سنی عن ابن عمر)

(۱۸) اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ خَيْرًا اَكْثَرَ فُقَهَاءَهُمْ وَاَقَلَّ جُهَّالَهُمْ وَاِذَا اَرَادَ بِقَوْمٍ

جسوقت کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کے حق مین خیر چاہتا ہے تو اونکے فقہا کو زیادہ کرتا ہے اور اونکے جہلا کو کم کردیتا ہے

شَرًّا اَكْثَرَ جُهَّالَهُمْ وَاَقَلَّ فُقَهَاءَهُمْ۔

اور جسوقت کہ کسی قوم کے برائی چاہتا ہے تو اونکے جہلا کو زیادہ کرتا ہے اور اونکے فقہا کو کم کردیتا ہے۔

(۱۹) اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَمَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا عَالِمًا وَمُتَعَلِّمًا۔ (صحیحین)

دنیا ملعون ہے اور ملعون ہے وہ چیز جو کہ اوس مین ہے مگر عالم اور متعلم ملعون نہین

(۲۰) وَاَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَصَاكَ عَنْهُمْ

اور نفقہ دے اپنے عیال پر اپنی قدرت اور طاقت کے موافق اور مت اوٹھا اپنے ادبا (مشکوٰۃ)

عصا کو اون سے ادب کے لیئے۔

(۲۱) عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبْزٰى خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَثْنٰى عَلٰى

عبد الرحمن ابن ابزی سے مروی ہے کہ خطبہ پڑھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز پس مدح کی اون

طَوَائِفَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی ایک جماعت کی بھلائی کے ساتھ پھر کہا رسول اللہ
مَا بَالُ اَقْوَامٍ لَا یَفْقَهُوْنَ جِیْرَانَهُمْ وَلَا یُعَلِّمُوْنَهُمْ وَلَا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے ان لوگوں کا جو کہ اپنے پڑوسیوں کو فقہ نہیں سکھلاتے اور نہ اون کو
یَاْمُرُوْنَهُمْ وَلَا یَنْهَوْنَهُمْ وَمَا بَالُ اَقْوَامٍ لَا یَتَعَلَّمُوْنَ مِنْ
نصیحت کرتے ہیں اور اون کو امر معروف کرتے ہیں اور نہ اونکو ہی منکر اور کیا حال ہے اون
جِیْرَانِهِمْ وَلَا یَفْقَهُوْنَ وَلَا یَتَّعِظُوْنَ وَاللّٰهِ لَیُعَلِّمَنَّ قَوْمٌ
قوموں کا جو کہ اپنے پڑوسیوں سے تعلیم نہیں پاتے ہیں اور نہ فقہ سیکھتے ہیں اور نہ اون سے نصیحت لیتے ہیں
جِیْرَانَهُمْ وَلْیَفْقَهُوْنَهُمْ وَلْیَعِظُوْنَهُمْ وَلْیَاْمُرُوْنَهُمْ وَ
قسم ہے اللہ کی ضرور ہے کہ قوم اپنے پڑوسیوں کو تعلیم دیوے اور اونکو فقہ سکھلاوے اور اون کو نصیحت
لْیَنْهَوْنَهُمْ وَلْیَتَعَلَّمَنَّ قَوْمٌ مِنْ جِیْرَانِهِمْ وَیَتَفَقَّهُوْنَ
کرے اور اون کو امر معروف کرے اور اون کو نہی منکر کرے اور ضرور ہے کہ قوم اپنے
وَیَتَّعِظُوْنَ اَوْ لَاُعَاجِلَنَّهُمُ الْعُقُوْبَةَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ
پڑوسیوں سے تعلیم پاوے اور اون سے نصیحت لیوے یا یہ کہ میں اونکے لیئے بالضرور عقوبت کیلئے جلدی کروں
قَوْمٌ مِنْ تُرْنَةَ عَنْ بِهُوْلَاءِ قَالَ اَلْاَشْعَرِیِّیْنَ
پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اوترے پس ایک قوم نے آپسمیں کہا کہ وہ کونسا قوم ہے
هُمْ قَوْمٌ فُقَهَاءُ وَلَهُمْ جِیْرَانٌ جُفَاةٌ مِنْ
کہ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا ہے تو قوم کے آدمیوں نے جواب
اَهْلِ الْمِیَاهِ وَالْاَعْرَابِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ
دیا کہ مراد رسول اللہ صلعم کے قوم اشعریوں کے ہے اور اشعریوں کی قوم فقہا کی ہے کہ جنکے پڑوس
اَلْاَشْعَرِیِّیْنَ فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّعَمْ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ
میں ایک ظالم بڑے اور جنگلی کے رہنے والے ہے۔ پس یہ خبر جبکہ اشعریوں کو ملی تو رسول اللہ

قوما بخیر ذکر تنا بشر فما بالنا فقال لیعلمن قوم جیرانهم و
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ ای رسول اللہ کے تو نے ایک کو پہلے کے ساتھ ذکر کیا ہے
لیفقهنهم ولیعظنهم ولیامرنهم ولینهینهم ولیتعلمن قوم
اور ہمکو برائی کے ساتھ پس اسصورت مین ہمارا کیا حال ہو پس فرمایا رسول اللہ نے کہ ضرور ہے کہ قوم اپنی پڑوسیون
من جیرانهم ویتعظون ویتفقهون او لاعاجلنهم
کو تعلیم دیوے اور انکو وعظ سکھلاوے اور نصیحت کرے اور امر معروف کرے اور نہی منکر کرے اور ضرور ہے کہ قوم اپنے
العقوبة فی الدنیا فقالوا یا رسول اللہ الیعظن غیرنا
پڑوسیون کو تعلیم دیوے اور وعظ و نصیحت کرے اور انکو فقہ سکھلاوے یا یہ کہ مین ان کو لیے دنیا مین عقوبت کیلے
فاعاد قوله علیهم واعادوا قولهم الیعظن غیرنا فقال
جلدی کرون پس اشعریون نے کہا اے رسول اللہ کے کیا ضرور ہے کہ ہمارا غیر ہمکو نصیحت کرے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمامی قصہ کو اور
ذلک ایضا فقالوا امهلنا سنة فامهلهم سنة لیفقههم ویعلمهم
اعادہ کیا اور انہون نے بھی اپنی اس قول کو کہ کیا ضرور ہے کہ ہمارا غیر بھی وعظ کرے اعادہ کیا پس فرمایا
ویعظهم ثم قرء صلی اللہ علیه وسلم لعن الذین
رسول اللہ نے بھی وہی پس اشعریون نے کہا کہ ای رسول اللہ کے ہمکو ایک سال کی مہلت دی تا کہ قوم کو فقہ سکھلاوین اور تعلیم
کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داود وعیسی
اور وعظ کرین پھر آنحضرت صلعم نے اس آیت کو پڑھا کہ لعنت کیگئی ہے بنی اسرائیل مین سے وہ قوم جو کافر ہوئی ہے داود
ابن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون الی قوله
اور عیسی ابن مریم کی زبانپر اور یہ بسبب اسکے ہے کہ بے فرمانیکے ہوا وہنون نے اور تجاوز کرتے تھے حدود سے۔ اس سے عقوبت و سزا
(۳۲) عمر ابن عبد العزیز کتب الی ابی بکر بن حزم انظر ما کان
عمر ابن عبد العزیز نے ابی بکر بن حزم کیطرف لکھا کہ دیکھ اوس شی کو جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
من حدیث رسول اللہ صلعم فاکتبه فانی

کی حدیث مین سے ہو پس اوسکو لکھو اس لیے کہ مین علم کا مٹنا اور علما کا مفقود ہونے سے خوف
خِفْتُ دُرُوْسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَاءِ لَا تَقْبَلُ الْاَحَادِيْثَ
کرتا ہون اور تو کسی شی کو بجز حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبول مت کرا در ضرور ہے
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيُفْشُوا الْعِلْمَ وَ
کہ علم کو شایع کرین اور مجلسین کرین تاکہ ناخواندہ تعلیم پاوے اس لیے کہ علم کے
لْيَجْلِسُوْا حَتّٰى يُعَلَّمَ مَنْ لَا يَعْلَمُ فَاِنَّ الْعِلْمَ لَا يَهْلِكُ حَتّٰى
ہلاک ہونے کی کوئی صورت نہین ہے مگر جب کہ پوشیدہ ہو جاوے۔
يَكُوْنَ سِرًّا (للبخاری)

فرضیت علم مین اسقدر احادیث کافی و وافی ہین باقی احادیث واخبار و آثار
ہم فضیلت علم مین بیان کرینگے ان احادیث سے ہر طرح فرضیت علم بنص ثابت
ہوگئی ہے اور منع علم کا حرام ہونا اور مانع کا ہلاک مین پڑنا واضح ولایح
ہو چکا اور لڑکون کی تنبیہ و تادیب کا مشروع و مامور بہ ہونا ثابت ہو گیا پس
اس مقام مین اس سے زیادہ کی ضرورت نہین سمجھی گئی۔

(بیان اجماع امت)

زمانہ صدر اول سے لیکر ابتک کسی مسلمانکو مطلق علم کی فرضیت مین کچھ گفتگو و کلام
نہین البتہ فقہا نے اسقدر اختلاف کیا ہے کہ کون علم فرض عین اور کونسا مباح اور
کون حرام ہے بے شبہ اسمین علما کے آرا مختلف ہوئے ہین ہر ایک نے
اپنی اپنی علم کی فرضیت پر زور دیا ہے بہرحال اہل اسلام نے سلف سے خلف
تک اسکی فرضیت کو بلا خلاف بالاتفاق تسلیم کیا ہے اور شغل تعلیم و تعلم کو افضل
طاعات و مثوبات و عبادات سمجھا و لکھا ہے و مجتہدین و ائمہ دین و علماء متقیین نے
اسی شغل مین اپنی عمرین صرف کردین اور اسکی اہمیت و ضرورت کی طرف ابتدا

خلافت سے لیکر بادشاہت اسلامیہ کے خاتمہ وانقراض تک خلفاء عن سلف اہل اسلام
مین نہایت توجہ مبذول رہی ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بصرہ وکوفہ ومکہ
ومدینہ مین اولاً تعلیم قرآن کیلئے قرأ سبعہ کو مقرر فرمایا اور مدارس قرار دیئے
اور ہمیشہ ابن عباس وغیرہ کم سن علما کی تعظیم وتوقیر اور اون کے وظایف کی توفیر فرماتے
رہے چنانچہ دیوان عطا مین حکم کیا کہ وظیفہ بقدر فقاہت وفضل مقرر ہو ہمیشہ اپنی قوم سے
آپ کا یہ خطاب تہا کہ (اَیُّہَا النَّاسُ عَلَیْکُمْ بِالْعِلْمِ) تعلموا العلم وتعلموا للعلم
ای لوگو لازم پکڑو تم علم کو۔ سیکھو علم کو۔ اور سیکھو علم کے لیے
السکینۃ والوقار والحلم) تعلموا قبل ان تسودوا) فمعناہ ینبغی للانسان ان یتعلم
بردباری اور وقار اور حلم کو۔ سیکھو علم کو قبل سردار ہونے کے) پس معنی اس کا یہ ہے کہ انسان کو
لطلب العلم قبل الرئاسۃ والسودد فان النفس امارۃ بالسوء والدنیا شاغلۃ
لائق ہے کہ علم کی طلب مین جلدی کرے قبل تونگری اور سرداری کے اسلئے کہ نفس امر کرنیوالی ہے
للانسان بالاوفات (وفی الاستیعاب لابن عبد البر بعث عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
برائی پر اور دنیا اوقات کو مشغول کر لیتی ہے) اور استیعاب مین ہے جو کہ ابن عبد البر کی ہے کہ عمر بن خطاب نے
ابن مسعود الی الکوفۃ مع عمار بن یاسر وکتب الیہم انی قد بعثت الیکم بعمار ابن یاسر امیرا
عبد اللہ ابن مسعود کو ہمراہی عمار بن یاسر کوفہ کی طرف روانہ کیا اور اون کے طرف لکہا کہ مین نے
وعبد اللہ بن مسعود معلما ووزیرا وہما من النجباء من اصحاب رسول اللہ
تمہاری طرف عمار بن یاسر کو امیر بنا کر روانہ کیا ہے اور عبد اللہ ابن مسعود کو معلم اور وزیر بنا کر
صلعم من اہل بدر فاقتدوا بہما واسمعوا من قولہما) الامام ابو یوسف
اور دونو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نجیب صحابہ مین سے ہین جو کہ اہل بدر مین سے ہین (امام ابو یوسف نے
فی کتاب الخراج عن محمد بن اسحاق عمن سمع صلحۃ بن معدان
کتاب الخراج مین محمد بن اسحق سے روایت کی ہے کہ اوس نے صلحہ بن معدان سے

(پس تم ان دونو کی اطاعت کرو اور انکی کہنے کو قبول کرو)

قال خطبنا عمر فحمد الله الی قوله ایها الناس انی اشهدکم علی امراء
سنا کہ کہا اوس نے کہ عمر نے ہمارے لیئے خطبہ پڑہا یہانتک کہ کہا اوس نے ای لوگو مین تمکو شاہد بناتا ہون
الامصار انی لم ابعثهم الا لیفقهوا الناس فی دینهم ویقسموا
شہرون کے امرا پر کہ مینے اونکو نہین روانہ کیا مگر صرف اس غرض کے لیئے کہ وہ آدمیونکو اونکا دین سکہادین اور
علیهم فیئهم ویحکموا بینهم (الحسن البصری کان عبد الله
اور اونپر اپنی غنیمت کے مال کو تقسیم کرین اور اونکے درمیان عدالت کرین) اور حسن بصری نے روایت کی ہے کہ عبد اللہ
بن مغفل احد العشرة الذین بعثهم عمر الینا یفقهون الناس
بن مغفل اون دس صحابہ مین سے ہے کہ جنکو حضرت عمر نے ہمارے طرف روانہ کیا ہے کہ وہ آدمیون کو فقہ
وکان من نقباء اصحاب) ۔
سکہلاوین اور عبد اللہ بن مغفل آنحضرت کے صحابہ نقیبہ مین سے تہا)

بادشاہان اسلام ولیعہدی اور تولیت مین علم کا بہت کچہہ خیال رکہتے تہے اور اپنے
جاہل لڑکے کو کبہی اپنا ولیعہد نہین کرتے تہے چنانچہ ولید بن عبد الملک کے حالمین
لکہا ہے کہ اوج ابن زنباع ایک روز عبد الملک کے پاس گیا تو اوسکو متفکر
پایا سبب پوچہا تو بتایا کہ ولیعہد کسکو کرون اس فکر مین ہون اوس نے کہا کہ
ولید کے ہوتے اسکی فکر کیا ہے اوس نے کہا کہ ولید کو علم نہین وہ نخواہی طرح
نہین جانتا جب ولید کو یہ قصہ معلوم ہوا تو اوسیوقت علما کو جمع کیا اور طلب
علم مین مصروف ہوا (قال عبد الملک بن مروان انضرنا فی الولید حبنا له فلم نوجهه الی البادیة
اس سے ماخوذ ہوتا ہے کہ خلفا) (کہا عبد الملک بن مروان نے کہ ولید کے بارہ مین ہمکو اوسکی محبت نے ضرر دیا ہم اوسکو
بوجہ محبت جنگل کیطرف روانہ نہ کرسکے ۔

اپنی اولاد کو بادیہ کو بہیجتی تہی کہ تفصیح کرین چنانچہ اسکی تصریح کسائی نے ہارون الرشید کے
سامنے کی ہے جیسا کہ تاریخ الخلفا مین مامون کے حال مین موجود ہے ۔ اسکی

عہد مین بہت فتوحات ہوئے ہین اور اوسکے زمانہ مین یتیمونکی ختان کرائی جاتے اور اونکی تعلیم کیلئے مؤدب و مدرس مقرر تہے اور مریضونکے لیئے طبیب و شفاخانہ اور فقہا و علما کے وظیفہ بقدر کفایت مقرر تہے -

رشید نے معتصم کو اسلیئے خلیفہ نہ کیا کہ وہ امی تہا -

مامون نے منگل کے دن علما کا جلسہ مناظرہ فقہ کے لیئے مقرر کر رکہا تھا اوسکے علم دوستی و علمی مہمات و معرکہ مشہور ہین -

منصور کے حال مین لکہا ہے کہ وہ طلب علم مین سفر کرتا اور ادہر ادہر جاتا ایک رات جب وہ کسی عالم کے گہر مین جا رہا تھا تو کوتوالی کے سپاہی نے اوسکو روکا اور رو در شد اوس سے طلب کیئے اوس نے کہا کہ مین بنی ہاشم سے ہون تو مجہے جھوڑ دے اوس نے نہ مانا پہر اوس نے کہا کہ مین بنی عم رسول سے ہون پہر اوس نے نہ مانا تو کہا کہ مین قاری ہون پہر جب نہ مانا تو کہا کہ مین عالم ہون فقہ و فرائض جانتا ہون جب اوسنے ایک نہ سنی تو مجبوراً دو درہم دیکر خلاصی ہوا -

ہارون الرشید کا حلقہ درس امام مالک رحمہ اللہ مین شریک ہونا اور موطا کی سند لینی اور اوسکے عہد کے علمی کارنامے مشہور آفاق ہین -

سلاطین اسلام قطع نظر اہتمام تعلیم و تعلم تفویض شیخ الاسلام کرنیکے کبہی بذات خود بہی اپنی اوقات اس شغل مین صرف کرتے تہے اور ان کے وزرا تو عموماً علما ہی ہوتے تہے چنانچہ دہلی و دکن کے بادشاہون مین محمود غزنوی سے لیکر اورنگ زیب تک بادشاہ محب علم و علما بلکہ خود از جملہ فضلا محسوب و معدود ہوگذرے ہین محمود غزنوی کے عہد کے علمی چرچے و ولولے تو مشہور آفاق ہین اور اوسکے عہد کے فضلا و علما و شعرا اپنے ہی آپ نظیر ہین - اوسکے بعد شمس الدین التمش و غیاث الدین بلبن - علاء الدین خلجی - و غیاث الدین تغلق - و محمد تغلق - و فیروز تغلق

سلطان سکندر لودہی - شیر شاہ - وسلیم شاہ - وہمایون وغیرہم کے زمانہ علمی حیثیت کے لحاظ سے یادگار روزگار ہین اور بعض ادوار تو خیر الادوار کے نام سے موصوف ومتصف ہین سلطان ابراہیم شرقی - وفیروز شاہ بہمنی - وعالمگیر - وآصفجاہ اول وثانی کے نام بھی صفایح تاریخیہ مین اسی صفت سے موصوف پائی جاتے ہین - چنانچہ ہم بعض کے حالات اختصار درج ذیل کرتے ہین ورنہ اس مضمون کے لئے مخصوص ایک دفتر مبسوط درکار ہے جسکے نہ اس مختصر رپورٹ مین گنجایش ہے اور نہ اوس کا یہ محل وموقع ہے صرف بقولہ تعالیٰ مَالَا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ) بطور نظیر وتمثیل کچھ لکھدیا جاتا ہے -

۱ محمود غزنوی کے حال مین لکھا ہے کہ "درغزنین مسجد جامع از مرمر ورخام بنیاد نہاد ودر جوار آن مدرسہ بناکردہ بنفایس کتب وغرایب نسخ موشح گردانیدہ وہامت بسیار برمسجد ومدرسہ وقف فرمود چون سلطان محمود راذوق بنائی مسجد ومدرسہ شد بمقتضائی (الناس علی دین ملوکہم) ہریکی از امرا واعیان دولت بہ بنای مساجد ومدارس ورباطات وخوانق مبادرت نمودند ودراندک فرصت آن مقدار عمارات عالیہ باتمام رسید کہ از حیز شمار بیرون گشت -

۲ سلطان مسعود بن محمود کے حال مین لکھا ہے کہ با علما وفضلا مجالست نمودی ودر بارہ ایشان انواع احسان وانعام مبذول داشتی - جمعی کثیر از فضلا باسم او کتب نوشتند از آنجملہ استاد ابوریحان خوارزمی منجم کہ علامہ وقت بود ودر فن ریاضیات نظیری نداشت قانون مسعودی در علم ریاضی بنام نامی او نوشت وفیلی از نقرہ صلہ یافت وقاضی ابومحمد ناصحی نیز کتاب مسعودی در فقہ حنیفیہ بنام آن شاہ افاضل پناہ تالیف نمودہ ودر اوایل سلطنت او در ممالک محروسہ چندان مدارس ومساجد بنیاد نہادند کہ زبان بیان از تعداد آن عاجز وقاصر ست -

۳ سلطان علاء الدین کے حالات مین مورخین نے لکھا ہے کہ "آنقدر عمارت کہ در عہد او

بنا یافت از مسجد و خانقاه و مدارس و حوض و منار و حصار در هیچ عصری بوقوع نیامده
وجمعیت اهل هنر و ماهران هر فن که در روزگار او مشاهده گشت در هیچ عهدے نبوده
چنانچه دار الملک دهلی رشک بلاد عالم گشته بود از جمله بزرگان دین و سالکان
راه یقین شیخ الاسلام نظام الدین اولیا و شیخ علاء الدین بنیره
شیخ فرید الدین و قطب الاولیا شیخ رکن الدین بن صدر الدین ملتانی و سید تاج الدین
ولد سید قطب الدین که در علم و دیگر کمالات انسانی بے نظیر وقت خود بودند و سید رکن الدین
برادر سید تاج الدین و سید مغیث الدین و برادر او سید نجم الدین و قاضی صدر الدین عارف
صدر جهان و قاضی ممالک و قاضی جلال الدین توانچی و مولانا ضیاء الدین ملک افتخار
حمید الدین ملتانی که همه قاضی القضاة و خطاب صدر جهانی داشتند - و از علمائے
ظاهری که جامع انواع علوم بودند و بدرس و افاده معقول و منقول اشغال داشتند
پنجاه و سه کس بود مثل قاضی فخر الدین نافله و قاضی فخر الدین کرمانی و مولینا نصیر الدین غنیے
و مولانا تاج الدین مقدم و قاضی ضیاء الدین بیانوی و مولانا ظهیر الدین لنگ و مولانا
ظهیر الدین بهکری و قاضی زین الدین قافله و مولانا شرکتی و مولانا نصیر الدین رازی
و مولانا علاء الدین صدر شریف و مولانا میران بابک کله و مولانا نجیب الدین بیانوی
و مولانا شمس الدین سمم و مولینا صدر الدین و مولانا علاء الدین لاهوری و قاضی شمس الدین
کازرونی و مولانا شمس الدین نخشبی و مولانا شمس الدین و مولانا صدر الدین پاده و
مولانا معین الدین لوتوی و مولانا افتخار الدین رازی و مولانا معز الدین اندرپتی
و مولانا نجم الدین انتقار و مولانا حمید الدین ملهوری و مولانا علاء الدین کرک و مولانا
حسام الدین ساده و محی الدین کاشانی و مولانا کمال الدین کولوی و مولانا وجیه الدین
کابلی و مولانا منهاج الدین و مولانا نظام الدین قلاتی و مولانا نصیر الدین کرمانی و مولینا
نصیر الدین صدر یوبی و مولانا علاء الدین تاجر و مولانا کریم الدین جوهری و مولانا

محب ملتانی و مولانا حمید الدین مخلص و مولانا برهان الدین بهکری و مولانا افتخار الدین
برنی و مولانا حمید الدین ملتانی و مولانا گل محمد شیرازی و مولانا حسام الدین سرخه و
مولانا شهاب الدین ملتانی و مولانا فخر الدین هانسوی و مولانا فخر الدین شقاقلی و
مولانا علیم الدین نبیره شیخ بهاء الدین ذکریا و استاد علم قرأت مولانا شاطبی و
مولانا علاء الدین سنقری و خواجه زکی خواهرزاده حسن بصری و از واعظین مولانا
حسام الدین درویش و مولوی جلال الدین و مولانا شهاب الدین خلیلی و از شعرای
امیر خسرو و امیر حسن سجزی و صدر الدین عاسلی و فخر الدین قواس و حمید الدین
راجه و مولانا عارف و عبد الحکیم و شهاب الدین صدر نشین و مولانا بدر الدین
دمشقی استاد الاطبا و غیرهم از ارباب فضل و کمال که صیت شان باطراف جهان
رسیده بود و از اکناف عالم مردم طالب کمال صوری و معنوی روی بدهلی می آوردند
حتی که از انصاب بلاد اندلس و مغرب و مراکو احرام دهلی می بستند و فیض ظاهر و باطن
ازینها می یافتند۔

محمد تغلق کے حالات مین لکھا ہے کہ "مراسلات و مکاتبات فارسی و عربی بر بدیهه چنان
نوشتی که دبیران و منشیان در آن حیران ماندندی و خط را بے نهایت خوش نوشتی
که استادان قبول داشتندی و در علم تاریخ ماهر بوده و بجمیع علوم معقول خصوص
طب و حکمت و نجوم و ریاضی و منطق مهارتے تمام داشت و بیمار را ازاندازه می نمود
و در تشخیص مرض وغیره با اطبای عصر بحثهای طالب العلمانه کردی و الزاماتے
و در ایام بادشاهی نیز اکثر اوقات خویش صرف معقولات فلاسفه ساختی و با سعد
منطقے و عبید شاعر و نجم الدین انتشار و مولانا علم الدین شیرازی و دیگر علمای حکیم
طبیعت مجالست نمود و حرف کتب متقدمین درمیان آوردے و شعر فارسی بغایت
نیکو گفتی و شعر قدما را خوب فهمیدے و پنجوقت نماز گذاردے و بنوافل و مستحبات

قیام نموده هیچ مسکر نخورد و از جمیع چیزها که اسم حرمت بر آن جاری شود اجتناب
نمود ـ

فیروز شاه تغلق کے حال مین لکھا ہے کہ "او بادشاہی بود فاضل و عادل و کتاب فتوحات
فیروز شاہی تصنیف اوست کتاب مذکور مبنی است بر هشت فصل ـ فصل اول در بیان
اوقاف و وصیت صرف آن بمصرفش بوده است و در آن می نویسد که بقاع خیر
بادشاهان ماضیه را از مسجد و خانقاه و مدرسه و چاه و حوض و پل و مقبره که مندرس
شده بود بتجدید معمور ساختم و بر آن اوقاف مقرر کردم و اهل خدمت بر جمیع مساجد
و مدارس و خوانق و حمام و چاه معین ساخته وظایف قرار دادم که تفصیلش دراز است
بعض مورخون نے اوسکی عمارات کی تفصیل یہ لکھی ہے ـ بند جو ۵۰ ـ مسجد ۴۰ ـ مدرسہ ۳۰ ـ
خانقاہ ۲۰ ـ کوشک ۱۰ ـ دار الشفا ۵ ـ مقبرہ ۱۰ ـ حمام ۱۰ ـ چاہ ۱۵ ـ پل ۱۰۰ ـ باغات بکثرت تھے
غالباً یہ عمارات اسکی ذاتی تو مستحدثہ ہون گے اگلے بادشاہونکی عمارات کی ترمیم و درستی
کا حساب اگر کیا جائے تو بہت کچھ ہو جائیگا ـ اسکے حکم سے جو الا ملکی کے کتب خانہ کی
ایک ہزار تین سو کتابین سنسکرت سے فارسی مین ترجمہ ہوئین منجملہ اون کے علم نجوم
مین ایک کتاب اوس زمانہ کے مشہور شاعر عزالدین خالد خلعانی نے نظم کی ہے اور دلائل
فیروزی اوس کا نام رکھا ہے ملا عبدالقادر بداؤنی نے اکثر اون کتابونکو دیکھا اور اپنی
تاریخ مین اونپر یہہ ریمارک کیا ہے کہ بعض فن موسیقی مین اور بعض فن مصارعت و کشتی مین
نہین جو کچھ قابل تعریف نہین ہین مہمل و بے فایدہ ہین ـ

سلطان سکندر لودہی کے حالات مین لکھا ہے کہ "در جملہ مساجد و مدارس مملکت
خویش قاری و خطیب و مدرس و جاروب کش تعین نموده وظیفه وا در ار مقرر
داشت و بعهد فرخنده او علم رواج یافت و امرا و ارکان دولت و سپاهیان
بکسب فضایل اشتغال نمودند و کافران بخواندن و نوشتن خط فارسی که تا آنزمان

درمیان ایشان معمول نبود پرداختند ـ

فیروز شاہ بہمنی کے حالات مین لکہا ہے کہ "سلطان فیروز شاہ ہر سال از بندر گورہ و دامل وجیول جہازات باطراف فرستادہ میفرمود کہ تحف و امتعہ ہر ولایت بیاورند و میگفت کہ بہترین تحفہ ہر مملکت مردم صاحب کمال آن مملکت است پس بادشاہانرا سعی واجب است کہ مردم ولایت را در سرکار خود جمع سازند و بدیشان مشورت شدہ ہمان خیال کنند کہ سیر عالم کردہ اند و ربع مسکون را دیدہ ازین سبب زبدہ و خلاصہ اہل عالم در خدمت او مجتمع گشتہ از فیض عاش بہرہ می بردند ـ قوت حافظہ بسیار داشت اشعار متقدمین را خوب می فہمید گاہ خود نیز شعر میگفت و عروضی و فیروزی تخلص میکرد ـ در اکثر علوم خصوصاً تفسیر و اصول و حکمت طبعی و نظری مہارت تمام داشت و از اصطلاحات صوفیہ باخبر بودہ و در ہفتہ ۳ روز شنبہ و شنبہ چہارشنبہ خود درس میگفت بدین تفصیل زاہدی و شرح تذکرہ در ریاضی و شرح مقاصد در کلام و تحریر اقلیدس در ہندسہ و مطول در معانی اگر احیاناً بروز فرصت نمی شد طالب العلمانرا در شب حاضر ساختہ بدرس وافادہ می پرداخت و از برکت میر فضل اللہ اکبر کہ شاگرد ملا سعد الدین تفتازانی است ہمہ کسب فضیلت نمودہ بود و در سنہ ۸ فرمان دادکہ در بالاگہات دولت آباد رصد بندد چنانچہ حکیم حسن گیلانی و سید محمود کازرونی کہ بمزید دانش امتیاز داشتند باتفاق جمع علما مشغول شدند ـ

سلاطین شرقیہ مین ابراہیم شرقی کا زمانہ بھی علم و علما مین یادگار روزگار گزرا ہے اور اوسکی حب علمی کی نظیر دنیا مین بہت کمتر میسر آسکتی ہے چنانچہ مورخون نے لکہا ہے کہ اسکے زمانہ مین جونپور دارالعلوم ہورہا تہا فرشتہ کہتا ہے کہ بہ صحبت علما و مشایخ و تعمیر ولایت و تکثیر زراعت مشغول شدہ سالہا بہیچ طرف سواری نہ فرمود ـ

ومردم از اطراف واکناف ہندوستان روی بجونپور آوردہ ہریک فراخور مرتبت وحالت خود نوازش می یافتند واز خادم ومشائخ وعلما وسادات ونویسندہ از ہر حیثیت بجائی رسید کہ جونپور را دہلی ثانی میگفتند۔ واز جملہ فضلای عصر او یکی قاضی شہاب الدین جونپوری ست اصل آو از غزنین ست ودر دولت آباد دکن نشو ونما یافت۔ سلطان ابراہیم در تعظیم وتوقیر او بسیار میکوشید چنانچہ گویند در وقتی قاضی را مرضے طاری شد سلطان بعیادت او رفتہ بعد از تفتیش حال واظہار مہربانی عدہ ای را پر اب کردہ گرد سر مولانہ گردانید وخود نوشیدہ گفت بار خدایا ہر بلائی کہ در راہ او باشد نصیب من گردان واو را شفا بخش از اینجا حسن اعتقاد او باعلما معلوم مے توان کرد۔

ہمایون واکبر وجہانگیر وشاہ جہانی طبقات کے حالات مفصل ومشرح مشہور ہین کہ ان کے عہد مین کیسے کیسے نامی گرامی فضلا وشعرا وباکمال تھے اور کسقدر علم کی اشاعت تھی۔ اکبر نامہ آئین اکبری طبقات اکبری منتخب التواریخ بداؤنی وطبقات شاہ جہانی وبادشاہ نامہ ملا حمید لاہوری وفاضل خان تونی شیرین وبادشاہ نامہ کلیم وقدسی نظم مین وتوزک جہانگیری واقبال نامہ وغیرہ سے بخوبی دریافت ہوسکتا ہے۔ ہمایون کا بام کتب خانہ سے گر کر مرنا سبکو معلوم ہے۔ عبد الحکیم سیالکوٹی ملک العلما شاہ جہانی کے تصانیف وحواشی تمام کتب معقول ومنقول پر سارے جہان مین پھیلے ہوے ہین اسکی دولت وثروت کا حال کس سے پوشیدہ ہے کہ اسکی کسقدر بخشش قدر اعالمگیری عالمگیر کی دینداری اور اونکے دربار مین علم وفضل کی قدر اور اسکا تجمع علما وکملا وفضلا ہونا اور اوس کے عہد کے کثرت تصانیف علمیہ کسکو نہین معلوم فتاوی عالمگیری کی ترتیب پر دو لاکھ روپیہ صرف ہوا مدارس ومساجد

خوانق کی اصلاح و درستی و آبادی خارج از بیان ہے اگر اوسکی تفصیل کیجاوے تو ایک
مبسوط مجلد ہوسکتی ہے۔ فی زماننا ہندوستان مین جو لوگ دستار فضیلت باندھتے ہین
اور معقول و اصول مین سند لیاقت حاصل کرتے ہین وہ تمام اوسیکے عہد کے علما کے
تصانیف ہین مثل سلم و مسلم ملا محب اللہ بہاری و نور الانوار ملا جیون و زواہد ثلاثہ
میر زاہد و تصانیف حافظ امان اللہ بنارسی وغیرہم جن کے حالات سے تمام تذکرہ و تاریخین
مشحون ہین۔ محمد ساقی مآثر عالمگیری مین لکھتا ہے کہ در جمیع بلاد و قصبات این کشور
وسیع فضلا و مدرسان را بوظائف لایقہ از روزانہ و املاک موظف ساختہ برائے طلبہ
علم وجوہ معیشت در خور حالت و استعداد مقرر نمودہ بودند۔ و از کمالات کسبیہ آنحضرت
کہ زینت بخش حالات و مہیّا گشتہ متبع علوم دینیہ از تفسیر و حدیث و فقہ است و تصانیف امام
حجۃ الاسلام محمد غزالی و انتخاب مکتوبات شیخ شرف الدین یحیی منیری و شیخ زین الدین
و قطب محی شیرازی و ازین قبیل کتب دیگر ہموارہ بمطالعہ قدسی درمی آمد و حفظ کلام اللہ
برعایت قرائت بعد جلوس برادرنگ سلطنت اتفاق افتاد و خط نسخ در غایت
متانت و قدرت نبوشتن آن داشتند چنانچہ دو قرآن مجید بخط اقدس کہ مبلغ
ہفت ہزار روپیہ برلوح و جدول و جلد آن صرف شدہ بمدینہ منورہ مرسل شد
و خط نستعلیق و شکستہ نیز بغایت درستی می نوشتند و در نثر و انشا و شعر دستی
تمام بود۔

دارا شکوہ اوس کا بڑا بھائی جیسا فاضل و عالم و علم دوست و مصنف و متصوف
سنسکرت دان و عربی و فارسی و ترکی کا ماہر تھا اوس کے تصانیف و حالات
مثبتہ و فاتر تاریخہ سے واضح و لائح ہے اور رسائل و تراجم چار و ناچار متداول
و نقل محفل فضلا و متصوفہ ہین۔

عالمگیر کے لڑکے و لڑکیان تک بھی علمی حیثیت سے یکتائے روزگار تھے چنانچہ

اون کے حالات بالاختصار محمد ساقی کے عالمگیر نامہ سے درج ذیل کیئے جاتے ہین -

۱۲ محمد سلطان - بشرائف آداب و احاسن اوصاف متصف وبحفظ کلام مجید مستعد بودہ از اکثر کمالات خواندن و نوشتن عربی و فارسی و ترکی بہرۂ وافی داشت -

۱۳ محمد معظم شاہ عالم - در صغرسن توفیق حفظ کلام اللہ یافتہ از علم قرارۃ و تجوید متمتع وافی دارد بترتیل و ترسیل سامعہ افروز خلائق - ایام شباب بیشتر صرف تحصیل علمی نمودہ در علم حدیث ثقاۃ عصر قدوۃ المحدثین میخوانند - و در فقاہت تصفح بحدیکہ استخراج مسائل از قرآن و حدیث می نماید و سلاست و فصاحت تکلم عربی بطوریکہ عرب عوامی پسندند و بزبان ترکی و فارسی در نہائیت زیبائی در اقسام خطاطی مرتبہ استادی دریافتہ -

۱۴ محمد اعظم - بذروہ کمال عروج نمودہ از ملکات فاضلہ و صفات کاملہ نصیبہ وافی داشت دقیقہ یاب معنی آفرین عالی فطرۃ دانش قرین بود -

۱۵ محمد کامبخش محی السنۃ - حفظ کلام اللہ و تحصیل کتب متداولہ نسبت ہمہ برادران زیادہ داشت و مہارت زبان ترکی و نوشتن اقسام خط بہرۂ وافی داشت -

۱۶ بدر النسار - تیسری لڑکی حافظہ و عالمہ تھے اور پہلی لڑکی زیب النسا بیگم بھی حافظہ تھی جسکے صلہ مین باپ نے اوسکو تین ہزار اشرفی عطا کیا تھا یہ بڑی عالمہ و علماد وست تھی چنانچہ اوس کے حالات مین لکھا ہے کہ "از تحصیل علوم عربی و فارسی بہرۂ تمام برا ندوختہ واز اقسام خطوط نستعلیق و نسخ و شکستہ نصیبۂ وافی حاصل کردہ ازبسکہ ہمت آن قدر شناس رتبہ علم و ہنر بجمع کتب و تصنیف و تالیف مصروف بود دعنان توجہ بتر فیہ حال ارباب فضل و کمال معطوف در کنار علیہ کتابخانہ گرد آمدہ بود کہ بنظر ہیچ یکی درنیامدہ باشد و بسیاری از علما و

فضلا و صلحا و شعرا و منشیان بلاغت دثار و خوش نویسان سحر نگار بدین ذریعہ
کامیاب افضال آن صدر آرائی مشکوئی عزت و جلال بودند چنانچہ ملا صفی الدین
اردبیلی بموجب امر علیہ در کشمیر سکونت گرفتہ بخدمت ترجمہ تفسیر کبیر کہ مسمی بہ زیب التفاسیر
است اقدام داشت و دیگر رسائل و کتب بسیار بنام نامی ترتیب یافتہ ۔
ہماری دولت کے بانی مبانی آصف جاہ اوّل و ثانی کے حالات و اشعار و مقالات
کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسقدر استعداد علمی ان دونون باپ بیٹون کو
وافر تھے اور یہ دونون علم و فضل کے کیسے قدرشناس و ماہر تھے باپ بیٹون
دونون کے دیوان قابل عیان ہین پہلے شاکر دوسرے نواب تخلص کرتے تھے
آصف جاہ شعر کی اصلاح بیدل سے لیتے تھے اور ناصر جنگ شہید میر غلام علی
آزاد بلگرامی سے ۔ خافیخان مورخ جو آپ کا وزیر تھا لکھتا ہے کہ "مدام با صلحا
و علما و فقرا مجالست و محبت نمودے و بدین آنہا رفتی و اوقات خود را بدین
طریق مقرر و منقسم ساختہ بود بعد نماز صبح و فراغ از اوراد و تلاوت و پہر بکار و بار
ضروری بادشاہی و سرکار خود کہ با مور جزئی و کلی خود متوجہ میشد می پرداخت
و بعد سہ پہر اکثر برائے ادائے نماز ظہر و عصر و ادعیہ و تلاوت کلام اللہ و درس
حدیث و صحبت اہل کمال و فقرا صرف می نمودے ۔
بعد انقراض سلطنت تیموریہ بھی طوائف الملوکی کے زمانہ مین اکثر مقامات
دہلی ۔ و لکھنؤ ۔ و رامپور ۔ و مرشد آباد ۔ و باندہا ۔ و اورنگ آباد
و حیدر آباد ۔ و مدراس ۔ مین کیا کچھ علم و فضل کا چرچہ و ولولہ نہ تھا
اور کیسے کیسے فضلا و شعرا و مصنف نہ تھے اور کسقدر علم و فضل و کمال کی قدر
اور اوسکی اشاعت نہ تھی اور سرکار سے اہتمام کے علاوہ خود ہر ایک
عالم و فاضل و نواب و امیر و فقیر کا مکان و خانقاہ ایک ایک مدرسہ و

کالج تھا جہان سے صدہا طلبا کامیاب وفیض یاب ہوتے تھے جنکی استعداد
علمی کے مقابلہ مین اِس زمانہ کے۔ بی۔ ای۔ ایم۔ ای۔ طفل مکتب و ابجد
خوان وکو رسواد سمجھے جانے کے قابل ہین۔
باوجود اِن بیّنات وشواہد کے اِس زمانہ کے انگریزی دان مدارس
انگریزی کے اَنپڑھ جو اپنے گھر سے بالکل بے خبر ہوتے ہین اور
نہایت زود باور انگریزی غلط متعصبانہ تحریرات پر بھول کر
سلاطین اسلامیۂ ہند و دکن پر یہ الزام لگاتے ہین کہ سلاطین
سلف ہند و دکن نے اپنا خزانہ کچھ بھی اشاعت علوم
وفنون پر صرف نہین کیا نہ مدارس کے انتظام و اہتمام کے
طرف کبھی توجہ کی مثلاً سلاطین اسلامیہ نے ایسے مدرسہ
و کالج و اسکول نہین بنائے جہان کچھ اپنے گھر وگرہ سے
دیکر تعلیم پانا پڑے بلکہ وہ اپنی فیاضی و دریا دلی
سے ایسے بافیض مدرسہ و دارالعلوم کھولے و قائم
کیئے تھے کہ جہان طلبہ کے جمیع حوائج خورد و پوش و
نوش کا پورا تکفل کیا جاتا تھا اور اوس کے علاوہ ترغیبی
وظائف بھی تفکہ طلبہ کے لیئے مقرر ہوتے تھے اور تکمیل
وتحصیل علم کے بعد خدمات شاہی و شرعی بقدر استعداد
و حوصلہ وحیثیت مثل امامت وخطابت و قضا و افتا
واحتساب و تدریس و وعظ و صدارت و سفارت
و وزارت و شیخ الاسلامی وغیرہ کے ملا کرتے تھے
اگر خدمات

بھی نہ ملتی تو مناصب و وظایف و اذرارات ان طلبہ و علما و صلحا کے لئے بقدر
مؤنت و کفایت مقرر ہو جاتے تھے۔ باوجودیکہ لاہور و ملتان سے لیکر اقصای
بنگالہ و دکن تک صدہا عظیم الشان عمارات بنام مدارس اب تک مندرس ہی میں
یہ بے خبران کے وجود سے بھی انکار کرتے ہین کوئی بڑا شہر ایسا اب تک نہین ہے
جہان متعدد ایسے امکنہ اس نام سے عام مشہور و معروف نہون لاہور ملتان
دہلی اکبرآباد جونپور برہانپور احمدآباد دولت آباد بیدر اورنگ آباد احمدنگر
بیجاپور حیدرآباد مین کوئی صاحب ہماری ساتھ چلین اور انکہہ کھول کر دیکھین
کہ سلاطین اسلامیہ نے کیا و کیا اہتمام و انتظام اشاعت علوم و تعلیم و تدریس کا
کر رکھا تھا اصل یہہ ہے کہ اسلامی انتظام ملکی اور حالات شاہان اسلام سے یہ جاہل
بے خبر مین اور طعن و تشنیع کے لئے موجود ہو جاتے ہین انکو ذرہ و اصلا انتظام مملکت
شرعی و نظم بادشاہی سیاسی و فقہی سے اطلاع نہین کوئی ان سے پوچھی کہ
حضرت دفتر ائمہ سلطنت مغلای مین کسلئے مقرر تھا اور سلطنت بادشاہان اسلامیہ
ہند و دکن مین صدور و صدر الصدور و شیخ الاسلام کے کیا فرائض منصبی تھے اور
اس سے کیا غرض تھی اور اتنی لاکھون کی اوقاف کا مصرف کیا تھا یا یون ہی
لاعن شعور مقرر کر دی گئے تھے اور ان اوقاف و محل اوقاف کی نگرانی و اہتمام
و انتظام کے لئے یہ مصارف گران کیون صرف کئی جاتے تھے اسکا مفاد اور اس
مراد کیا تھی۔ حقیقت یہ ہے ہم سے بعد رسی اور سمجھی کہ انگلستان مین بھی
جسطرح پہلے پہل تعلیم و تدریس متعلق چرچ تھی اور مدتون اسپر یورپ مین
بحث رہی اور اب تک بعض بعض جای ہے کہ آیا یہ عہدہ و فریضہ متعلق امر
دولت و سیاست رہی یا یہ رسوم ملت و دیانت چنانچہ ابتک اسٹانکل
لیکس بھی کتب متضمن حالات و کوائف ملکیہ مین حالات تعلیمیہ کو چرچ و اسکشن

زیر عنوان درج کرتے ہین جس سے تعلیمات کو تعلق چرچ سے ثابت
اور ظاہر ہے بہر حال اسی طرح بعد انقراض عہد خلافت راشدہ علماء اسلامیہ
نے اس وظیفہ و فریضہ کو متعلق بروسائے ملت کردیا کہ اکثر بادشاہ بوجہ بے علمی
اسکے متکفل نہ ہوسکتی تہی اگر اہل بھی ہون تو امور مملکت سے اونکو اتنی کہان فرصت
و مہلت کہ انکا انتظام خود کرتے اور ادہر متوجہ ہوتے لہذا یہ کام شیخ الاسلام
کے تفویض رہا اور وہی اسکے انتظام و اہتمام کے متکفل رہتی تہی - ہر خانقاہ
و جامع کے ساتھہ مدرسہ کا ہونا واجبات و ضروریات سے تہا اور قصبات
مین تو ہر مسجد کے ساتھہ ایک ملا ضرور مقرر ہوتا تہا اور ابتک ہے اور اسی
نام سے اسی کام کے لیئے ہزارون بیگہ معاش مقرر و جاری و بحال ہے
عہد سلطنت اسلامیہ مین علاوہ اور مدارس محلات و خاص خاص جامع
مسجدون و خانقاہون کے اور سرکاری دارالعلومون کے جو منجانب
سلطنت مقرر ہوتے تہے امرا و فقرا و وزرا کے خود ذاتی مدارس و خوانق
تہے جو قوم کے سرمایہ امداد سے آباد رہتے تہے لاکہون کے اوقاف وسوقت
سے ابتک اپنے بحال و برقرار چلے آتے ہین اور شاہی اسناد معاش مین
اس کا تذکرہ موجود ہے گو غفلت و جہالت و تغیر ضوابط حکومت و سلطنت
کیوجہ سے اونکی محاصل مصرف پر صرف نہین ہوتی اور رنگ آباد کے مدرسہ
فاروقیہ کے لیئے بارہ ہزار کی جاگیر مقرر تہی جو اب اونکے ورثہ کہاتی
ہین اور مدرسہ کے لیئے کچہہ نہین صرف کرتے اسی طرح شاہ مسافر کا کتب خانہ
و مدرسہ و خانقاہ مشہور آفاق و نادرۂ روزگار رہتا جہان کے مجاور غلام علی
آزاد بلگرامی کے سے علامہ و نامی تہے - ملک التجار خواجہ محمود گاوان وزیر
سلطانین بہمنیہ کا مدرسۂ بیدر ابتک بانی کے عالی حوصلگی و فراخ ہمتی و علم

دوستی پر نہایت رصین وحصین ومتین وہین دلیل ہے جہانکے مدرسہ کے لیئے
ملا جامی کے سے نامی طلب ہوتے تہے حضرت جامی اس وزیر بے نظیر کو اپنی ایک
قصیدہ مین یون سراتے ہین ؎ مرحبا ای قاصد ملک معانی مرحبا ؛
الصلا کز جان و دل منزل توکردم الصلا ؛ ہم جہانرا خواجہ وہم فقررا دیباچہ اوست
؛ آیت الفقر لکن تحت استار الغنی ۔ ؛ اور ایک قطعہ مین یون لکہتے ہین ؎
جامی اشعار دلاویز تو جنسی ست لطیف ؛ پودش از حسن بود لطف معانی تارش ؛
ہمرہ قافلہ ہندروان کن کہ رسد ؛ شرف عز وقبول از ملک التجارش ۔
ملک التجار خواجہ گاوان تمام اپنا سرمایہ علما وفضلا رعرب وعجم وعراق کے
خدمت مین اور اس مدرسہ کے مدرسین وطلبہ کے مؤنت مین صرف کردیتا تہا
اس مدرسہ کی عالیشان عمارت تمام مینا کاری ملا سامعی جو خواجہ کا مرید
ومداح ہی اوس نے اس مدرسہ کی تاریخ یہ فکر کی ہے ؎ این مدرسہ
رفیع محمود بنا ؛ چون کعبہ شد است قبلہ اہل صفا ؛ آمار قبول بین کہ شد تاریخش ؛
از آیت رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؛ تین ہزار کتابین خواجہ نے اس مدرسہ کے لیئے وقف
فرمائین تہین ۔ خواجہ انواع علوم عقلی ونقلی کا جامع تہا خصوصاً ریاضی
طب نظم ونثر وانشا مین کسیکو اپنا نظیر نہین جانتا تہا اوس کا بتحر اوسکی بعض تصانیف
سے جو ابتک کہین دستیاب ہوتے ہین مثل مناظر الانشا جو فن معانی وبیان
وانشا مین لکہا ہی اور ریاض الانشا جو اوسکے مکاتب ہین اور اکثر دستیاب
ہوتے ہین دلالت کرتے ہین ۔ ملا عبد الکریم بہمانی نے اوسکی سوانح عمری
زمان ولادت سے آوان شہادت تک کی لکہی ہے جو قابل دید ہے ۔ الحاصل
اگر مدارس ہند ۔ دسندہ ۔ وگجرات ۔ ومنگالہ ۔ ودکن ۔ کی تاریخ لکہی
جائے تو ایک مبسوط دفتر درکار ہوگا اور نہ یہ اس کا مقام ہے اور نہ میرا یہ

وظیفہ و کام جو کچھہ یہان توطیۃً یکی از ہزار و اندکے از بسیار و مشت نمونہ خروار لکھا گیا ہے صرف اس غرض سے کہ ہماری عصر کے رئیس و امیر و وزیر و علما و فقیر خیال کرین کہ ہم ایسے اسلاف کے اخلاف ہین ہماری آبائی نام و نشان باقی رکھنے کیلئے کیا کرنا چاہیئے اور ضمناً یہ اعتراض جو آجکل کے انگریزی حکام کے خوشامدی و چاپلوسی اپنی تحریرون و تقریرون مین کرتی ہین کہ "مسلمانان ہند نے اپنی عہد دولت و سلطنت و حکومت مین کچھہ تعلیم کیطرف توجہ نکی ایک حبہ بھی اس کام مین صرف نکیا ایک چھوٹا سا مدرسہ بھی کسی گاؤن مین قایم نکیا" مرتفع و مندفع ہو جائے۔ اگر یہ اعتراض انگریزی خوان بے خبر کرتے تو کچھہ مضایقہ نہ تھا مگر افسوس ہے کہ مین دیکھتا ہون کہ بعض ہمارے عصر کے خواندہ لوگ بھی اونکی مجالست و مصاحبت سے اسی قسم کے خیال و وسوسہ مین پھنسے ہوئے ہین اور اپنی کتاب و خطاب مین اسی طرح کی خطا کرتے ہین جسکو دیکھکر سخت تعجب و افسوس ہوتا ہے اور دیدہ و دل ہماری قوم کیجہالت و جہالت پر خون روتا ہے ؎ من از بیگانگان ہرگز نمالم کہ با من ہر چہ کرد آن آشنا کرد ؛ صاحبو کیا کوئی تصور کرسکتا ہے کہ کسی سلطنت کے قانون ملت و دولت مین مبسوط و مفصل ضوابط کسی امر کے درج ہون اور پھر اوسکو یہ کہا جائے اور یہ الزام اوسپر لگایا جائے اور بلا دلیل اوسکو سچ بھی مان لیا جائے کہ اوس دولت و سلطنت مین اون قوانین کے مطلقاً تعمیل نہین ہوئی کتب فتوی و احکام سلاطین (کوڈ) مین ہر ایک جزئے امر کی نسبت بھی احکام و فتاوے مذکور و مسطور ہین یہانتک کہ تعطیل کے ایام کی تنخواہ مدرسین لے سکتے ہین یا نہین اور علما کی وظائف بیت المال سے کسقدر ملنا چاہیئے بقدر حاجت یا بمقدار فضیلت اور اونکے اولاد پر وہ وظائف منتقل ہو سکتے ہین یا نہین۔ زکوۃ علما و مدرسین کو باوجود

غنا جایز ہے یا نہین مساجد مین درس جائز یا نا جائز مدرس پر لڑکے کو مارنے
سے ضمان آتا ہے یا نہین اکراہ وضرب تعلیم کے لیئے صبیا پر جائز یا نا جائز منع
درس وعظ نا اہل واجب ابتدا وانتہائی درس کسطرح کرے ۔ معلمین ومتعلمین کے
آداب درس کس روز شروع ہو اور تعطیل کس دن جسکو یوم البطالہ کہتے ہین اور اس
دن کے تنخواہ مدرس پاسکتا ہے یا نہین وغیرہ وغیرہ امور اور اسیطرح طلبہ کے کھیل
تماشہ تفریح کے بابت بھی احکام درج ہین تو کیونکر کوئی سفیہ سے سفیہ باوجود
اسکے یہ خیال کر سکتا ہے کہ اشاعت مدارس مین سلطنت اسلامیہ نے کچھ صرف نکیا
اور حصہ نہ لیا یہ قول محض جہالت وتعصب وعداوت پر مبنی ہے کہ ایک قوم تو
اشاعت علمی مین اسقدر طلبہ کے اعانت ودریادلی کو کام مین لاوے کہ مصرف
بیت المال مین کفائت علما ومتعلمین کو معین ومبین کرے اور طلبہ کی مونث کو درصورت
عدم تقرر از بیت المال وبحالت خروج بدار غربت وسفر عامۂ مسلمین پر اوسکے
کفائت نفقہ کو واجب گردانے اور دوسری سلطنت اوسکے مقابلہ مین عامہ
رعایا سے جدی فیس لے اور مدرسہ وامتحان کے جدی فیس طلبہ سے وصول
کرکے اور کچھ اون کے اعزاز خزانہ شاہی سے نکرے اور اسقدر خساست ودنائت
پر بھی کہ ہزار دن عوائق تعلیمی راستہ مین برپا کر رکھے ہین اور اگر کوئی احیانا
ان عوائق پر ظفر بھی پایا اور کامیاب ہوا تو سوائی فقر وفاقہ ومحتاجی وگدائی کے
اور کچھ اوسکو صلہ نہین ملتا دوسرون پر طعن ولعن اس بے باکی وجسارت وجرأت
وشوخی سے کرنیکو موجود ہو جاتے ہین کہ گویا اوس قوم کے محاسن جملہ عیوب
اور اونکے عیوب جملہ محاسن ہین ۔ الحاصل اسلام مین کسی زمانہ مین تعلیم وتدریس سے
صرف ہمت نہین کیا گیا بلکہ اسکو وہ منجملہ فرائض دین ودولت تصور کرتے رہے اور
نہایت اہتمام وانتظام فرماتے رہے اور کسی فرقہ اسلامیہ کو اسکی فرضیت مین کلام

نہین ہوا۔ جب کتاب وسنت واجماع امت کا حال معلوم ہوچکا تو اب ہم قیاس کی ضرورت خیال نہین کرتے کیونکہ وہ سرے سے حجت مستقلہ شرعیہ نہین ہے اوس کا مآل بھی انہین ادلہ کتاب وسنت واجماع امت کیطرف ہوتا ہے تاہم بغرض اتمام واکمال وعدہ کسیقدر اوس کا بیان بھی یہان درج کردیتے ہین۔

ادلۂ قیاسیۂ فرضیت تعلیم

(۱) جب شرع مین علم کی فضیلت بیان ہوئی اور اوسکی تحریص دلائی گئی اور جہل کی مذمت اور اوس سے تعریض کرائی گئی اور علم کے ترغیب جہل سے ترہیب علم کا اور جہل سے حذر کرایا گیا تو ضرور علم مامور بہ اور جہل منہی عنہ ہوا پس اوس کا اختیار اور اوس کا ترک امت پر فرض ہوگیا

(۲) علی فرع علم ہے اعمال شرعیہ مثل صوم وصلوۃ وحج وزکوۃ وبیع وعتاق ونکاح وطلاق وغیرہا امور دینی ودنیوی فرض ہین جو بدون علم کے ادا نہین ہوسکتے اور لوگ حلال وحرام وجائز کا فرق وامتیاز وارتکاب واجتناب نہین کرسکتے لہذا علم بحکم اصل وموقوف علیہ ہونے کے فرض ٹہرا

(۳) منع خیر واسباب خیر بالاتفاق فقہا کے پاس حرام ہے چونکہ علم وحکمت خیر کردہ ہے اس کا منع وسد زیادہ تر حرام ہوگا پس اس کا رواج فرض ہوا۔

(۴) الضرر یزال یہ ایک فقہ کا کلیہ ہے اس قاعدہ کے رو سے نصب مدرسین وامامت ضرر کو زایل کیا جاتا ہے۔

مدارس واشاعت تعلیم بغرض ازالہ ضرر جہل از عامۂ رعایا وکافہ برایا واجب ولازم ہے۔

(۵) دَرْءُ الْمَفَاسِدِ اَوْلٰی مِنْ جَلْبِ الْمَنَافِعِ یہ بھی ایک فقہ کا کلیہ ہے پس جہل مفاسد کا دفع کرنا منافع کے حاصل کرنے سے بہتر ہے۔

جو سر منشاء فساد و علم جو مبدء صلاح و سداد ہی اوس کا انسداد ضروریات عقلی و نقلی سے ہے ۔ اسی لیئے دفع مشقت کے لیئے ترک واجب شرعاً جائیز ہے مگر اقدام منہیات روا نہین شرع مین منہیات کا مامور بہ سے زیادہ تر اجتناب ہی حدیث مین آیا ہے کہ لَتَرْکُ ذَرَّۃٍ مِمَّا نَھَی اللّٰہُ البتہ اون اشیا مین سے ایک ذرہ

عَنْہُ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ۔

کا ترک کرنا کہ جنکو اللہ تعالے نے منع فرمایا ہی عبادت جن انس سے افضل ہے ۔ اور جہل عقلا و شرعاً دونون طور پر منہی عنہ ہی لہذا اس کا ترک عبادت سے زیادہ تر اولے و افضل ہے پس جو عہدہ داران نظام کہ اپنی جلب منافع کے لیئے مفاسد جہالات رعایا کو رفع نہین کراتے یا کرانا چاہتے اس قاعدہ عقلی و نقلی کے برخلاف کرتے ہین اور ارتکاب منہی عنہ سے عاصی و آثم ہوتے ہین

(۶) اَلْحَاجَۃُ تُنَزَّلُ مَنْزِلَۃَ الضَّرُوْرَۃِ عَامَّۃً وَخَاصَّۃً

حاجت قایم مقام ضرورت کے ہوتی ہے عام ہو یا خاص۔

اس کلیہ کے رو سی خلاف قیاس دینی و دنیوی مسئلون مین یعنی مسایل معاملات و عبادات مین بھی فقہا نے بحکم ضرورت حکم جواز دیدیا ہے تو جہان ضرورت کے موید کتاب و سنت و اجماع امت و شرع و حکمت و قیاس سب کچھ ہو تو وہان کیونکر بضرورت حکم ضرورت نہ دیا جائیگا ۔ تعلیم کے ضرورت جتنی وجہی کچھ ہی اوسکی تفصیل کی حاجت نہین ۔ الحاصل جب ہم کتاب و سنت و اجماع امت و قیاس و حکمت سب سے فرضیت تعلیم و تعلم ثابت کر چکے تو اب فقہا و علما کے اوس اختلاف کو بھی یہان نقل کر دینا مناسب سمجھتے ہین جو فرض عین و فرض کفایہ و مندوب و جایز و ناجایز علوم کے تبین و تعیین مین ہوا ہی ۔ علما کے

آرا اس بارہ مین کہ کونسا علم فرض عین ہی اور کونسا فرض کفایہ اور کونسا مندوب و ممنوع بہت مختلف ہین ہر ایک نے اپنے اپنے علم کو فرض عین ثابت کرنیکی کوشش کی ہی مگر سب کا ماحصل و قدر مشترک صرف یہ ہی کہ فرض عین وہی علم ہی جو محتاج الیہ و ضروری معاش و معاد ہر انسان ہو اسکے ماوراء و متجاوز فرض عین نہین ہی ؎

عمر کوتاہ و ہنر بسیار است ۔ شغل آن کن کہ ترا درکار است ۔ بعض فقہا نے علم طب علم حساب علم فلاحت علم حیاکت علم حجامت علم سیاست علم لغت علم اجماع امت آثار صحابہ ناسخ و منسوخ خاص و عام علم قرارۃ و مخارج حروف علم رجال علم مصطلح حدیث علم کلام علم تفسیر علم فقہ و احکام قطع خصومات و فتوی و سیاست و ولاۃ کو فرض کفایہ لکھا ہی اور شعر تاریخ فلسفہ آلہی و طبعی و ہندسہ و نجوم و منطق و ادب کو علوم مباحہ مین شمار کیا ہی ۔

ملا افضل اللہ رو زبہان شیخ الاسلام خراسان نے اپنی کتاب سلوک الملوک مین علوم شرعیہ کو تین قسم پر منقسم کیا ہی قسم اول علم شرع وہ تفسیر و حدیث و فقہ ہی قسم دوم علوم شرعیہ یعنی وہ علوم کہ جنپر علوم شرع موقوف ہین مثل کلام و اصول فقہ کے ۔ قسم سوم علوم آلیہ ہین مثل صرف و نحو و اشتقاق و معانی و بیان و علوم ادبیہ کے اور علوم فلسفہ سے وہ جو کہ محتاج الیہ اور نافع ہون مثل طب و حساب و منطق کے کہ انکو بھی علوم آلیہ شرعیہ مین شمار کیا ہی ۔ وہ لکھتا ہی کہ فروض کفایات بہت ہین اور وہ امور کلیہ ہین جنپر مصالح دینی و دنیوی موقوف و متعلق ہین کہ اون کے حصول کے بغیر وہ منتظم نہین ہوتے ۔

منجملہ ان فروض کفایہ کے سب سے مقدم اقامت حجتہای علمیہ ہے جسطرح کہ حجتہای قہریہ کے اقامت واجب و لازم ہی اوسیطرح اسکی بھی ہے ۔ مسلمانون مین کوئی نہ کوئی ایسا شخص ہونا چاہیے جو اقامت براہین و اظہار حجت و رفع شبہات و حل مشکلات کیا کرے

دوسری دفعہ ضرر وازالہ فقر و فاقہ مسلمانان مثل ننگون کو کپڑا پہنانے اور بھوکون کو کھانا کھلوانے اور اون کی فریاد رسی کرنیکے ۔
تیسرے حرفہ و پیشہ کہ جسپر مسلمانون کی زندگانی کا قوام ہو مثل بیع و شرا و برزگری وغیرہ کے جو صنائع کہ حوائج تمدنی مین لابدی مین حتی کہ حجامت وغیرہ جو ہے قیام علوم شرع ہر ایک اقلیم مین ایک مفتی و مدرس کافی نہین ہے بلکہ مسافت قصر و قلت و کثرت آبادی و عمران و حضارت کے اعتبار سے انکا تقرر ضرور ہے ۔ جو کوئی کہ حر و مکلف و قطن ہو اور انقطاع کفایت پر قدرت رکھتا ہو اوسپر بھی علوم غیر مفروضہ کا سیکھنا فرض عین ہے اور جو علم جس اہل حرفت کا محتاج الیہ ہو اوسکا جاننا اوسپر فرض ہو جاتا ہے ۔
جو شخص کہ عالم و قادر بعدم تعطیل فرض کفایہ ہو اور اوسکا تدارک نکرے وہ گنہگار ہوتا ہے اور عالم قادر علی الاطلاق بالاتفاق بادشاہ و سلطان ہے پس درصورت تعطیل فروض کفایات اگر سلطان اون کی اقامت مین سعی نکرے تو آثم و عاصی ہوتا ہے ۔
کتاب آداب المجاہدین مین جمیع علوم حربیہ و فنون ضربیہ و جہادیہ کو فرض عین شمار کیا ہے جسمین قلعہ بندی و قلعہ شکنی وغیرہ وغیرہ فنون موقوف علیہا و محتاج الیہا جو ریاضیات و میکانیک و جر ثقیل و انجینرے وغیرہ علوم سے تعلق رکھتی ہین سب داخل و شامل ہین جیسا کہ آیہ کریمہ وَاَعِدُّوا مَا اسْتَطَعْتُمْ سے ثابت ہے ۔
صاحب کشف الظنون لکھتے ہین کہ جس علم کا جاننا ہر ایک پر واجب ہے وہ فرض عین ہے اور فروض عین وہ علوم ہین جنکو شارع نے ہر ایک شخص پر فرداً فرداً واجب کیا ہے اور جنکو شارع نے عموماً کل پر واجب

کیا ہے جو ایک بھی اون مین سے سیکھ لے تو دوسرون سے اوسکی
فرضیت ساقط ہوجاتی ہے اون علوم کا سیکھنا فرض کفایہ ہے۔
علوم فرض کفایہ وہ ہین جنسے امر دنیا کا قوام ہو اور قانون شریعت
مستغنی نہو جیسے کتاب وسنت کا تفہم اور ان دونون کے تحریفات
سے بچانے کے علوم اور عقاید کا مدلل کرنا وشبہات کا رفع کرنا اوقات
کی معرفت فرایض واحکام فرعیہ کا جاننا اور حفظ ابدان واخلاق وسیاست
یا وہ علوم جنکا ان سے تعلق ہے مثل لغت صرف نحو معانی بیان منطق
سیر کواکب معرفت انساب حساب وغیرہ علوم جو ان مقاصد کے
وسائل ہون۔ ان علوم کے درجات بحسب حاجت متفاوت ہوتے ہین
صاحب درالمختار کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ جسقدر محتاج الیہ دین ہو اوسکا
پڑہنا وسیکھنا فرض عین ہے اور اس سے زیادہ واسطے نفع غیر کے سیکھنا
فرض کفایہ ہے اور فقہ مین تبحر پیدا کرنا وعلم قلب یعنی اخلاق وسلوک مندوب
ہے۔ اور علم فلسفہ وشعبدہ ونجوم ورمل وعلوم طباعین وسحر وکہانت و
منطق وعلم حرف وعلم موسیقی حرام ہے۔ اشعار حسن استعفاف
نہو مباح ہے اور اشعار مولدین مثل غزل وبطالت کے مکروہ ہے۔
صاحب ردالمحتار لکھتا ہے کہ علم سے مراد اعم ہے جو موصل الی الآخرۃ
ہو یا نہو۔ بندہ کو سیکھنا اوس علم کا جو محتاج الیہ ہو اقامت دین مین
اور اخلاص عمل مین اور معاشرۃ عباد مین فرایض اسلامیہ سے ہے۔
ہر ایک مکلف ومکلفہ پر فرض ہے کہ اول سیکھنی علم دین وہدایت کے وضو
وغسل وصلوٰۃ وصوم وزکوٰۃ وحج جسپر واجب ہے اسکو سیکھنا اور
تجار اور اہل حرفت پر بیوع کا سیکھنا تا شبہات ومکروہات سے

بچین - الغرض جو کوئی جس چیز مین مشغول ہوا وسپر اوسکا علم و حکم فرض ہے تاکہ حرام سے بچے اور باز رہے -

تبیین المحارم مین لکہا ہی کہ علم فرائض خمسہ و علم اخلاص (کیونکہ عمل اوسپر متوقف ہے) و علم حلال و حرام و علم ریا (کیونکہ عابد بوجہ ریا کے ثواب عمل سے محروم رہتا ہی) و علم حسد و عجب (کیونکہ یہ دونون عمل کو مثل آگ کی جلا دیتی ہین و علم بیع و شرا و نکاح و طلاق اوسپر جو کہ اس کا مباشر ہو و علم الفاظ محرمہ و مکفرہ کی فرضیت مین کچہ شک و شبہ نہین - شرح تحریر مین فرض کفایہ کی تعریف یون کی ہے کہ جسکا حصول اون کے فاعل کی ذات کے بغیر متحتم و مقصود ہو پس دینی و دنیاوی دونونکو متناول و شامل ہے دینی مثل صلوۃ جنازہ کے اور دنیوی مثل صنایع محتاج الیہا کے - اس سے مستثنون ہے خارج ہو گیا کیونکہ وہ غیر متحتم بالذات ہی اور فرض بہی کیونکہ وہ مقصود بذات فاعل ہے تبیین محارم مین علوم فرض کفایہ کی تعریف یون کی ہے کہ جو علم کہ قوام امر دنیا مین اوس سے استغنا نہ ہو مثل طب و حساب و نحو و لغت و کلام و قرارت و اسانید حدیث و قسمت و صایا و مواریث و کتابت و معانی و بدیع و بیان و اصول و معرفہ ناسخ و منسوخ و عام و خاص و نص و ظاہر جو کہ آلہ تفسیر و حدیث ہین اور اسیطرح علم آثار و اخبار و علم رجال و اسامی رجال و صحابہ و صفات رجال و صحابہ و علم عدالت فی الروایت و علم احوال ضعیف و قوی و اعمار رواۃ و اصول صناعت و فلاحت و حیاکت و سیاست و حجامت -

علما نے دربارہ افضلیت علم فرض عین و فرض کفایہ اختلاف کیا ہی بعضون نے فرض عین کو اسوجہ سے افضل کہا ہی کہ وہ مفروض حقاً لنفس ہے پس وہ اہم ہی بخلاف فرض کفایہ کے کہ وہ مفروض حقاً للکافہ ہے جنمین کافر بہی شامل

داخل ہین اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ اَلاَمرُ اِذَا عَمَّ خَفَّ وَاِذَا خَصَّ ثَقُلَ - بعضون نے فرض کفایہ کی ترجیح اس لئے دی ہے کہ اوس کا فعل مسقط حرج امت و کافہ ناس ہوا اوسکے ترک سے کل متمکنین عاصی ہوتے ہین گویا اوس نے اپنی فعل سے سب کو سبکدوش کیا اور نفع پہونچایا اور گناہ سے بچایا - درحقیقت اس صفت کے لحاظ سے علوم فرض کفایہ کی وقعت وعظمت بہت ہی بڑہی چڑہی ہے -

بعض علماء اسلام نے علم قلب یعنی اخلاق وتصوف کو جس سے انواع فضائل وکیفیت اکتساب وانواع رزائل وکیفیت اجتناب معلوم ہوتی ہے فرض عین بتایا ہے جیساکہ احیا کے ربع مہلکات مین تفصیل آفات نفوس کو بشرح وبسط لکھا ہے مثل کبر وشح وحقد وحسد وغش وغضب وبغض وعداوت وطمع وبخل ولطر وخیلاء وخیانت ومداہنت واستکبار عن الحق ومکر ومخادعہ وقسوۃ وطول امل وغیرہ امور جن سے شر منفک نہوا اونکا سیکھنا وجاننا لازم جس کے نفس کو حاجت ہے اور اوسکا زائل کرنا فرض عین ہے اور یہ ممکن نہین بدون اسکے کہ اوس کے حدود واسباب وعلامات کو جانین کیونکہ جو سرے سے شر کو نجانے وہ ضرور اوس مین پہنسی گا -

حضرت امام غزالی کی رائے فلسفہ کے بارہ مین بہی مطلقاً حرمت کی نہین ہے بلکہ وُہ ہندسہ وحساب کو مباح وعلم منطق کو داخل علم کلام بتاتے ہین اور طبعیات مین سے وُہ علوم جنمین صفات وخواص وکیفیات استحالہ وتغیر اجسام سے بحث کی ہے مثل کیمیا وغیرہ کے اوسکو داخل طب قرار دیتے ہین -

علم نجوم کے بارہ مین صاحب ہدایہ نے مختارات النوازل مین لکھا ہے کہ کی نفسہ وُہ غیر مذموم وحسن ہے بلکہ اوقات صلوۃ کے جاننے کیلیے ضروری ہے امام غزالی علیہ الرحمۃ نے احیاء مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ -

تعلموا من النجوم ما تهتدوا به فی البر والبحر) اور بیشک جہاز رانی بدون اسکے
نجوم سے وہ اوس قدر سیکھو کہ جس سے خشکی اور تری مین راستہ معلوم کرلو۔ یہ
ممکن نہین حجاج حج سے باز رہین اور جہاد دریائی نہ ہوسکے جسکے فضائل
احادیث و اخبار مین بیحد و بے شمار ہین۔ موسمون کو دریافت
نہ کرسکین جس سے عامۂ مسلمین و کافۂ ناس کو قحط و غلا و طوفان و آفات
وصدمات سماوی وجوی سے بچانے کی فکر و تدبیر نہ ہوسکے جو لوازم
وضروریات سلطنت و حکومت سے ہے۔

ذخیرۂ ناظرین مین لکھا ہے کہ سحر کا سیکھنا ردّ سا حرابل حرب کے کیلئے فرض
ہے اور تفریق زوج و زوجہ کے لیئے حرام اور تبیین المحارم مین امام ابو منصور
سے نقل کیا ہے کہ علم سحر کو مطلقاً کفر کہنا خطا ہے۔ اور علامہ ابن حجر کا
قول بھی یہی ہے جسکو اونہون نے نہایت شرح و بسط کے ساتھ اپنی کتاب الاعلام
فی قواطع الاسلام مین ثابت کیا ہے۔ دوسرے علوم کا بھی یہی حال ہے جنکو مانن
یا شارح نے حرام و مکروہ بتایا ہے کہ دوسرے علما نے اوسمین اختلاف کیا ہے
جس کا نقل کرنا یہان طوالت لاطایل ہے سب کا ماحصل صرف اتنا ہے کہ اگر علوم
وفنون سے غرض صالح و فایدۂ عمومی و خصوصی ملحوظ و منظور رہو تو جایز ورنہ
درصورت فساد غرض ناجایز و حرام و مکروہ ہین۔

حرمت و حلت شرعیہ کا دار و مدار حسن و قبیح پر ہے اور احکام مسایل باختلاف
ازمنہ و علل مختلف ہوتے ہین چنانچہ فقہا نے اسکی تصریح کی ہے اور ابن عابدین
نے بھی اس پر زور دیا ہے اور لکھا ہے کہ بحسب مصالح اختلاف زمان سے اختلاف
احکام ہوا کرتا ہے اور اسی قسم کے بہت سے مسایل اوس نے اپنی کتاب

(نشر العرف فی بنا بعض الاحکام علی العرف) مین جمع کیا ہے۔
صاحبو جب فقہا کی رائے مسایل دینیہ کے بارہ مین یہ ہو تو ہمارے عہد کے
عقلا و نظما کا پرانی لکیر کے فقیر بنے رہنا اور اجرائے احکام ضروریہ وقت و زمانہ کی
اغراض کرنا اور احکام مفید ملک و ملت و دین و دولت کا اجرا نہ ہونے دینا کونسی
علم و عقل کی بات ہے اور کب ایسی رائے جو خلاف عقل و نقل ہو قابل لحاظ ہو سکتی ہے
الغرض چونکہ مقدمات فرض کے فرض ہوتے ہین تو جو علم جب کسی پر بضرورت وقت
فرض عین ہو جائے اوسکے مقدمات بھی اوسپر فرض ہو جاوینگے۔ اہل اسلام ہند مین
چوتھے سال کے بعد چار مہینے چار روز گذرنے پر بسم اللہ خوانی کے رسم ہوتی ہے
جسکو مکتب کے نام سے موسوم کرتے ہین جسپر نہایت خوشی و مسرت کا اظہار کیا جاتا ہے
مجمع البحار کے خاتمہ مین لکھا ہے کہ مصنف نے اپنی شیخ علی متقی سے اسکو پوچھا کہ آیا
اسکا کچھ پتہ حدیث و آثار سلف مین بھی ہے تو اونہون نے لکھا کہ کوئی معتمد علیہ بات
نہین پائی جاتی مگر یہ کہ اونہون نے بعضونسے سُنا کہ شق صدر جب ہوا تو قرارۃ
مرسومہ و معتادہ کا حکم ہوا تھا بہرحال شرعاً نہ سہی عرفاً و رسماً افتتاح تعلیم ابتدائی
سال پنجم سے ہوا کرتی ہے اور رسا تو ین سال سے بالحکم مامور و مجبور کیئے جاتے ہین اور
دسوین سال ہے درصورت تقاعد و تخلف چونکہ ترک فریضہ پر اکتساب لازم ہے بالضرب مامور
و مجبور کئے جاتے ہین چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ (مُرُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ
امر کردو تم اپنے بچونکو نماز کا جسوقت
اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا وَّاضْرِبُوْھُمْ اِذَا بَلَغُوْا عَشْرًا) اور مشکوۃ کے باب البلایر کے فصل
کہ وہ سات برس کی عمر کو پہونچین اور مارو تم اونکو جسوقت کہ دس برس کو پہونچین۔
ثالث مین معاذ سے اور احمد اور طبرانی نے یہی روایت کی ہے۔ وَاَنْفِقْ
اور خرچ

عَلٰی عِیَالِکَ مِنْ طَوْلِکَ وَلَا تَرْفَعْ عَصَاکَ عَنْهُمْ اَدَبًا)

کرو اپنے عیال - مال میں سے اور تادیب کے عصا کو ان سے مت اوٹھاؤ -

اور فقہ کے فتاوی مین بالتصریح مذکور ہے (اِنَّ لِلْوَلِیِّ اِکْرَاهَ طِفْلِهٖ عَلٰی تَعْلِیْمِ قُرْاٰنٍ تحقیق ولی کیلئے جائز ہے اپنے بچے کے پر اکراہ کرنا قرآن اور ادب

وَاَدَبٍ وَعِلْمٍ وَکَضَرْبِ الْیَتِیْمِ فِیْمَا یُضْرَبُ وَلَدُهٗ لِفَرِیْضَتِهٖ عَلَی الْوَالِدَیْنِ - اور فحوائے حدیث

علمی تعلیم پر اور جائز ہے اور سکتے ہیں کہ جن امور مین اپنے لڑکیکو مارتا ہے یتیم کو بھی مار سبب اسکے وہ فرض ہے والدین

(لَا عَاجِلَهُمُ الْعُقُوْبَةَ فِی الدُّنْیَا) - سے بھی تادیب وعقوبت ثابت ہوتی ہے جیسا کہ ظاہر ہے

البتہ جلدی کرون گا مین تو بچے کو عقوبت کو دنیا مین -

اور بخاری نے ایک باب سے باندھا ہے کہ (بَابُ التَّوْثُقِ مِمَّنْ تُخْشٰی مَعَرَّتُهٗ وَقَیَّدَ

ابن عباس عکرمہ کو علی تعلیم القران والسنن والفرائض یعنی جنکے اوارہ ہوجانیکا

اندیشہ ہو اوسکو قید کرکے پڑہانا چاہیئے جیسا کہ ابن عباس نے اپنی بربری

غلام عکرمہ کو پڑہایا تہا - اب مسلمانون کو اس سے زیادہ کیا سند و نظیر

ملنی چاہیئے اس اثر کو ابن سعد نے طبقات مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین

بطریق حماد ابن زید و زبیر ابن خریت کے متصل کیا ہے - افسوس یہ ہے

اگلے مسلمان غلامون تک کی تعلیم کا اہتمام کرتے تھے اور اب کے مسلمان

اپنے اولاد و احفاد کی تعلیم و تربیت کا پروا نہین کرتے الحاصل جبکہ

کوئی بات قانوناً لازم و واجب کردیجاوے تو اوس کا ترک جرم ہے

اور ہر جرم مستلزم سزا ہوتا ہے یہی معنی جبر و اکراہ تعلیمیہ یا احتساب

علمیہ یا کمپلسری ایڈوکیشن کے ہین اور فقہا نے احکام احتسابیہ مین اسکو

مفصل بیان کیا ہے اور خود احتساب بھی عامہ مومنین و خاصہ سلاطین پر

فرض کفایہ ہے کیونکہ امر معروف و نہی منکر ہے احتساب کا نام ہے دلیل

(وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ۔
اور امر کر تو معروف کا اور منع کر منکر سے اور خبر کر تو اور راوس تکلیف کی کہ پہونچی ہے تجھ اور تحقیق
وَنَصَّ اللَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا
یہ امور مہمات مین سے ہے۔ یہ لوگ ہین کہ اگر قدرت دیوین ہم اونکو زمین مین تو قایم کرین نماز کو
بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ۔ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ
اور دیوین زکوٰۃ کو اور امر کرین معروف کا اور منع کرین منکر سے اور مومن مراد اور مومن
بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ پس ترک امر معروف و نہی منکر یا ترک احتساب
عورتین باہم ایک دوسرے کی دوست ہین جو کہ امر کرتے ہین معروف کا اور منع کرتے ہین منکر سے۔
معصیت ہے۔ کتب فتاوی مین فقہا نے تصریح کردی ہے کہ (اَلْإِمَامُ مَأْمُورٌ بِالْحَدِّ وَالتَّعْزِيرِ
امام کو امر ہے کہ وہ حد اور تعزیر کرے بلکہ ہر مسلمان کا
بَلْ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِقَامَةُ التَّعْزِيرِ حَالَ مُبَاشَرَةِ الْمَعْصِيَةِ لِأَنَّهُ مَأْمُورٌ بِإِزَالَةِ الْمُنْكَرِ وَعُزِّرَ كُلُّ مُرْتَكِبٍ
حق ہے کہ وہ تعزیر کو قایم کرے وقت ارتکاب معاصی کے اسلیے کہ وہ مامور ہے منکر کے دور کرنے
مُنْكَرًا وَهُوَ وَاجِبٌ بِإِجْمَاعِ الْأُمَّةِ لِكُلِّ مُرْتَكِبِ الْمُنْكَرِ لَيْسَ فِيهَا حَدٌّ مُقَدَّرٌ۔ اور تعزیر کے انواع
پر اور تعزیر دیجاتی ہے ہر شخص کو جو کہ امر منکر مرتکب ہوا اور وہ واجب ہے اجماع امت سے ہر ارتکاب
وَأَقْسَامِهِ وَالتَّعْزِيرُ يَكُونُ بِالْقَتْلِ وَبِالضَّرْبِ وَبِالصَّفْعِ وَفَرْكِ الْأُذُنِ وَبِالْكَلَامِ الْعَنِيفِ
کرنیوالے امر منکر کے لیے اور اسمین کوئی حد معین نہین ہے (اور تعزیر ہوتی ہے ساتھ قتل اور مارنے
وَبِإِظْهَارِ الْغَضَبِ وَعَضِّ الْعَيْنِ وَوَجْهٍ عَبُوسٍ وَبِالشَّتْمِ وَبِالْحَبْسِ وَبِأَخْذِ الْمَالِ وَبِنَفْيِ الْبَلَدِ۔
اور کان مروڑنا اور سخت کلام کہنا اور غصہ کیطرح سے دیکھنے اور آنکھ کے بند کرنے اور ترش روی اور گالی دینے اور قید کرنے
اور اس امر کی بھی تصریح موجود ہے کہ جس بات مین صلاح عامہ ہو بادشاہ کو حکم و اجبار
پہونچتا ہے اور قیام مصالح مسلمانون پر واجب ہے اور اشباہ و النظائر مین لکھا ہے کہ

بعض حضرات کو عبارات و روایات فقہیہ مذکورہ صدر سے شاید یہ شبہ ہو کہ یہ سب
احکام مسلمانوں سے مخصوص ہین بادشاہ اپنی غیر مذہب رعایا پر شرعاً شاید جبر و
اکراہ نکر سکے مگر فقہا نے اسکے خلاف مین تصریح کر دی ہے ۔ احتساب کی شرط
چونکہ صرف آدمیت ہے اور صلاح عمومی اوس مین ملحوظ ہوتی ہے لہذا صبی
ومجنون و کافر پر بھی شرعاً احتساب جاری ہوتا ہے کیونکہ لَهُمْ مَا لَنَا وَعَلَيْهِمْ
مَا عَلَيْنَا ۔ حتی کہ رعیت بادشاہ پر اور فرزند باپ پر اور شاگرد استاد پر
بھی شرعاً احتساب جاری کر سکتا ہے اور فقہا نے یہ لکھدیا ہے کہ اسمین ضمان کسی پر
لازم نہین آتا ۔ قَالَ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ لَا يَضْمَنُ الزَّوْجُ وَالْمُعَلِّمُ
کہا ہے مالک اور احمد نے کہ نہ خاوند اور استاد تعزیر مین ضامن
فِي التَّعْزِيرِ وَلَا الْأَبُ فِي التَّأْدِيبِ وَلَا الْجَدُّ وَلَا الْوَصِيُّ بِضَرْبٍ مُعْتَادٍ
ہوتا ہے اور نہ باپ تادیب مین اور نہ دادا اور نہ وصی ضرب معتاد سے ۔
الحاصل بیان ماسبق سے یہ ثابت ہو گیا کہ تعلیم کے لیئے جبر و اکراہ ہر ولے
اور ہر بادشاہ کو جو ولی الاولیا ہے نہ صرف جایز بلکہ واجب ہے اور اسکے خلاف
پر تعزیر بضرب وحبس و اخذ مال یعنی بجرمانہ دی سکتا ہے ۔
القصہ چونکہ مقدمہ فرض کا فرض ہوتا ہے جب طلب علم و تعلیم و تعلم از روے کتاب
وسنت و اجماع و قیاس فرض ٹھہرا تو اسکے مقدمات بھی فرض ہون گے
یعنی وہ امور جن پر تعلم و تعلیم کا دار و مدار ہو مثل بنائے مدارس و نصب مدرسین
و فرض ارزاق طلبہ و معلمین و تعین ازمان و طرق امتحان و عطائے صلات
و جوائز و مناصب و خدمات کامیابان و زجر و محرومی کا ملان وغیرہ امور
انتظامی کے یہ سب تعلیم و تعلم کے اسباب و مقدمات و مُعِدّات ہین
بادشاہان اسلام و سلطان و امام پر پہلا فریضہ و واجب اول احیاے علوم

شرعیہ و سیاسیہ مین حیث الریاسۃ شرعیہ و سیاسیہ ہی کیونکہ خدا تعالے نے
فرمایا ہی هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ
وہی اللہ ہی کہ جس نے بہیجا ہے ناخواندونمین ایسے رسول کو جو کہ اونہین مین سے ہی اور
وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ - پس خلیفہ و امام یا سلطان اسلام جو فی الحقیقۃ نائب رسول
اونپر اللہ تعالی کے آیات پڑہتا ہی اور اونکو پاک کرتا ہی اور اون کو کتاب اور حکمت کی تعلیم کرتا ہے
اوسکو بہی تعلیم کتاب و حکمت ضروریات و لوازمات بادشاہت سی ہے ورنہ وہ
خلافت و نیابت کے حقوق سے عہدہ برا نہوگا -

جب معلوم ہوا کہ سلطنت و امامت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت سی عبارت ہے
اقامت شرع و حفظ حوزہ ملت مین اس طور پر کہ اوسکی متابعت سب پر واجب ہو تو پس امام
کا کام اقامت شرع و حفظ حوزۂ ملت مقرر و معین ہوچکا - اقامت شرع سے مراد
اوس کے احکام کا اجرا ہے امت اجابتی مین جو مسلمان ہین اور حفظ حوزۂ ملت سے
مراد امت دعوت یعنی کافرونکا روک ٹوک ہی حریم ملت سی - اور یہ دونون عمل موقوف
ہین تعلیم علوم شریعت پر کیونکہ اعمال بدون علم ممکن العمل نہین پس امام کو حفظ علوم شریعت
من حیث الامامۃ والریاست واجب ہوا -

فقہائی اسلام و علمائے اعلام نے امام یا سلطانپر وجوب احیاے علوم شرعیہ کے معنے
یہ بیان کیے ہین کہ عوام کو احکام شریعت کی محافظت پر اقدام اور اوسکی پابندی کہنے
کا اہتمام و انتظام کرے کہ بدون اسکے بادشاہ کو عادل نہین کہہ سکتے - اگر کوئی
بادشاہ اس فرض کو ترک کرے تو عاصی و اثم ہوتا ہی کہ اوس نے نوامیس الٰہیہ
کی رعایت و صیانت و حفاظت نہین کی -

بادشاہ رعایا کو محافظت احکام شرعیہ کے پابند نہ رکہنے سے غیر عادل و عاصی
و اثم اسلئے ہوتا ہی کہ آدمی مدنی الطبع ہے یعنی اپنی زندگی مین محتاج اجتماع بنی نوع ہے

جو باہم معاون و مشارک احتیاجات و ضروریات معیشت تمدنی ہوتے ہین - چونکہ
قوت شہوی و غضبی دامی جور و اختلاف ہی جس سے ہیئت اجتماعیہ مدنیہ زائل و باطل
ہو جاتی ہے جو کبائر عقلی و نقلی سے ہی لہذا بالضرور ایک عادل کی ضرورت ہوئی
جو جور و اختلاف افراد بنی نوع کو رفع کرے اور اونکی ہیئت اجتماعیہ مدنیہ کا محافظ
ہو اور عدل اوسیکو میسر ہو سکتا ہی جو طبیعت وسط پر واقف ہو اور وسط حقیقی کا معین
و مقرر و مبین کرنے والا شریعت آلہیہ و شارع ہے پس واضع عدالت درحقیقت شریعت
ہی مگر اجرائے احکام شریعت و ملت و حفظ قوانین کلیۂ دین و دولت کے لئے بعرض
بقائے ہیئت اجتماعیہ مدنیہ ایک ایسے شخص کی ضرورت ہوتی ہے جو تائید آلہی سے
سرفراز و تدبیر و شوکت و صولت سے ممتاز ہو تا نفوس رعایا اوسکی اطاعت کرین
اور وہ قوانین شرعیہ کی محافظت بغرض صلاح و سداد معاش و معاد سایر افراد
ملت کرے - اگر ایسا مدبر نہ ہو تو نظام بنی نوع انسان جاتا رہی اور بقائے
نوع انسانی بروجہ اتم و اکمل حاصل نہ ہو پس مدبر عالم جو بادشاہ ہے اوسکو حفظ شریعت
ضرور ہوئی اور لوگونپر اوسکی تکلیف منجانب بادشاہ واجب گردانی گئے کہ وہ مراسم
شرع کی پابندی کرین کہ وہ ہر زمانہ و وقت کے مقتضا و مصلحت کے مطابق اقوال
مجتہدین پر جو کتاب و سنت سے مستنبط ہین عمل پیرا ہون ورنہ جو خلل و زلل کہ اوسکے
عدم محافظت کی وجہ سے پیدا ہوا ہی خدا اوس کا مواخذہ اوس سے کرے گا
اور تمامی رعایا کے گناہون کی جواب دہی اوسکے ذمہ عائد ہو گی کیونکہ اگر وہ
محافظت شریعت کرتا تو نوع انسان مین عدالت قائم ہوتی اور اقامت شریعت سے
سب کے سب صراط مستقیم پر قائم ہو جاتے چنانچہ اسی کی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے مکتوب کسریٰ مین اشارہ فرمایا ہے کہ تو اسلام مین آ ورنہ تمامے
رعایا کے گناہ کا تو حامل ہو گا یعنی اوسکے کہ رعایا سے اونکا بوجہ کچھ کم ہو -

اسکا حاصل کوئی شئے بادشاہ پر حفظ شریعت سے زیادہ ترضروری ولازم نہین ہے کیونکہ اوسکے ترک سے کمال گناہ وعصیان عاید حال ہوتا ہے۔

چونکہ شرع علم وعمل دونونکا نام ہے بادشاہ کو حفظ شریعت مین ایسے امور کے اقدام واہتمام سے گزیر نہین ہے کہ جن سے علم شرع محفوظ رہے پس سب سے پہلے اپنی مملکت مین تفتیش وتلاش کرے کہ جو شخص کہ علوم شرعیہ مین اعلم علمائے ممالک بادشاہ ہو اوسکو پیدا کرے۔ اور اوسکی تدبیر یہی ہے کہ دیکھی کہ علوم شرعیہ مین بالاتفاق کون مشہور ومسلم ہے اور طلبہ علم اوس سے استفادہ حاصل کرتے ہین اور اوسکے اکثر اوقات مطالعہ ومدارسہ ومذاکرۂ علوم مین صرف ہوتی ہے اور کسیکو اوسکے تبحر علم مین کلام وگفتگو نہو اگر احیاناً ایسی کئی لوگ ہون تو اون مین جو ورع اور تقوی سے مشہور اور خیانت اور طمع سے دور ہو اوسکو اختیار کرے اگر ایسی بھی چند لوگ ہون تو اونمین جو عرف سے زیادہ ماہر اور کیاست ورشد مہمات سے اختصاص رکھتا ہو اگر ایسی بھی بہت ہون تو جو کہ جرارت وجلادت وشفقت علی الخلق ودینداری مین زیادہ ہو اور مصالح ومفاسد امور سے زیادہ تر واقف وآگاہ ہو اوسکو اختیار کرے اور علوم کا اہتمام وانتظام اوسکے ذمہ کر دے۔

حضرت عمر کو جب خلافت ملی تو آپ نے حضرت علی کو جو کہ اعلم علمائے صحابہ تھے اعانت انفاذ احکام اجتہادیہ پر معین فرمایا اور کوئی کام بدون آپ کے مشورہ کے نہین کیا اس لیئے بادشاہ پر جو مسند امامت پر متمکن ہے اختیار سیرت خلفائے راشدین ضرور ہے اور احکام ومناط امور دینیہ کو اعلم علما کے رائی پر موقوف رکھے۔ ایسی شخص کو اصطلاح فقہا مین صدر الصدور وشیخ الاسلام نام رکھتے ہین۔ جب بادشاہ صلاح حفظ علوم شریعت

کوایسی عالم کے تفویض کردے اور مایحتاج حفظ علوم شریعت اوسکے صلاح ومشورہ کے مطابق مرتب کرچکے تو گویا اپنی اِس فریضہ کے عہدہ سے برآیا وادا کیا سمجھنا چاہیئے۔ جب بادشاہ کی جانب سے شیخ الاسلام کیطرف یہ تکلیف راجع ہوئی تو اوسکو اولا چاہیئے کہ علمائے مملکت مین سے ڈھونڈھے وتلاش کرے کہ کون مراتب علم ودین وطریق تعلیم وقوت اجتہاد وافتا وتدریس مین مقدم ومصدر ہے اور اِن مین سے کون کس علم سے زیادہ ممارست ومناسبت رکھتا ہے اور اوسکی تعلیم وتفہیم بہتر کرتا ہے جو جسمین ماہر ولایق ہو اوسکو اوسکی تعلیم وتدریس وتفہیم پر مامور کرے۔

دوسرا کام شیخ الاسلام کا یہ ہوگا کہ طلبہ کا حال دریافت کرے کہ کسکو کس علم سے زیادہ رغبت ومناسبت ہے اوسمین اوسکو مشغول کرے اور اوس علم کے مدرس کے پاس بھیجے اور طلبہ پر ایسا مہربان وشفیق ہو جیسے کہ اوسکے والدین ہوتے ہین اور مدرسین سے التماس ودرخواست محبت ومحنت کرے اور تھوڑی تھوڑی دنون مین مدرسین وطلبہ کیا پڑھائی وپڑھے ہین دریافت کرتا رہے اور جلد جلد امتحانات لیا کرے تا وہ ترقی مین سعی کرین اور جو طلبہ کہ ترقی کرین اون کے اعزاز واکرام وانعام مین مبالغہ کرے۔

اور بادشاہ کی طرف سے یہ امور ایسی طور پر مقرر وجاری کرادے کہ طلبہ آپس مین منافست وغبطہ پیدا کرین اور ترقی کرکے اوس منفعت کے حاصل کرنے مین مسابقت کرین۔ اگر طلبہ امتحان مین کامیاب نہ نکلین تو اوسکی وجہ دریافت کرے کہ قصور معلمین کیجانب سے ہے یا طلبہ کے اگر سبب تقصیر مدرس ومعید درس ہو تو اون سے شدید مواخذہ کرے اور استرداد وظیفہ وتعطل وتبدل وغیرہ کی سزا دے جن سے معلمین طلبہ کے حق مین اہمال

جائز نہ رکھین - اگر طلبہ کی کہالت و بطالت ہو تو پہلے اونکو سمجھا کر کہے اور ترقی کرنے کی تحریص دے اگر دوبارہ اسپر بھی اہمال و تقصیر کرین تو زجر و توبیخ کرے اور وظیفہ ترغیبی بند کر دے اگر بسبب تقصیر و اہمال قصور فہم و عدم مناسبت علم سے ہو تو جس علم سے اوسکو مناسبت ہو اوسکو اوسی علم کے مدرس کے تفویض کر دے تاکہ وہ علم سکھایا جاوے -

طلبہ کے اوقات تعطیل و خلوات کی نگرانی کے لیئے نگہبان و ناظر مقرر کرے اگر کسی سے فسق و فجور و منکر ظہور مین آوے و صدور پاوے تو اوسکو محتسب کے سپرد کر دے تاکہ وہ اوسے زجر و توبیخ کرے بہ تشہیر و تادیب و قطع وظیفہ و تحقیر و ایذا بلکہ نفی مدرسہ و بلدہ تاکہ دوسرے طلبہ اوس سے عبرت لین - اگر نیک چلنی و شوق و مصروفیت و مشغولیت دیکھی تو اونکی تعظیم مین مبالغہ کرے اور وظیفہ اضافہ کرے جب اس طرح ہو تو عنقریب علمائے دیندار پیدا ہون اور طلبہ مدارج کمال پہ ترقی کرین و استعداد و استحقاق قضا و افتا و تدریس و اعادہ و امامت و خطابت و احتساب و صدارت وغیرہ اون مین پیدا ہو جب طلبہ کی یہ حالت و لیاقت ہو تو بادشاہ سے اونکا حال عرض کرکے ہر ایک کو جس جس کام کے کہ وہ لایق ہو خدمت دلوائی تا مملکت مین لوگ اوس سے رجوع کرین - اور جب اہل لوگ جہات و مناصب شرعیہ و ملکیہ کے تصدی کرین تو رونق علم شرع و عدل و داد پیدا اور چراغ دین و دولت افروختہ ہو - اس طریقہ سے شیخ الاسلام و بادشاہ حفظ علوم شرعیہ سے عہدہ برا و حفاظت شریعت من حیث العلم کا فریضہ ادا کر سکتے ہین -

یہ امور وہ تھے جنکو فقہا نے حفظ علوم شریعت و حفظ شریعت مین حیث العلم

کے بارہ مین کتب احکام سلطانیہ مین لکھا ہے ۔ اِس تمام تقریر کا ماحصل یہ ہوا
کہ بادشاہ پر چونکہ حفظ شریعت من حیث العلم و احیائی علوم شریعت فرض و واجب
اوّل ہے اور اوس کا کام ہے کہ وُہ اپنی رعایا کو اقدام احکام شریعت و علوم
شرعیہ پر مامور و مجبور کرے تو ہر بادشاہ کا حق ہے کہ اپنی رعایا کو مثل پابندی
سائر قوانین شرعیہ و عدلیہ و سیاسیہ کے اِسکی پابندی و اقدام و التزام پر بھی جبر
کرے اسی لئے تمام ممالک متمدنہ دول سیاسیہ یورپ و امریکا و جاپان مین تعلیم
جبری و بلا فیس یعنی مفت کر دی گئی ہے اور ابتک اِسقدر وہان بہ نسبت قوانین
شرعیہ کے نقص باقی ہے کہ کفایت طلبہ وہان نہین ہوتی ہے جیساکہ مسلمانون مین
بمقتضائی فقہ و قانون ملّی دولت پر واجب ہوتی ہے ۔ عہد خلافت راشدہ سے
مصرف بیت المال کے ابواب خرچ مین مدّ کفائت علما و طلبہ منجملہ اور اخراجات
ضروریہ دولت و حکومت کے مثل سدّ ثغور (فاینٹر پروٹکشن) و بنا رقنطرہ و جسر
وغیرہ تعمیرات مصالح عامہ (پبلک ورکس) کے مکتوب و محسوب ہوتا تھا خلیفۂ
اوّل کے عہد مین علی السویہ بیت المال سے عطا مقرر ہوتی تھی پھر خلیفۂ دوم نے
بقدر حاجت و فقہ و فضل عطا مقرر فرمائی اور اوسی کے تقلید من بعد ہوتی چلی آئی ۔
جب مین فرضیت علم اور اوسکی شرعاً جبری ہونے کو بدلائل شرعیہ بھی ثابت کر چکا
تو اِس مقام پر مناسب جانتا ہون کہ علم کی افضلیت و شرف و ثواب پر جو ادلۂ
عقلیہ و نقلیہ کتاب و سنت و عقل و حکمت سے علما نے لکھے ہین اون کو بھی ضمناً
نقل کردون تا لوگون کو اوسکے فضائل و فوائد سے رغبت ہو اور اوسکی فرضیت
و منفعت زیادہ تر موکد ہو جائے ۔

فضیلت علم و علما پر اسقدر ادلۂ نقلیہ ہین کہ اگر اون کا احصا و استقصا کیا جائے

تو ایک مبسوط کتاب لکھنی پڑے گی مصنفین اسلام نے اس بارہ مین تصانیف مفردہ
و مستقلہ لکھے ہین چنانچہ حافظ ابن عبد البر و آدم ابی ایاس استاد بخاری و فرتی
کی کتاب العلم اور ابن قیم کی مفتاح دار السعادہ دو مبسوط جلدون مین اور کتاب
ادب الطلب قاضی شوکانی کے اور کتاب جواہر العقدین فی فضل الشرفین شرف العلم
والنسب العلی علامہ علی سمہودی کی اور کتاب العلم بعض علماء مکہ کی اور معارف العلوم شیخ
محمد خلیل بدخشانی کے اور کتاب تعلیم المتعلم وطریق التعلم زرنوجی کے اور ابن دقیق العید کے
کتاب اس بارہ مین مشہور و معروف ہی اور کتب حدیث و سلوک مین تو عموماً
ایک باب ہی اسی غرض سے منعقد کیا جاتا ہی چنانچہ احیاء العلوم امام غزالی و بحار الانوار
مجلسی و قوت القلوب جعفر مکی و عین العلم وغیرہ اسی قسم کی کتب ہین صحاح ستہ و
مسانید و سنن و معاجم وغیرہ کتب حدیث مین کتاب العلم مستقلا مکتوب و مرقوم
ہوتی ہی کتب ترہیب و ترغیب منذری و ابن حجر وغیرہ مین بھی اس قسم کے احادیث
کا مفصل ذکر موجود ہی۔

علم کی فضیلت و جہل کی رزلیت اوس کے منافع اور اوس کے مضار سے اگرچہ اہل اسلام مین کریما کا پڑھنے والا بھی آگاہ کیا جاتا ہی اور ہندو دکن کے مبتدی لڑکونکا سبق ہے بعد حمد و نعت کے بھی ہوتا ہی کہ۔

نظم

بنی آدم ار علم یابہ کمال ٭ نہ از حشمت و جاہ و مال و منال
چو شمع از پی علم باید گداخت ٭ کہ بی علم نتوان خدا را شناخت

خرومند باید طلب گار علم ٭ که پیوستہ گرم ست بازار علم ٭ کسی را کہ شد دار ازل
بخت یار ٭ طلب کردن علم کرد اختیار ٭ طلب کردن علم شد بر تو فرض ٭ وگر واجب
است از پیش قطع ارض ٭ برو دامن علم گیر استوار ٭ کہ علمت رساند بدار القرار ٭
میا موز جز علم گر عاقلے ٭ کہ بے علم بودن بود غافلے ٭ ترا علم در دین و دنیا تمام ٭
کہ کار تو از علم گیرد نظام ٭

(برعایت لفظ نظام یہ تضمین پیش کش اولی الافہام ہے)

بزرگان ملک و عزیزان تمام ٭ ہمہ کام جویان خاصان و عام ٭ بہم پائے من برارید
گام ٭ برارید کام از مدار المہام ٭ بخوانید این نظم را صبح و شام ٭ بر بندگان حضور
نظام ٭ ز جہال کے ملک گیرد نظام ٭ کز یشان بود ملک بی ننگ و نام ٭ ز جہل اہالی
ملک نظام ٭ نگیرد قرارے نظام نظام ٭ قوام نظام و قیام نظام ٭ ز علم ست اے
شاہ آصف مقام ٭ سرایم سخن سنجتہ نے حرف خام ٭ شنو حرف این خیر خواہ انام ٭
غرض چون نباشد کلام ست تمام ٭ کلام غرض جملہ ناتمام ٭ ترا کام سنجد بدنیا و
نام ٭ یکی گوش کن حرف ملا نظام ٭ چہ خوش گفت سعدی معجز نظام ٭ کہ در وے
نباشد کسی را کلام ٭ ترا علم در دین و دنیا تمام ٭ کہ کار تو از علم گیرد نظام ٭

ادلۂ فضیلت علم از کتاب اللہ

(۱) مفسرون نے آیہ وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّہَا الآیۃ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ
— اور سکھلا دیے اللہ تعالے نے آدم کو تمامی اسماء۔
یہ آیت فضل علم پر دلالت کرتی ہے کیونکہ خدا تعالے نے خلقت آدم کی حکمت کے
بیان میں کسی چیز کو سوائے صفت علم کے بیان نہیں فرمایا اگر علم سے کوئی صفت
اشرف و اعلی ہوتے تو آدم کی خلقت کی وجہ اوسی کو ٹھہراتا اور اوس کا اظہار

فضل اوس صفت سے کرتا نہ علم سے دیکھو پہلے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ (اِنِّی جَاعِلٌ
تحقیق مین کرنے
فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً) جب فرشتون نے یہ کہا کہ (اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا) تو
والا ہون مین زمین کے ایک خلیفہ (کیا گردانتا ہے تو بیچ زمین کے اوس شخص کو جو کہ فساد کریگا اور
خدا نے کہا کہ (اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ) پس خدا نے فرشتونکے جواب مین یہی ارشاد
(تحقیق مین جانتا ہون اوس شے کو کہ جسکو تم نہین جانتے ہو)
فرمایا کہ مین عالم ہون اپنی کسی صفت جلال و جمال کو مذکور نہین کیا نہ موجب اون کے
سکوت کا اپنی صفات قدرت و غنا و کبریا و جبروت کو گردانا جس سے معلوم ہوا کہ
صفت علم ساری صفات جلالیہ و کمالیہ کے مافوق ہے اور آدم علیہ السلام کے
فضیلت بھی علم ہی سے بیان کی یہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ علم اشرف
صفات ہے یہانتک کہ فرشتونکی تسبیح و تقدیس و عدم معصیت پر آدم کے فساد
و سفک دم کو ترجیح صرف علم ہی کی وجہ سے ہوئی کہ سجود ملائکہ و خلیفۃ اللہ
ہوگئے۔ پھر اس علم کی برکت سے توبہ نصیب ہوئی و صفی بنگئی و خلعت
اجتبا پائی۔

اہل اصول فضیلت علم پر کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و عقل و حکمت دلالت
کرتی ہے چنانچہ ہم ادلہ کتاب اللہ کے بعد باقی ادلہ سنت و حکمت بھی بترتیب
ثبت کرتے ہین۔

(۲) خدا تعالیٰ نے علم کو حکمت سے تعبیر فرمایا اور حکمت کی عظمت و بزرگی
ظاہر فرمائی جیسے (وَاٰتَیْنٰہُ الْحُکْمَ صَبِیًّا وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَۃَ
اور دیا ہم نے اوسکو یحیی علم لڑکپن مین اور تحقیق دیے ہم نے لقمان کو حکمت یعنی علم
وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا۔ خدا تعالیٰ نے ہمکو بہت کم علم دیا ہے

اور جو شخص کہ دیجاتی ہے اوسکو حکمت یعنی علم حکمت کا پس تحقیق دے گئی ہے اوسکو خیر کثیر
جیسا کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ۔ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا اور
اور نہین دیا گیا تم کو علم مگر تھوڑا۔
دنیا کو بھی قلیل تعبیر فرمایا کہ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ پس دنیا جو قلیل ہے اوسکی کیفیت
کہو یا محمد متاع دنیا کی تھوڑی ہے
ہم دریافت نہین کرسکتے تو جسکو خدا کثیر کہے اوسکو ہم کیونکر تماماً و کمالاً دریافت کرسکتے ہین
دنیا کے قلیل علم کے کثیر ہونے پر دلیل عقلی بھی قایم ہے کیونکہ دنیا متناہی العدد
و متناہی العدد و متناہی المدت ہے اور علم کے قدر و عدد و مدت کی کوئی نہایت نہین ہے
اور نہ اس سے جو سعادت حاصل ہوتی ہے اوسکی انتہا ہے۔

(۳) خدائی تعالی فرماتا ہے کہ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ
کیا برابر ہوتے ہین اہل علم اور بے علم لوگ
اسی طرح قرآن مین سات چیزون مین عدم استوار کا ذکر ہے قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ
کہو یا محمد نہین برابر ہوتا ہے
وَالطَّيِّبُ یعنی حلال و حرام وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ وغیرہ خبیث
اور پاک اور نہین برابر ہوتے ہین اندھیرے اور نور
و طیب و ظلمات و نور و ظل و حرور مین فرق کیا ہے اور سب کا مآل و مرجع اگر تامل و غور
دیکھا جائے تو عالم و جاہل کے فرق کی طرف منتہی ہوتا ہے۔

(۴) آیہ وافی ہدایہ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ
اور فرمانبرداری کرو تم اللہ کی اور فرمانبرداری کرو تم اوسکے
مِنْكُمْ مین اصح اقوال پر اولی الامر سے مراد و مقصود علما ہین کیونکہ با وشاہون کو
رسول اور اہل امر کی جو تم ہی مین سے ہو۔

بھی احکامات و انتظامات ملکیہ و دینیہ مین تابع علما ہونا پڑتا ہے نہ علما کو بادشاہون کے
ے اِنَّ الْمُلُوْکَ لِیَحْکُمُوْنَ عَلَی الْوَرٰی ؛ وَعَلَی الْمُلُوْکِ لِیَحْکُمُ الْعُلَمَاءُ
تحقیق بادشاہ البتہ حکم کرتے ہین مخلوقات پر لیکن بادشاہون پر حکم کرتے ہین وہ علما ہین
(۵) فضیلت و رفعت علم و علما پر نص یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَ
بلند کرتا ہے اللہ تعالی درجات اون لوگون کے جو
الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط ناطق ہے خدائی تعالی نے چار چیزون کے
ایمان لائے ہین تم مین سے اور نیز اون لوگون کے کہ جنکو علم دیا گیا ہے۔
درجات بیان فرمائے ہین۔ پہلی تو مومنین بدر کے لئے کہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
سوائے اسکے نہین کہ مومن وہی
الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ الی قولہ تعالی لَهُمْ دَرَجٰتٌ
لوگ ہین کہ جسوقت اللہ یاد کیا جاوے تو خوفناک ہوجاتے ہین دل اونکے یعنے اونکے لئے درجے ہین
دوسرے مجاہدین کیلئے کہ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَةً
اور فضیلت دی ہے اللہ تعالی نے مجاہدین کو اون لوگون پر جو بیٹھ رہنے والے ہین بلا کسی عذر کے
تیسرے صالحین کیواسطے جیسے فرماتا ہے وَمَنْ یَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ
اور جو شخص کہ آتا ہی پاس اللہ کے بحالت ایمان
قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِکَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰی۔ چوتھی علما کے لئے۔ ان آیات
کو تحقیق اچھے عمل کئے ہین اوسنے پس اونہین لوگون کے لئے بلند مرتبہ ہین
غور کرنیسے مراتب کا تفاوت اور ہر ایک کے درجات کا حال دریافت ہوسکتا ہے کہ اہل بدر
کو مومنین پر اور اونمین سے مجاہدین کو قاعدین پر اور صالحین کو مجاہدین پر اور اہل علم
کو سب پر درجات فضیلت عطا فرمایا پس علما افضل الناس ہوئے
(۶) پہلی پہل جو وحی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ یہہ تھی کہ

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ
پڑھ تو ساتھ مدد نام رب اپنی کی جو کہ خالق ہے ایسا خالق کہ پیدا کیا ہے اوس نے انسانکو علقہ سے پڑھ تو اور رب
الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ۔
بزرگتیرا وہی ہے کہ جس نے تعلیم دی ہے ساتھ قلم کے اور سکھلایا ہے جس نے انسانکو جو کچھ کہ وہ نہین جانتا تھا۔
اِس آیت مین سب سے پہلے نبی کو پڑہنے کا حکم ہوا اور اپنا امتنان و احسان تعلیم قلم و تعلیم مالم یعلم سے ارشاد و بیان فرمایا اور خلقت انسانی جو کہ علقہ سے ہے اور محض بے ادراک اور ناکارہ ہے اوس کا اکرام و شرف بعلم بیان فرمایا یعنی ابتداء خلقت مین اِس قدر ارزل حالت مین تہا جب علم حاصل کیا تو مرتبہ غایت شرف و کمال مین اعلا حاصل کیا اور خلعت خلافت و تشریف (کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ) سے برکت و دولت علم مشرف و ممتاز و سرفراز ہوا اور بنا بر اوس قاعدہ اصولیہ کے کہ ترتب حکم وصف پر مشعر ہوتا ہے کہ وصف علت حکم ہے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ خدا تعالے جو مستحق وصف اکرمیت ہوا ہے اِس لیئے کہ اوس نے بنی آدم کو علم عطا فرمایا اِس سے ظاہر ہے کہ علم سب اشیا سے اشرف ہے ورنہ اوس کا افادہ و افاضہ دوسرے صفات کے افاضہ و افادہ پر اشرف و اکرم نہ ہوتا۔

(۷) اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا۔

سوا اِس کے نہین کہ جو لوگ کہ اوسکے بندونمین سے اللہ سے ڈرتے ہین وہ صرف علما ہین

اِس آیت کے دو قرارت ہین اگر اللہ کو فاعل (یخشی) اور علماء کو مفعول پڑہین تو اوس کا معنی یہ ہوگا کہ اگر خدا کسی سے ڈرتا تو علما سے ڈرتا کیونکہ وہ اہل تمیز ہین اور جانتے ہین کہ کیا جایز ہے اور کیا ناجایز ہے جاہل جنکو کچھہ تمیز و علم نہین کسیکو اونکی کیا پروا ہو سکتی ہے اور اون کی طرف کب کوئی التفات کر سکتا ہے اس قرارت مین علما کے منصب و شانکی کوئی حد باقی نہین رہی کہ خدا تک اونکا لحاظ و اعتنا کرتا ہے

قرار نہ مشہورہ سے فضیلت علم وعلما کا استنباط اس طرح ہوتا ہے کہ علما اہل خشیۃ سے ہین اور جو اہل خشیت ہین وہ اہل جنت ہین تو علما اہل جنت سے ہوئی بلکہ صرف علما ہے اہل خشیۃ وجنت ہین کیونکہ لفظ انما مقتضی حصر ہے ۔ علما کا اہل خشیت سے ہونا تو اسی آیت سے ثابت ہے اور اہل خشیت کا اہل جنت سے ہونا ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ جزاؤھم عند ربھم جنات عدن تجری من تحتھا الانھار الی قولہ لمن خشی ربہ ۔ ولمن خاف مقام ربہ جنتان پس یہ مقام فوز کبیر ہے ۔ نہرین ۔ اور واسطے اوس شخص کے جو کہ درتا ہے کھڑا ہونیسے سامنے رب اپنی کے دو بہشت ہین ۔ جو عالم باللہ ہوا وسپر خشیت اللہ واجب ہے کیونکہ جو جسکو نہین جانتا وہ اوس سے ڈر ہی نہین سکتا مگر صرف جاننا ہے مستلزم خشیت نہین ہوسکتا بلکہ اور تین امور کا جاننا بھی اوسکے ساتھ ضرور ہے پہلی اوسکی قدرت کا علم ہونا چاہیے کیونکہ بادشاہ جانتا ہے کہ اوس کے افعال قبیح کو اوسکی رعیت جانتی ہے مگر وہ اوسنے نہین ڈرتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ رعیت اوسکی دفع ومنع پر قادر نہین ۔ دوسرے یہ کہ یہ جانے کہ وہ عالم ہے کیونکہ چور جانتا ہے کہ بادشاہ قادر ہے لیکن اوسکے ساتھ یہ بھی جانتا ہے کہ وہ اوسکی چوری سے واقف وآگاہ نہین اسلئے وہ نہین ڈرتا ۔ تیسرے یہ کہ وہ حکیم ہے کیونکہ مسخرہ جانتا ہے کہ بادشاہ اوس کے منع پر قادر ہے اور اوس کے قبائح سے بھی واقف ہے لیکن اوسکی اس مسخرہ پن سے راضی ہے مناد مت دوست ہے نہ حکیم طبع ۔ جب یہ تینون علم کسی کو حاصل ہون تو مستلزم خوف ہین پس ثابت ہوا کہ بندہ اپنے خدا سے ڈر نہین سکتا بدون اسکے کہ وہ جانے کہ خدا عالم جمیع معلومات ہے اور کل مقدرات پر قادر ہے اور وہ منکرات ومحرمات سے خوش نہین ناراض ہے ۔ دوسرے دلیل خوف کے سبب خشیت ہونیکی یہ ہے

کہ جب کسی بندہ لذت عاجلہ ہی مگر وہ خلاف امر اللہ ہو اور اوس کا کرنا منفعت و مضرت و اَلم آجل پر شامل ہو تو عقل کا مقتضا یہ ہے کہ ترجیح جانب راجح کو دے پس نور علم سے جب کہ وہ یہ سمجھے کہ لذت عاجلہ بمقابلہ الم آجل کے حقیر ہے تو لا محالہ اوس سے وہ ڈرتا اور بھاگتا ہے اور بہ ترک اوسکی امر واجب کو اختیار کرتا ہی تو اہل ثواب و اہل جنت سے ہو جاتا ہی۔ الغرض شواہد عقلی و نقلی یہ ثابت ہو گیا کہ عالم باللہ خائف ہوتا ہی اور خائف اہل جنت سے ہے۔

(۸) وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ یہ آیت اَدَلِّ دلایل فضیلت و رفعت و نفاست اور کہو ای رب زیادہ کر تو مجھکو علم۔

و رجحت علم پر ہی اور یہ ثابت ہوتا ہی کہ علم کے ساتھہ خدا کی فرط محبت ہی کیونکہ اپنی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو از دیاد علم کے دعا کا حکم فرمایا نہ دوسری شی کا۔ قتادہ کہتے ہین کہ اگر کوئی بس کرتا علم سے تو حضرت موسیٰ علے نبینا و علیہ السلام بس کرتے اور حضرت خضر علیہ السلام سے یہ درخواست نفرماتے کہ هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا۔

کیا تابع داری کرون مین تیری اوپر اس امر کے کہ سکھلاوے تو مجھے اوس بھلائی مین سی جو کہ سکھلایا گیا ہے تو حضرت کبریت احمر شیخ اکبر قدس سرہ الانور فصوص مین ارشاد فرماتے ہین کہ قیامت مین ہر شے سے سوال ہوگا مگر علم سے سوال نکیا جاوے گا کیونکہ خدا تعالے نے اپنی حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو اوسکی زیادہ طلب کرنے کا حکم فرمایا ہی پس جو زیادہ تحصیل کرے اور اوسمین اپنا وقت و مال زیادہ تر صرف کرے اوس کا سوال نکیا جائے گا۔

(۹) خدا تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی زبان اتقان سے بیان فرمایا کہ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ وَاُوْتِیْنَا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ۔

ای آدمیو سکھلایا گیا ہون مین جانورونکی بولی اور دیجے گئی ہے مجھہ ہر شے۔

حالانکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایسی بادشاہت نصیب ہوئی تھی کہ لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ
کہ لائق ہو واسطے کسی کے
مِنْ بَعْدِیْ ۔ جسکی شان مین ہے باوجود ایسی بادشاہت وسلطنت ہونے کے
میرے بعد۔
آپ نے اوسپر افتخار وامتنان نعمت آلہی کا اظہار نکیا بلکہ علم منطق طیر پر افتخار فرمایا
(۱۰) ہدہد باوجودیکہ حضرت سلیمان کا ادنی فرمان بردار حقیر ومعاتب تہا
اسپر بھی اوس نے اِس کہنے کی جرأت کی کہ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِہٖ
دریافت کیا ہے مین نے اوس جگہہ کو کہ تو اوسکو نہین جانتا۔
اگر علم اشرف واعزاشیا سے نہ ہوتا تو ہرگز ہدہد کو یہ جسارت وجرأت ایسی حالت
مین نہ ہوتی ۔ اکثر دیکہا جاتا ہے کہ کیسا ہی ادنی واہیات شخص کیون نہ ہو جب وُہ پڑہ
لکہہ جاتا ہے تو اوس کی جرأت وہمت بڑہ جاتی ہے اور ادسکے چل جاتی ہے اور
اوسکی بات بادشاہونتک کو موقع پر ماننے پڑتی ہے اور اوسکو دلسے رعب جاتا رہتا ہے یہ صرف علمکی برکت ودولت
ہے ۔
(۱۱) وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا ۔
اور سکہلادیا تجہکو جو کچہہ کہ تو نہین جانتا تہا اور ہے فضل اللہ کا تجہہ پر عظیم ۔
وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا ۔ دیکہیے علم کو اپنا فضل عظیم و
اور جس شخص کو حکمت دی گئی ہے پس تحقیق اوسکو خیر کثیر دی گئی ہے ۔
حکمت کو خیر کثیر کرکے تعبیر کیا ہے جس سے علم کی شان وشرافت وفضیلت و
عظمت ثابت وظاہر ہے ۔
(۱۲) اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔ اِس سورہ مین اللہ تعالے نے اپنی سارے نعمتون پر
رحمن نے سکہلایا قرآن کو ۔

علم کو مقدم کیا ہے جس سے اوسکی فضیلت واہمیت واوّلیّت واولویت ثابت وظاہر ہے

ف صرف قرآن ہی نہین بلکہ تمام کتب آسمانی فضیلت علم پر ناطق ہین

(۱) تورات مین بیان ہوا ہے کہ عَظِّمِ الْحِکْمَۃَ وَاَنَّہٗ اَجْعَلُ الْحِکْمَۃَ فِیْ قَلْبِ عَبْدِیْ

تعظیم کرو حکمت کی اسلیے کہ مین حکمت کو کسی بندہ کے دل مین

وَاَرَدْتُّ اَنْ اَغْفِرَ لَہٗ فَتَعَلَّمْھَا ثُمَّ اَعْمَلْ بِھَا ثُمَّ اَبْلِھَا فَمَا لِیْ بِذٰلِکَ

نہین رکھتا مگر یہہ کہ ارادہ کرتا ہون کہ اوسکو بخشدون پس تو حکمت کو سیکھ اور پھر اوسکو ساتھ

کَرَامَتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ امثال باب (۸) آیت (۳۳) تربیت

عمل کر پھر تو اوسکو شائع کر تاکہ تو اس کی برکت سے میری کرامت کو دنیا اور آخرت مین حاصل کرے

کو منوکہ تم دانشمند بنو اور اوس سے کنارہ کرو اور اسی کے باب (۱) آیت

(۳۳) اور باب (۱۶) آیت (۲۱) مین اور خروج کے باب (۳۱) آیت (۳) مین

اور تواریخ کے باب (۱۷ و ۲۵) آیت (۷ و ۳) اور ایوب کے باب (۳۳) آیت

(۱۶) مین تعلیم وتعلّم کا ذکر ہوا ہے۔

(۲) زبور مین فرمایا ہے کہ یَا دَاوٗدُ قُلْ لِاَحْبَارِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

اے داؤد کہدے تو بنی اسرائیل کے علما اور درویشون کو کہ

وَرُھْبَانِھِمْ حَادِثُوْا مِنَ النَّاسِ الْاَتْقِیَاءَ فِیْھِمْ لِقَیًا فَحَادِثُوْا

اتقیا سے ہمکلام ہو تم پھر علما سے اسلیے کہ تقوی اور علم اور عقل ایسی

ثَلٰثَۃُ الْعِلْمَ فَحَادِثُوْا الْعُقَلَاءَ فَاِنَّ التُّقٰی وَالْعِلْمَ وَالْعَقْلَ ثَلٰثَۃُ

تین مرتبہ ہین کہ نہین کیا مین نے ان مین سے ایک کو بھی اپنی خلقت مین سے کسی مین

مَرَاتِبُ مَا جَعَلْتُ وَاحِدَۃً مِنْھُنَّ فِیْ اَحَدٍ مِنْ خَلْقِیْ وَ

مگر یہہ کہ مین اوسکے ہلاک کرنیکا ارادہ کرتا ہون۔

اَنَا اُرِیْدُ اِھْلَاکَہٗ۔ زبور کے باب (۱۹) آیت (۷) مین لکھا ہے کہ خداوند کے

شہادت سچی ہے کہ سادہ دلون کو تعلیم دینے والی ہے۔ خدا نے تقوی کو علم پر اسلئے
مقدم فرمایا کہ وہ بدون علم کے نہین پایا جاتا جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ خشیت بدون
علم کے نہین حاصل ہوتی اور موصوف بامرین اشرف ہوتا ہے موصوف بامر واحد سے
اور علم کو عقل پر اسلئے مقدم کیا کہ عالم ضرور ہے کہ عاقل بھی ہو اور عاقل ضرور نہین کہ
عالم ہو کبھی غیر عالم بھی ہوتا ہے پس عقل مانند بذر کے ہے اور علم مانند شجر کے اور تقوے
مثل ثمر کے ہے۔

(۳) انجیل کے ستروین پارہ مین فرماتا ہے کہ وَيْلٌ لِمَنْ سَمِعَ بِالْعِلْمِ ثُمَّ لَمْ يَطْلُبْهُ كَيْفَ يَحْشُرُ
ویل ہے واسطے اوس شخص کے جو کہ علم کو سنتا ہے پھر اوسکو طلب نہین کرتا وہ شخص کسطرح گوارا کرسکتا ہے
مَعَ الْجُهَّالِ إِلَى النَّارِ۔ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوهُ فَإِنَّ الْعِلْمَ إِنْ لَمْ يُسْعِدْكُمْ
کہ جاہلونکے ساتھ آگ کیطرف جاوے۔ تم علم کو طلب کرو اور سیکھو اسکو اس لئے کہ تحقیق علم اگر
لَمْ يُشْقِكُمْ وَإِنْ لَمْ يُغْنِكُمْ لَمْ يُضِعْكُمْ وَإِنْ لَمْ يُغْنِكُمْ لَمْ يُفْقِرْكُمْ وَلَا تَقُولُوا نَخَافُ إِنْ نَعْلَمَ
تمکو نیک بخت نہ بناویگا تو بدبخت تو بناویگا اور اگر اوس نے تمکو بلندی نہ بخشی تو پستی بھی نہ دیگا
فَلَا نَعْمَلُ وَلَكِنْ قُولُوا نَتَعَلَّمُ وَنَعْمَلُ وَاعْلَمُوا سَيَشْفَعُ لِصَاحِبِهِ حَقٌّ عَلَى اللهِ تَعَالَى أَنْ لَا يُخْزِيَهُ
اور اگر اوس نے تمکو غنی نہ کیا تو درویش بھی نہ کریگا۔ اور یہ نہ کہو کہ ہم خوف رکھتے ہین کہ اگر علم پڑھین
تو کیا قول ہوگا یوم القیامۃ یا معشر العلماء ما ظننتم بربکم فیقولون ظننا ان یرحمنا
پس عمل نکرین لیکن کہو کہ ہم علم پڑھینگے پھر عمل کرینگے اور اپنے صاحبکے شفاعت کرتا ہے اہل
ربہ فیغفر لنا فیقول انی قد فعلت انی قد اشهدتکم حلمی لاشرارة
علم کے بارہ مین اللہ تعالے پر حق ہے کہ اوسکو ذلیل نکرے اور اللہ تعالی قیامت کے دن کہیگا کہ اے
بلی فادخلوا فی صالح عبادی الی جنتی برحمتی۔
جماعت علما کی تمہارا کیا گمان ہے اپنے رب کی حق مین علما کہینگے کہ ہمارا گمان ہے کہ ہمارا رب
ہمپر رحم کریگا اور بخشدیگا پس اللہ تعالے کہیگا کہ تحقیق مینے بخشدیا تحقیق مینے تمکو اپنی حکمت بطور ودیعت

دی ہو نہ واسطے کسی شرکے کہ ارادہ کیا ہو مینے پس تم میری نیک بندونکی ساتہ میری جنت مین
میرے رحمت کی ساتہ داخل ہو جاؤ۔
مقاتل بن سلیمان کہتا ہی کہ مینے انجیل مین دیکہا ہی کہ خدا تعالے حضرت عیسی سے ارشاد
فرماتا ہی کہ یا عیسی اعظم العلماء و اعرف فضلهم فانی فضلتهم علی جمیع
ای عیسے تعظیم کر تو علما کی اور اونکی فضیلت کو پہچان اسلیے کہ تحقیق مینے اونکو فضیلت اپنے
خلقی الا النبیین و المرسلین کفضل الشمس علی الکواکب و
تمامی مخلوقات پر بغیر نبیون اور مرسلونکے ایسی دی ہے جیسے آفتاب کی فضیلت اوپر ستارونکے
کفضل الاخرة علی الدنیا و کفضلی علی کل شئی۔
اور جیسے کہ آخرت کی فضیلت اوپر دنیا کے اور جیسے کہ میری فضیلت اوپر ہر شئی کے ہی۔
ف ہنود کے کتب سماوی و مذہبی مین فرضیت و افضلیت علم کے بارہ مین بہت
کچہہ لکہا ہی جسکو بالاختصار درج ذیل کیا جاتا ہی۔
وید مین بکرات و مرات تاکید تعلم و تعلیم کی گئی ہے منو نے بہی منشمرتی کے حصہ (۴)
اشلوک (۱۹) مین تعلیم علم کو فرض بتایا ہی۔ ہنود کے پاس وید و اخلاق و سلوک
جو دل کو پاک و صاف کرے اور علوم معاش جو ضروری المعیشہ ہین اور جو بقاے
صحت جسمانی مین مفید ہین ان سب کا سیکہنا فرض ہی۔ مگر عموما وید اور اوسکی
چہہ انگ اور ویاکرنہ سوائے برہمن چہتری ویش کے دوسرے کو اس کے
سیکہنے کی اجازت نہین ہے۔ اور بعض کہتے ہین کہ کوئی علم نادرست
نہین ہے کیونکہ اوس سے انتفاع و سعادت مقصود ہے و ازالہ ضرر و انتفاع
عموم خلق مقصود ہے۔
ہنود کے پاس چودہ ودیا (علوم) اور چونسٹہہ کلان یعنے فنون ہین جنکے
تفصیل بیان غیر ضروری ہے مگر باعتبار اقوام کون کسکو سیکہنا جائز اور

سکونا جائز ہے اسکی تفصیل حسب ذیل ہی۔

(۱) برہمن - وید - اپوید - سانکھی شاستر - دھرم شاستر - ویدانت - لوگ شاستر سیکھی دوسرے کو اسکی اجازت نہین ممنوع ہی - وید کا سیکھنا فرض ہے مگر عورت کو حرام ہی۔

(۲) چھتری کو اپوید و دھنر اپوید کے سیکھنے کی اجازت ہی - اور تہ تنتر اپوید برہمن وشتری دونکو جائز ہے - شنکر نیتی کا سیکھنا چھتری کی فرض ہی۔

(۳) ویس وشودھر گاندھر واپوید سیکھہ سکتی ہین ان کو ہوہار و کھیتی و فلاحت و حرفت کا سیکھنا چاہیے سارے کلان فنون سب قوموں کو جائز ہین کسیکو ممنوع نہین۔

منو لکھتا ہی کہ آدمی ضعف و کبر سن سے مرتعش ہو جانے سے بزرگ نہین ہوتا بلکہ نوجوان عالم کو فرشتی بھی بزرگ جانتے ہین - بی علم کی تمثیل مثل فیل و اسپ چوبین و ماہے چرمین کی ہے - دنیا مین بے علم اسی طرح ذلیل و بے کار ہے جیسا کہ خنثے اور عورت عورت کے حق مین۔

پنچوا کھیان مین لکھا ہی کہ اولاد کا سری سے نہ ہونا اور ہوکر مرجانا اسقدر مکلف نہین جسقدر کہ بے علم اولاد موزی و مکلف والدین ہین۔

راجہ امر سنگھہ کا قول ہے کہ حمل کا ساقط ہو جانا عورت کی قربت ہی نکرنی - اولاد کا مرجانا یا لڑکی کا ہونا یا عورت کا عقیم رہنا یہ سب اس سے بہتر ہی کہ خوبصورت بانصیب دولت مند بی علم لڑکا ہو - بی علم اولاد ایسی ہی غیر مفید ہے جیسے بے دودھ کی گائے۔

راجہ بھرت ہری بطور سوال و جواب کے اپنے دیوان مین لکھتے ہین -

(۱) دنیا مین فائدہ مند کیا چیز ہے - عالم کی ملاقات۔

(۲) دنیا مین مکلف کیا شئی ہے	جاہل سے ملنا ۔
(۳) دنیا مین ہمترین محبوبہ کون ہی	علم جو حاضر ہے
(۴) دولت کیا ہے ۔	علم ۔
(۵) علم کیا ہے	شرایع پر اعتقاد رکھنا
(۶) عالمونکی عزت کیا ہے ۔	اونکے فتوی پر عمل کرنا ۔

دنیا کے سب زیبائش و آرائش اِس زینت کے سامنے کچھہ مال نہین ۔ علم کو چور نہین چرا سکتے حاکم نہ چھین سکتا ہی نہ ضبط کر سکتا ہی نہ اقربا و برادری والے ترکہ و ورثہ پا سکتے ہین سفر و حضر مین سوائے اِسکے دوسرا کوئی مصاحب و قرین و ہمدم و ہمقدم نہین ۔ کیسا ہی بدصورت آدمی ہو سب اوسکو اس سے چاہنے لگتے ہین یہ جیسی ہوئی دولت ہی تمام فضایل اِس سے حاصل ہوتے ہین اجانب و اقربا و راجا کے پاس اسی سے عزت ہوتی ہے پس جو شخص ایسی نافع چیز کو حاصل نہ کرے وُہ جانور سے بدتر ہے ۔

مہاراج جاگے دلکہہ جو راجہ رامچندر جی کے سُسر کے مرشد تہے متا کچہرا مین فرماتے ہین کہ کل زمین تین مرتبہ جواہر سے بہر کر خدا کے نام پر خیرات کرنے اور تمام عمر عبادت مین مشغول رہنے سے زیادہ تر تحصیل علم کا ثواب ہی اِس لئے کل لوگونپر علم کا سیکہنا فرض ہے ۔

کالیداس کا قول ہے کہ چور جب اِسکو دیکہہ ہی نہین سکتا تو چرائیگا کیا جس کے پاس یہ دولت ہو اوسکو کچہہ خوف و خطر نہین بلکہ جسقدر اوسکو دین اوسیقدر اوسکی افزائش ہوتی ہے دنیا فنا ہو جائیگی مگر یہ باقی رہے گی باینہمہ جو امیر و رئیس اِسکی قدر و منزلت نہین کرتے وہ حقیر و نادان ہین ۔

ہنود مین اگرچہ راجا اپنی پرجا یعنے رعایا کو دہیا نہ سکہائے اور نہ سیکہنے

والو نکی سکشا یعنی سزا نکرے تو نرک جاتا ہی اسی طرح باپ وگرو کا حکم ہے۔
اوپ نشد مین مذکور ہے کہ جو اولیا کہ اپنی اطفال و اولاد کی تعلیم نہین کرتے
وہ اونکے قاتل ہین جو سزا عاقبت و دنیا مین خدا و راجا کیطرف سے قاتل کی مقرر
ہی وہی اوسکو ملنی چاہیے۔
اِس لئے والدین اعمام اخوال جدو دادا بوے و مادر وغیرہ اولیاے مستحق
حضانت و تربیت اطفال پر فرض ہے کہ بچونکو اگر برہمن کے ہون تو پانچ سال
سے اور تعلیم وید کے لیئے آٹھ سال سے۔ چھتری کے ہون تو گیارہ سال سے
ویش کے ہون تو بارہ سال سے تعلیم دینی فرض ہے۔
منسمرتی کے ساتوین حصہ مین لکھا ہی کہ علم کے خیرات سب مشو باتسے بڑھکر ہے
جو عالم اسکو ندی اور باوجود صحت و قدرت درس و تدریس سے باز رہی
تو راجا ایسے گرو کو پہلے مرتبہ جرمانہ کرے۔ ایسا گرو دوسرے جنم مین بلینڈ
ہوکر پکارتا رہے گا۔ دوسرے بار اگر خطا سرزد ہو تو ایسی معلم و معلم
کو اگر برہمن ہو تو دوسرا لباس پہناکر بے عزتی کے ساتھ شہر بدر کر دے
یعنی جنگل مین نکال دے جہان رشی رہتی اور تعلیم دیتے ہین۔ اگر چھتری
ہو تو اوس کا اثاثہ بھی ضبط کر لے۔
والدین سولہ سال تک لڑکون کو مار پیٹ کر سکتے ہین اِسکے بعد منع ہی کتاب
دیرمتشرہ دی مین لکھا ہی کہ زوجہ کو زوج لڑکے کو باپ ملازم و بردہ کو آقا
و بڑا بھائی شاگرد کو استاد درصورت قصور رسّی یا بانس کی لکڑے سے پیٹھ
پر مارے اگر دوسری جائے ماری تو چور کی سزا دیجاوے گی یعنی درصورت
ضرب شدید سزاے سارق کا مستحق ہوگا۔
استاد پر فرض ہے کہ طلبہ کو اولاد سے زیادہ چاہے اور اونکی پرورش

و پرداخت کرے ۔ اور منو کا بھی یہی قول ہے ۔
رگ وید مین ہے کہ جو راجا اپنی پرجا کو ترک تعلیم و تعلم پر سزا ندے و تنبیہ نکرے وُہ یہان بھی رسوا و بدنام رہے گا اور بعد مرنے کے وُہ اس پاپ کی سزا مین سورون کے جنم مین پیدا ہوکر گاؤن کے باہر غلیظ کہانا پہر یگا ۔
اگرچہ عہد راجہ وکرم و بہرت ہری و بھوج و دوسرے راجاؤن کے زمانون مین مثل نرپتی آشوپتی کپی پتی چہتر پتی خاندانون کے عہد و دولت و سلطنت مین علما پر کوئی خاص سیاست مقرر نتہے مگر بے علم و ہنر کے بی عزتی و زلت عام سوسائیٹی و معاشرت و سرکار و دربار مین ایسے تہی کہ قواعد سیاسی و شرعی سے زیادہ تر اوس کا اثر اوپر عمو ماً ہوتا تہا اوسکے عہود دولت مین علوم کا چرچہ علی العموم تہا اور علما کی اسقدر قدر و منزلت تہی کہ ہر ایک بالطبع و بالضرورۃ اودہر متوجہ ہوتا تہا ۔
اس سے گذرے زمانہ تک سنہ ۱۲۵۲ فصلے مین سداشیوشاستری و یاکرن کیرے رکہوجی بہوسلہ ثانی کی دربار مین بہت نامی عالم تہا بوجہ تبحر علمی راجہ اوسکی اسقدر منزلت کرتا تہا کہ اس عالم نے ایک بار راجہ کے منروی و خلع سلطنت کی سازش کی جب یہ راز فاش ہوگیا تو راجہ نے اوس سے کچہہ تعرض نکیا بلکہ بمنت و سماجت اوسکو اپنی دربار سے جدا ہونے نہ دیا ۔ انہین قدر دانیون سے علم کی رونق و علما کا بازار گرم تہا ۔
خیر فضیلت علمی کو جب ہم نے کتاب اللہ و کتب سماویہ اہل ملل و نحل سے بہی ثابت کر دیا تو اب سنت و عقل سے اوسکی فضیلت بیان کرتے ہین ۔

ادلۂ سنت بر فضیلت علم

(اخبار)

(۱) اَتَّبِعُوا الْعُلَمَاءَ فَاِنَّهُمْ سُرُجُ الدُّنْیَا وَمَصَابِیْحُ الْاٰخِرَۃِ

علما کی تابعداری کرو اس لئے کہ وہ دنیا اور آخرت کے چراغ ہیں۔

(۲) اِحْبِسُوْا عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ ضَالَّتَهُمُ الْعِلْمَ (فر ابن النجار عن انس)

مومنوں پر اون کے گم شدہ کو جو کہ علم ہے محبوس رکھو

(۳) اَلْمُتَعَبِّدُ بِغَیْرِ فِقْهٍ کَالْحِمَارِ فِی الطَّاحُوْنِ (حل عن واثلہ)

عبادت کرنے والا بغیر فقہ کے مانند گدھے کی ہے جو چکی میں ہو

(۴) تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوْا لِلْعِلْمِ السَّکِیْنَةَ وَالْوَقَارَ وَتَوَاضَعُوْا

علم کو سیکھو اور سیکھو اوسکے لئے سکینہ اور وقار کو اور تواضع کرو واسطے اوس شخص کے

لِمَنْ تَعَلَّمُوْنَ مِنْهُ (طس عن ابی ہریرۃ)

کہ جس سے تعلیم پاتے ہو۔

(۵) طَالِبُ الْعِلْمِ بَیْنَ الْجُهَّالِ کَالْحَیِّ بَیْنَ الْاَمْوَاتِ

طالب کرنے والا علم کا درمیان جاہلوں کے ایسا ہے جیسا کہ زندہ درمیان مردوں کے۔

(العسکری فی الصحابۃ ابو موسی فی الذیل عن حبان ابن سینان)

(۶) اُکْتُبُوا الْعِلْمَ قَبْلَ ذَهَابِ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّمَا ذَهَابُ الْعِلْمِ

لکھو علم کو قبل چلے جانے علما کے اور سوائے اس کے نہیں کہ جلد جانا علم کا موت علما

مَوْتُ الْعُلَمَاءِ (ابن النجار عن حذیفہ)

کے ہے۔

(۷) اِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِیْئُ فَتَسْفِیْ عَلَی الْعِبَادِ نَسْفًا وَیَنْجُوْ الْعَالِمُ

تحقیق ایک فتنہ آئے گا اور وہ فتنہ آدمیوں کی بیخ کنی کر دے گا اور خلاصی پاوین گے علم والے

مِنْهَا بِعِلْمِهٖ (حل عن ابی ہریرۃ)

(۸) إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ دِعَامَةً وَدِعَامَةُ هٰذَا الدِّينِ الْفِقْهُ (خب عن ابی ہریرۃ)

تحقیق ہر ایک چیز کے لئے ایک ستون ہے اس دین کا ستون فقہ ہے۔

(۹) خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٍ

دو خصلتیں ہیں کہ نہیں جمع ہوتے ہیں منافق میں نیک صورت

فِي الدِّينِ (ت عن ابی ہریرۃ)

اور فقہ دینی۔

(۱۰) يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنَ الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَ

ای لوگو حاصل کرو علم کو قبل اسکے کہ وہ قبض کیا جائے اور قبل اسکے

قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ (حم۔ الدارمی۔ طب ابو الشیخ فی تفسیرہ ابن مردویہ)

کہ وہ اوٹھایا جاوے۔

(۱۱) قَالَ عُمَرُ تَعَلَّمُوا السُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ وَاللَّحْنَ كَمَا

کہا ہے حضرت عمر نے کہ سیکھو تم سنتوں کو اور فرضوں اور خوش ادائی کو جیسے کہ

تَعَلَّمُونَ الْقُرْآنَ (ابو عبید فی فضائلہ حس سعد والدارمی وابن عبد البر فی)

سیکھتے ہو تم قرآن کو۔

(۱۲) عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

روایت ہے احوص بن حکیم سے کہ کہا اوسنے کہ لکھا عمر بن خطاب ہر ایک بلدہ کے امیر کیطرف کہ تم دین

إِلَى أُمَرَاءِ الْأَمْصَارِ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ فَإِنَّهُ لَا يَعْذِرُ أَحَدٌ

میں تفقہ بنو اس لئے کہ باطل کی تابعداری میں حالانکہ وہ جانتا ہو کہ وہ حق ہے کسی کا عذر قبول نہیں کیا جاتا

بِاتِّبَاعِ بَاطِلٍ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ حَقٌّ وَلَا بِتَرْكِ حَقٍّ وَهُوَ

اور نہ حق کے ترک کرنے سے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ وہ باطل ہے

يَرَى أَنَّهُ بَاطِلٌ (آدم بن ابی ایاس فی العلم)

(۱۳) عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى اَبِىْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِىِّ

حضرت عمر سے ہے کہ اوس نے ابی موسیٰ اشعری کی طرف لکھا کہ بعد اسکے پیچھے

اَمَّا بَعْدُ فَتَفَقَّهُوْا فِى السُّنَّةِ وَتَفَقَّهُوْا فِى الْعَرَبِيَّةِ وَاَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ

کہ تم سنت کو جانو اور نیز عربیت کو جانو اور قرآن کو اعراب لگاؤ اس لئے کہ وہ

فَاِنَّهٗ عَرَبِىٌّ (شا)

عربی ہے۔

(۱۴) عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حسن سے ہے کہ کہا اوس نے کہ کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے

عَلَيْكُمْ بِالتَّفَقُّهِ فِى الدِّيْنِ وَالتَّفَقُّهُ فِى الْعَرَبِيَّةِ وَحُسْنَ

کہ دین میں دانش پیدا کرنے تمکو لازم ہے اور ایسا ہے عربیت اور حسن

الْعَرَبِيَّةِ (ابو عبید)

عربیت میں۔

(۱۵) عُمَرُ قَالَ تَفَقَّهُوْا فِى الْعِلْمِ قَبْلَ اَنْ تَسُوْدُوْا (الکنجاوی)

عمر سے مروی ہے کہ کہا اوس نے علم میں فراغش پیدا کرو قبل اسکے کہ تم سردار ہو جاؤ۔

(۱۶) اَبُوْمُوْسٰى كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو موسیٰ سے ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت پڑھتے نماز فجر کے

اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ اَخَّرْنَا اِلَيْهِ لِنَسْلَمَ فَمِنَّا مَنْ يَسْاَلُهٗ

تو ہم آنحضرت صلعم کے موجود پھر لیتے تھے پس ہم میں سے بعض تو قرآن کی نسبت

عَنِ الْقُرْاٰنِ وَمِنَّا مَنْ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْفَرَائِضِ وَمِنَّا مَنْ

سوال کیا کرتے تھے اور بعض فرائض کی نسبت سوال کیا کرتے تھے اور بعض

يَسْأَلُهُ عَنِ الرُّؤْيَا (للطبرانی فی المعجم الکبیر)

خواب دیکھنے کی نسبت۔

(۱۷) عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمر بن عاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے قصد کیا

هَمَمْتُ أَنْ أَبْعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَسَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَ

کہ روانہ کروں میں معاذ ابن جبل اور سالم مولی ابی حذیفہ اور ابی بن کعب اور ابن مسعود

أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَابْنَ مَسْعُودٍ إِلَى الْأُمَمِ كَمَا بَعَثَ

کو نقال مختلف قوموں کے طرف جیسے کہ روانہ کیا تھا عیسیٰ نے حواریین کو۔

عِيسَى الْحَوَارِيِّينَ فَقَالَ رَجُلٌ أَلَا تَبْعَثُ آبَاءَ بَكْرٍ وَعُمَرَ

پس ایک شخص نے کہا کہ کیوں نہیں روانہ کرتا تو ابا بکر اور عمر کو اس لئے کہ یہ

فَإِنَّهُمَا أَبْلَغُ فَقَالَ لَا أَغْنِي لِي عَنْهُمَا إِنَّمَا مَنْزِلَتُهُمَا مِنَ الدِّينِ

دونوں بہت رسائی اور لیاقت رکھتے ہیں پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں

مَنْزِلَةُ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر)

اونکے بغیر نہیں رہ سکتا سوائے اسکے نہیں کہ اونکا مرتبہ دین میں بمنزلہ گوش اور چشم کے ہے۔

(۱۸) وَفِي تَارِيخِ ابْنِ خَلِّكَانَ فِي تَرْجَمَةِ يَزِيدَ ابْنِ

اور ابن خلکان کے تاریخ میں یزید ابن زیاد کے حالات میں ہے کہ کاتب مقرر

زِيَادٍ وَاسْتَكْتَبَ أَبُو مُوسَى بَعْدَ زِيَادٍ أَبَا الْحُصَيْنِ

کیا ابو موسے نے زیاد کے بعد ابا الحصین بن ابی اطر عبزے کو پس اوس نے عمر رضی اللہ

بْنَ أَبِي الْحُرِّ الْعَنْبَرِيَّ فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عنہ کے طرف ایک مکتوب لکھا کہ جس میں کسیقدر غلطی کر دی تھی پس عمر

فَلَحَنَ فِي حَرْفٍ مِنْهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنْ قَنَعَ كَاتِبَكَ سَوْ

اوسکی طرف لکھا کہ تو اپنے کاتب کو ایک چابک مار۔

(۱۹) وَفِی عَقْدِ الْفَرِیْدِ لِشِہَابِ الدِّیْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ رَبِّہٖ

عقد فرید مین کہ شہاب الدین احمد ابن ربہ الہ اندلسی کی تصنیف ہے کتاب

اَلْاَنْدَلُسِیِّ فِیْ کِتَابِ الْیَاقُوْتَۃِ فِیْ بَابِ الْاِعْرَابِ وَاللَّحْنِ قَالَ

یاقوت کی باب اعراب لحن مین ہے کہ

رَجُلٌ لِلْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ اَنَّ لَنَا اِمَامًا یَلْحَنُ قَالَ اَمِیْطُوْہُ

ایک شخص نے حسن بصری کو کہ تحقیق ہمارے لئے ایک امام ہے جو کہ لحن سے پڑہتا ہے

اَیْ اَنْزِلُوْہُ وَاَعْزِلُوْہُ۔ اِس سے معلوم ہوا کہ خدمات مین علم کا خیال بہت کچھ تہا۔ غیر عالم کو نزا

حسن بصری نے کہا کہ اوسکو معزول کردو۔

(۲۰) لِعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَا یَتَّجِرُ فِیْ سُوْقِنَا ھٰذَا اِلَّا

عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ہمارے بازار مین بجز فقیہ کے کوئی شخص تجارت

مَنْ تَفَقَّہَ۔ لَفَقِہَ ثُمَّ اتَّجَرَ

نکرے۔ اور کہا کہ پہلے فقہ سیکھ اور پہر تجارت کر۔

(۲۱) وَفِیْ خَبَرٍ غَرِیْبٍ کُلُّ شَیْءٍ یَحْتَاجُ اِلَی الْعِلْمِ وَالْعِلْمُ یَحْتَاجُ اِلَی التَّوْفِیْقِ

اور ایک خبر غریب مین ہے کہ ہر شئی علم کی طرف محتاج ہوتی ہے اور علم محتاج ہوتا ہے توفیق الٰہی کیطرف

(۲۲) وَقَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضْلُ

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ جو شخص علم سیکھتا ہو اوسکی فضیلت میرے

مَنْ عَلِمَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ فَضْلِ مَنْ عَمِلَ

نزدیک عمل کرنے والے شخص کے بزرگی سے زیادہ محبوب ہے۔

(۲۳) قَالَ اَنَسٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت انس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے کہتے ہین کہ میرے امت

اُمَّتِیْ خَمْسُ طَبَقَاتٍ کُلُّ طَبَقَةٍ اَرْبَعُوْنَ عَامًا فَطَبَقَتِیْ وَطَبَقَةُ اَصْحَابِیْ
کے پانچ طبقہ ہین ہر طبقہ کے مقدار چالیس برس کی ہے پس میرا اور میرے
اَهْلُ الْعِلْمِ وَالْاِیْمَانِ۔ (الحدیث)

اصحابون کا طبقہ وہ لوگ ہین جو کہ اہل علم اور اہل ایمان ہین آخر حدیث تک۔

(۲۴) رَوَی ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلعم مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی
حضرت ثابت انس سے روایت کرتے ہین کہ کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص محبت رکھتا ہو کہ
عُتَقَاءِ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ اِلَی الْمُتَعَلِّمِیْنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا مِنْ مُتَعَلِّمٍ
کہ اللہ کے اون لوگونکو دیکھے جو کہ آگ سے آزاد ہین پس ضرور ہے کہ علم سیکھنے والونکو دیکھے پس قسم ہے
یَخْتَلِفُ اِلٰی بَابِ عَالِمٍ اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ لِکُلِّ قَدَمٍ عِبَادَةَ سَنَةٍ وَ
اوس ذات کی کہ جسکے ہاتہ مین میرا وجود ہے کوئی ایسا علم سیکھنے والا نہین جو کہ عالم کی دروازہ کیطرف
بَنٰی لَهٗ لِکُلِّ قَدَمٍ مَدِیْنَةً فِی الْجَنَّةِ وَیَمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ وَالْاَرْضُ تَسْتَغْفِرُ لَهٗ
پہرتا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالی اوسکے لیئے ہر قدم کے بدلا ایک برس کیعبادت لکہتا ہے اور اوسکے لیئے ہر قدم کے عوض مین ایک
وَیُمْسِیْ وَیُصْبِحُ مَغْفُوْرًا لَهٗ وَشَهِدَتِ الْمَلَائِکَةُ لَهٗ بِاَنَّهُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ
شہر جنت مین بنا کرتا ہے اور وہ علم سیکھنے والا زمین پر چلتا ہے حالانکہ زمین اوسکے بخشش مانگتی ہے
اور رات اور دن بخشش مین گزرتا ہے اور ملائکہ اونکی شہادت دیتے ہین کہ یہ وہ لوگ ہین اللہ کے جو کہ

(۲۵) عَنْ اَنَسٍ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ بِغَیْرِ اللّٰهِ لَمْ یَخْرُجْ مِنَ الدُّنْیَا
انس سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص کہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کیلیئے علم کیطلب
حَتّٰی یَاْتِیَ عَلَیْهِ الْعِلْمُ فَیَکُوْنُ لِلّٰهِ وَمَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِلّٰهِ فَهُوَ کَالصَّائِمِ نَهَارَهٗ
کرتا ہے وہ ابہی دنیا سے نہین نکلتا کہ علم اوسکے اوپر آتا ہے پس وہ اللہ کیلیئے ہو جاتا ہے اور
وَکَالْقَائِمِ لَیْلَهٗ وَاِنَّ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ یَتَعَلَّمُهُ الرَّجُلُ خَیْرٌ لَهٗ مِنْ
جو شخص کہ اللہ کیلیئے علم کو طلب کرتا ہے پس اوسکا دن روزہ دار کیطرح اور رات اوسکی عبادت کرنیوالے

اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ اَبُوْ قُبَیْسٍ ذَھَبًا فَاَنْفَقَہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔

کیطرح ہو جاتی ہے اور تحقیق علم کا ایک باب کہ کوئی شخص سیکھتا ہے وہ اسکے لیئے اس سے بہت اچھا ہے کہ اوسکے پاس کوہ ابوقبیس سونیکا ہو اور اوسکو اللہ کے راہ مین خرچ کر دیوے ۔

(۲۶) عَنِ الْحَسَنِ مَرْفُوْعًا مَنْ جَاءَہُ الْمَوْتُ وَھُوَ یَطْلُبُ الْعِلْمَ یُحْیِیْ بِہِ

حسن سے مرفوعا روایت ہے کہ جو شخص علم کی طلب مین مرجاوے اور طلب اوسکی اس غرض سے تھی کہ اوس سے

الْاِسْلَامَ کَانَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ دَرَجَۃٌ وَّاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ ۔

اسلام کو حاصل کرے تو ہوگا درمیان اوسکے اور انبیا کے جنت مین ایک درجہ کا فاصلہ ۔

(۲۷) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ مَرْفُوْعًا یَبْعَثُ اللّٰہُ الْعِبَادَ یَوْمَ

ابی موسیٰ اشعری سے مرفوعا روایت ہے کہ اللہ تعالے قیامت کے دن اپنے بندونکو

الْقِیَامَۃِ ثُمَّ یُمَیِّزُ الْعُلَمَاءَ فَیَقُوْلُ یَا مَعْشَرَ الْعُلَمَاءِ اِنِّیْ لَمْ

اوٹھاوے گا اور پھر علما کو ممتاز کرکے کہیگا اے علما کی جماعت کہ تحقیق نہین رکھا مینے نور اپنا

اَضَعْ نُوْرِیْ فِیْکُمْ اِلَّا لِعِلْمِیْ بِکُمْ وَلَمْ اَضَعْ عِلْمِیْ فِیْکُمْ اِلَّا عِلْمِیْ بِکُمْ

تم مین مگر بسبب اسکے کہ تم کو میرا علم تھا اور نہین رکھا مین نے علم اپنا تمہارے مین اس لئے

اِنْطَلِقُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ ۔

کہ مین تم کو عذاب دون چلے جاؤ جنت کو تحقیق مینے تمکو بخش دیا ہے ۔

(۲۸) مُعَلِّمُ الْخَیْرِ اِذَا مَاتَ بَکٰی عَلَیْہِ طَیْرُ السَّمَاءِ وَدَوَابُّ

نیکوئی کے تعلیم دینے والا جبوقت کہ مرجاتا ہے روتے ہین اوسپر آسمان کے پرندہ اور زمین

الْاَرْضِ وَحِیْتَانُ الْبُحُوْرِ ۔

زمین کے چلنے والے اور دریاؤن کی مچھلیان ۔

(۲۹) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مَرْفُوْعًا مَنْ صَلّٰی خَلْفَ عَالِمٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ

ابی ہریرہ سے مرفوعا روایت ہے کہ جو شخص کسی عالم کے پیچھے نماز پڑھے تو گویا اوس نے انبیا کے

فکانما صلی خلف نبی من الانبیاء

سے ایک نبی کے پیچھے نماز ادا کی ہے۔

(۳۰) عن ابن عمر مرفوعا فضل العالم علی العابد بسبعین درجۃ

ابن عمر سے مرفوعا روایت ہے کہ عالم کی فضیلت عابد پر ستر درجہ زیادہ ہے اور ایک

عدو الفرس سبعین عاما وذالک ان الشیطان یضع

درجہ کھوڑی کی دوڑ ستر برس کا راستہ ہے۔ اور یہ درجہ سبب اسکے ہے کہ شیطان

البدعۃ للناس فیبصرھا العالم فیزیلھا والعابد یقبل

آدمیوں کے لئے بدعت کو رکھدیتا ہے پس عالم اوس بدعت کو دیکھتا ہے اور اوسکو

علی عبادتہ لا یتوجہ ولا یتعرف بھا۔

دور کردیتا ہے اور عابد اوسکی عبادت میں آجاتا ہے اور اوس سے متوجہ نہیں ہوتا اور نہ پہچانتا ہے

(۳۱) عن الحسن مرفوعا قال علیہ السلام رحمۃ اللہ علی خلفائی

حسن سے مرفوعا روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحمت ہے

فقیل من خلفاءک یا رسول اللہ قال الذین یحیون

اللہ کی میرے خلیفوں پر پس کسی نے پوچھا کہ ای رسول اللہ کے کون ہیں تیرے خلیفے تو فرمایا

سنتی ویعلمونھا عباد اللہ۔

آنحضرت کے خلیفے وہ لوگ ہیں کہ میرے سنت کو دوست رکھتے ہیں اور اللہ کے بندوں کو اوسکی تعلیم دیتے ہیں

(۳۲) قال علیہ السلام من خرج یطلب بابا من العلم لیرد بہ

آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص علم کے ایک باب کی طلب میں نکلتا ہے

باطلا الی حق او ضلالا الی ھدی کان عملہ کعبادۃ

تاکہ اوسکی برکت سے باطل کو حق کی طرف رد کرے یا کسی ضلالت کو ہدایت کی طرف

اثر بعین عاما۔

تو اوس کا عمل چالیس برس کی عبادت کے مثل ہوتا ہے۔

(۳۳) قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِعَلِيٍّ حِيْنَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ لَأَنْ يَهْدِيَ

آن حضرت علیہ السلام نے فرمایا علی کو جب کہ اوسکو یمن کیطرف ارسال کیا کہ البتہ ایک

اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ

آدمی کا تجھسے ہدایت پانا تیرے لیئے اوس سے اچھا ہے کہ جس پر آفتاب طلوع کرتا ہے

أَوْ تَغْرُبُ۔

یا اوس سے غروب کرتا ہے۔

(۳۴) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ

ابن مسعود سے مرفوعا روایت ہے کہ جو شخص علم کی طلب اسلئے کرتا ہے

لِيُحَدِّثَ بِهِ النَّاسَ إِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ أَعْطَاهُ اللّٰهُ

تاکہ اللہ کے لیئے لوگون کو بتاوے تو اللہ تعالے اوسکو ستر نبیون کا اجر

أَجْرَ سَبْعِيْنَ نَبِيًّا۔

دیتا ہے۔

(۳۵) عَنْ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ مَرْفُوْعًا يُؤْتَى بِمِدَادِ طَالِبِ وَدَمِ

عامر جہنی سے مرفوعا روایت ہے کہ قیامت کے دن طالب علم کے سیاہی

الشَّهِيْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُفْضَلُ أَحَدُهُمَا عَلَى

اور شہید کا خون حاضر کیا جاویگا تو ایک دوسرے سے زیادہ نہوگا۔ اور ایک

الْآخَرِ وَفِي رِوَايَةٍ فَيُرَجَّحُ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ

روایت مین ہے کہ علما کی سیاہی زیادہ ہوجاوے گی۔

(۳۶) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عَلَيْهِ

عبداللہ ابن عمر سے کہ کہا اوس نے کہ کہا ہے آن حضرت صلعم نے کہ

السلام یقول اللہ تعالیٰ للعلماء انی لم اضع علمی فیکم وانا
کہ اللہ تعالےٰ علما کو کہے گا کہ تحقیق میں نے نہیں اپنی علم تم میں حالانکہ میں تمکو عذاب دینی
اُرِیْدُ اَنْ اُعَذِّبَکُمْ اُدْخُلُوا الْجَنَّۃَ عَلٰی مَا کَانَ مِنْکُمْ۔
کا ارادہ کروں۔ تم جنت میں داخل ہو جاؤ مع اوسکے کہ تم سے صادر ہوا ہے۔
(۳۷) قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ وَابْنُ عَبَّاسٍ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّعَمْ خُطْبَۃً
ابوہریرہ اور ابن عباس نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے اوّل ایک نہایت
بَلِیْغَۃً قَبْلَ وَفَاتِہٖ وَھِیَ اٰخِرُ خُطْبَۃٍ خَطَبَھَا بِالْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ مَنْ
بلیغ خطبہ ہمکو سنایا اور یہ خطبہ اخیر ہے اون خطبوں کا جو کہ مدینہ میں آن حضرت نے پڑھے ہے پس فرمایا
تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَتَوَاضَعَ فِی الْعِلْمِ وَعَلَّمَہٗ عِبَادَ اللّٰہِ یُرِیْدُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ
آنحضرت نے جو شخص کہ علم کو سیکھتا ہے اور علم میں تواضع کرتا ہے اور اللہ کے بندوں کو سکھاتا ہے اور ارادہ کرتا ہے
لَمْ یَکُنْ فِی الْجَنَّۃِ اَفْضَلُ ثَوَابًا مِنْہُ وَلَا اَعْظَمُ مَنْزِلَۃً مِنْہُ وَلَمْ یَکُنْ
اوس چیز کا جو کہ اللہ کے نزدیک ہے تو اوس سے بڑھ کر کوئی شخص جنت میں ثواب والا اور زیادہ
فِی الْجَنَّۃِ مَنْزِلَۃٌ وَلَا دَرَجَۃٌ رَفِیْعَۃٌ نَفِیْسَۃٌ اِلَّا کَانَ فِیْھَا اَدْنٰی
مرتبہ والا نہ ہوگا۔ اور نہ ہوگا جنت میں کوئی ایسا مرتبہ اور درجہ بلند پاکیزہ مگر یہ کہ وہ شخص
اَوْفَرَ نَصِیْبًا وَاَشْرَفَ الْمَنَازِلِ۔
اون میں زیادہ حصہ والا اور زیادہ مرتبہ والا ہوگا۔
(۳۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ خُصَّتْ مَنَابِرُ
ابن عمر سے مرفوع روایت ہے کہ جسوقت کہ دن قیامت کا ہوگا تو سونے کے منبر خاص کیے جاوینگے
مِنْ ذَھَبٍ عَلَیْھَا قِبَابٌ مِنْ فِضَّۃٍ مُنَضَّدَۃٍ بِالدُّرِّ وَالْیَاقُوْتِ
کہ جنکے اوپر چاندی کے قبہ ہونگے اور موتیوں اور یاقوت اور زمرد سے جڑاؤ ہونگے
وَالزَّمُرُّدِ جُلَلُھَا السُّنْدُسُ وَالْاِسْتَبْرَقُ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ

خلاف اوکی سندس اور استبرق کے ہونگے پھر اللہ تعالے کا منادی ندا دیویگا کہ
الرحمن آین من حمل الی امتہ محمد علما یریدبہ وجہ اللہ
کہان ہین وہ لوگ کہ جنہون نے محمد صلعم کی امت کیطرف علم پہونچایا ہے اور اس سے صرف اللہ کی خواہش
اجلسوا علی طنب المنابر فلا خوف علیکم حتی تدخل الجنتہ
کی ہو۔ بیٹھ جاؤ تم ان منبرونپر پس تمپر کوئی خوف نہین ہے یہانتک کہ بہشت مین داخل ہو جاوینگے۔
عن عیسے بن مریم علیہ السلام ان امتہ محمد علماء حلماء کانہم من الفقہ انبیاء ویرضون
عیسی بن مریم علیہ السلام سے مروی ہے کہ بیشک امت محمد صلعم کی ایسے علما اور حلما ہین گویا کہ وہ باعتبار فقہ کے انبیا ہین راضی
من اللہ الیسیر من الرزق ویرضی اللہ منہم الیسیر من العمل ویدخلون الجنتہ
ہو جاوینگے اللہ تعالے سے تہوڑی رزق پر اور راضی ہو جاویگا اوسنے اللہ تعالی سے تہوڑی عمل کے اور داخل
ہو جاوینگے۔ قال علیہ السلام من اغبرت قدماہ فی
حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے قدم علم کی طلب مین غبار آلودہ
طلب العلم حرم اللہ جسدہ علی النار
ہو جاوین تو اللہ تعالے اوسکے جسم کو آگ پر حرام کر دیتا ہے اور دو فرشتہ اوسکے لیئے
استغفر لہ ملکان وان مات فی طلبہ مات
بخشش مانگتے رہتے ہین اور اگر علم کی طلب مین مر جاوے تو شہید مرتا ہے اور اوسکے
شہیدا وکان قبرہ روضتہ من ریاض
قبر ایک باغ بنجاتی ہے بہشت کے باغون سے اور فراخ کیجاتی ہے اوسکے لیئے قبر اوسکی
الجنتہ ویوسع لہ فی قبرہ مد بصرہ ویفرش
نگاہ تک اور اوسکے جوار مین چالیس قبرین منور کیجاتی ہین ہاتھ سے اور چالیس
علی یمینہ اربعین عن خلفہ واربعین
پیچھے سے اور چالیس آگے کیطرف سے اور سونا عالم کا عبادت سے اور بیان اوس کا

إِمَامَهُ وَيَوْمَ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ وَمُذَاكَرَتُهُ تَسْبِيحٌ وَنَفَسُهُ
تسبیح ہے اور تنفس کا اس میں کا صدقہ ہے اور جو قطرہ کہ اوس کے آنکھ سے اوترتا ہو دوزخ کے
صَدَقَةٌ وَكُلُّ قَطْرَةٍ نَزَلَتْ مِنْ عَيْنَيْهِ لَطَفِئَ بِحَارًا مِنْ
ایک دریا کو بجھاتا ہے پس جو شخص کہ عالم کی اہانت کرتا ہے گویا کہ علم کی اہانت کرتا ہے اور جو
جَهَنَّمَ فَمَنْ أَهَانَ الْعَالِمَ فَقَدْ أَهَانَ الْعِلْمَ وَمَنْ
شخص کہ علم کی اہانت کرتا ہے گویا کہ وہ نبی کے اہانت کرتا ہے اور جو شخص کہ نبی کی اہانت
أَهَانَ الْعِلْمَ فَقَدْ أَهَانَ النَّبِيَّ وَمَنْ أَهَانَ النَّبِيَّ فَقَدْ
کرتا ہے گویا کہ وہ جبرئیل کی اہانت کرتا ہے اور جو شخص کہ جبرئیل کی اہانت کرتا ہے
أَهَانَ جِبْرَئِيلَ وَمَنْ أَهَانَ جِبْرَئِيلَ فَقَدْ أَهَانَ اللّٰهَ
گویا کہ وہ اللہ کے اہانت کرتا ہے اور جو شخص کہ اللہ کے اہانت کرتا ہے روز قیامت
أَهَانَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
کے اللہ اوسکی اہانت کرے گا۔

(۴۱) قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَجْوَدِ الْأَجْوَادِ
حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خبردار رہو میں تمکو وہ شخص بتاتا ہوں
قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَجْوَدُ الْأَجْوَادِ
جو کہ اجود الاجواد ہے تو حاضرین نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ پس حضرت نے
وَأَنَا أَجْوَدُ وَلَدِ آدَمَ وَأَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِي
فرمایا کہ اللہ تعالے اجود الاجواد ہے اور میں آدم کی اولاد میں سے اجود ہوں۔ اور
رَجُلٌ عَالِمٌ مُنْتَشِرٌ عِلْمُهُ فَبُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً
میرے بعد اولاد آدم میں وہ شخص اجود ہے جو کہ ایسا عالم ہو کہ علم پھیلاوے گا پس روز قیامت کے وہ شخص
وَحْدَهُ وَرَجُلٌ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتَّى يُقْتَلَ

بمنزلہ اوس کے کہ امت کی اوٹھایا جاوے گا کہ جسنے اللہ کی توحید کی ہے اور بمنزلہ اوس شخص کے جو اللہ کی راہ مین جہاد کیا حتی کہ قتل کیا گیا

(۴۲) عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ مَرْفُوْعًا مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ

ابی ہریرہ سے مرفوعا روایت ہے کہ جو شخص کسی مومن سے دنیا کی تکالیف مین سے کوئی تکلیف اور

کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِنْ

رنج دور کردے تو اللہ تعالے اوس شخص سے آخرت کے رنجون مین سے ایک رنج دور کر دیتا ہے

کُرَبِ الْاٰخِرَۃِ وَمَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ

اور جو شخص کہ کسی تنگدست کو فراخ دست بنا دیتا ہے تو اللہ تعالے اوس شخص پر دنیا اور آخرت

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ

دونون مین فراخی کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالے اپنے بندہ کی مدد مین رہتا ہے جب تک کہ بندہ

مَا دَامَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ وَمَنْ سَلَکَ

اپنے بھائی کی مدد مین رہتا ہے اور جو شخص کہ اور جو شخص علم کی طلب مین راستہ چلے تو اللہ تعالے

طَرِیْقًا یَبْتَغِیْ بِہٖ عِلْمًا سَہَّلَ اللّٰہُ لَہٗ طَرِیْقًا اِلٰی

اوس کا راستہ جنت کیطرف آسان کر دیتا ہے اور نہین جمع ہوتی کوئی قوم پیچے کسی مسجد کے

الْجَنَّۃِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ

اللہ کے مساجد مین سے اور تلاوت کرتے ہین کتاب اللہ کی اور اوسکو اپنے درمیان اپنے

اللّٰہِ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ وَیَتَدَارَسُوْنَہٗ بَیْنَہُمْ

درمیان استعمال کرتے ہین نازل ہوتا ہے اون کے اوپر سکینہ اور ڈھانپ لیتے ہین

اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْہِمُ السَّکِیْنَۃُ وَغَشِیَتْہُمُ الرَّحْمَۃُ

اونکو رحمت اور ڈھانپ لیتے ہین انکو فرشتے رحمت کے اور یاد کرتا ہے ان کو اللہ تعالے

وَحَفَّتْہُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَذَکَرَہُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ

نزدیک اوسکے جو کہ اوسکے نزدیک ہے۔ (رواہ مسلم فی صحیحہ)

(۴۳) قال علیہ الصلوٰۃ والسلام شفیع یوم القیامۃ ثلاثۃ
آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے شفاعت کرنے والے دن
الانبیاء ثم العلماء ثم الشہداء قال الراوی فاعظم
قیامت مین تین لوگ ہین انبیا پھر علما پھر شہدا - راوی کہتا ہے پس بہت بڑا مرتبہ
مرتبۃ ھی واسطۃ بین النبوۃ والشہادۃ —
وُہ ہی جو کہ واسطہ ہے درمیان نبوت اور شہادت کے
(۴۴) عن معاذ بن جبل قال علیہ الصلوٰۃ والسلام تعلموا العلم فان
معاذ ابن جبل سے مروی ہے کہ کہا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علم کو
تعلمہ للہ خشیۃ وطلبہ عبادۃ ومذاکرتہ تسبیح والبحث عنہ جہاد
سیکھو اسلئے کہ اوس کا سیکھنا اللہ کیلئے موجب خشیۃ کا ہے اور طلب اوسکی عبادت ہے
وتعلیمہ صدقۃ وبذلہ لاھلہ قربۃ لانہ معالم الحلال والحرام
اور بیان اوس کا تسبیح ہے اور بحث کرنی اوسکی جہاد ہے اور تعلیم اوسکی صدقہ ہے
ومنار سبل الجنۃ وانیس من الوحشۃ والصاحب فی الوحدۃ
اور خرچ کرنا اوس کا اوسکے اہل کے لئے قریب ہے اسلئے کہ وہی جگہہ معلوم ہونے حلال اور
والدلیل علی السراء والضراء والسلاح علی الاعداء والدین
حرام کی ہے اور جگہہ روشن کرنے طریقہ جنت کی اور انیس ہے وحشت مین اور رفیق ہے
عند الاختلاف یرفع اللہ بہ اقواما فیجعلھم فی الخیر قادۃ
وحدت مین اور باتین کرنے والا ہے خلوت مین اور دلیل ہے راحت اور غم مین
ھداۃ یقتدی بھم وائمۃ فی الخیر یقتفی باثارھم وتقتدی
اور ہتیار ہے دشمنونپر - اور دین ہے وقت اختلاف امت کے - بلند کرتا ہے اللہ تعالی سبب اسکے قومونکو
بافعالھم وینتھی الی ارائھم ترغب الملائکۃ فی

پس کرتا ہے اللہ تعالیٰ اونکو بیچ نیکوں کے پیشوا ہدایت دینے والا کہ حق ہدایت حاصل ہوتی ہے اور امام بیچ امر خیر
خلقہم و باخبتہا تمسحہم و فی صلوتہا تستغفر
کا قدا کیا جاتا ہے اونکی نشانیوں پر اور اونکے افعال پر اور انتہا ہوتا ہے اونکی آرائی کی طرف رغبت رکھتے ہیں
لہم حتی کل رطب و یابس و حتی حیتان البحر
فرشتے اونکے حلقہ کے لئے اور اپنے پروں سے اونکو مکتے ہیں اور اپنی نماز میں اونکیلئے بخشش مانگتے ہیں یہانتک
و ہوامہ سباع البر و انعامہ و السماء و نجومہا
کہ ہر رطب اور یابس اور یہانتک کہ دریاؤں کی مچھلیاں اور کیڑے اونکے اور جنگلوں کے درندہ اور چارپایہ
لان العلم حیاۃ القلوب من العمی و نور الابصار
اور آسمان اور اونکے ستارے اسلئے کہ علم زندہ کرتا ہے دلکو بعد مرنے کے اور نور ہے آنکھوں کا بعد تاریکی کے
من الظلم و قوۃ الابدان من الضعف یبلغ
اور قوت دینے والا ہے بدنوں کے بعد ضعف کے۔ عبد کو حر کے مرتبہ اور بادشاہوں کے مجلسوں تک
بالعبد منازل الاحرار و مجالس الملوک
اور دنیا اور آخرت میں بلند درجوں پر پہونچاتا ہے اور فکر کرنا علم میں برابر ہے قیام
و الدرجات العلی فی الدنیا و الاخرۃ و التفکر فیہ
رات اور اس کے مدارست کے۔ اسپر قایم رہنے سے ہے اللہ کی اطاعت اور عبادت
یعدل بالصیام و مدارستہ بالقیام بہ یطاع اللہ
کی جاتی ہے اور اسی سے اللہ کی تعظیم اور توحید کی جاتی ہے اور
و یعبد و بہ یمجد و یوحد و بہ توصل الارحام و
اسی سے ارحام کا ایصال ہوتا ہے اور اسی سے حلال اور حرام
بہ یعرف الحلال و الحرام۔
پہچانا جاتا ہے۔

سعادت دو قسمون مین منحصر ہے ایک جلب منافع دوسری دفع مضار مین اور یہ دونون
دنیوی ہون گے یا دینی تو سعادت کے چار قسمین ہوئین ۔ جلب منافع دینی و دنیوی دفع
مضار دینی دفع مضار دنیوی اور ان سب کا دارومدار علم پر ہے قسم اوّل یعنی
حصول منافع دینی وہ یا خفی ہوتے ہین یا جلی پہلے قسم کے نفع کیطرف اشارہ ہے
(فان تعلم للخشیۃ) اور نفع ثانی کی طرف ایما ہے (وتعلیمہ لمن لا یعلم
صدقۃ وبذلہ لاھلہ قربۃ) سے قسم ثانی یعنی منافع دنیویہ کا جس سے حصول
ہو وہ وجدانی ہے یا ذوقی یا جاہی ورتبے جلب منفعت دنیوی یا راحۃ ہوتا ہے
یا استیلاء کیونکہ راحت یا مشقت جو کسی شے سے نفس کو ہوتی ہے اوسکی دو صورتین
ہین یا تو وجود ظاہر سے ہوتی ہے یا فقدان سے اور ہر ایک ان دونون مین سے
یا خارجی ہوگی یا ذاتی پس راحت کی یہی چار قسمین ہین (وھو الانیس فی الوحشۃ)
قسم اوّل کی طرف مشیر ہے اور (الصاحب فی الغربۃ) قسم ثانی کیطرف کیونکہ علم
مسافر کی آنکھون کو ٹھنڈا رکھتا ہے اور سرور لاتا ہے اہل و وطن کے فقدان پر اس سے
راحت ملتی ہے (والمحدث فی الخلوۃ) قسم ثالث کیطرف کیونکہ انقباض
وکندی ذہن جو اہل کمال کے لئے الم ذاتی ہے جو آدمیون سے علیحدگی مین رو
دیتی ہے علم ہی سے زائل ہوتی اور اسی سے راحت ملتی ہے ۔ مسامرہ و
منادمت کے التذاذ کا یہی سر ہے ۔ (الدلیل علی السراء والضراء)
قسم رابع کی طرف کیونکہ حالت خوشی مین علم رائے سدید کا قایم مقام ہوتا ہے
اور عالم کو مسرت و اسباب مسرت کی دلالت کرتا ہے اور نقصانات اور اوسکے
موجبات کو بتلاتا ہے اسلئے کہ حیرت و جہل عواقب سے نفس کے موذی و مولم ہوتے ہین
بوجہ نور بصیرت کے جاتے رہنے کے اور علم ان ہموم و احزان سے راحت بخشتا ہے
استیلا کی دو قسمین ہین شر کا رفع و ضرر کا دفع (السلاح علی الاعداء)

سے اسی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ علم سے باطل دور و شبہ و جہالت مقہور و مہجور ہوتی ہے - بعض اہل مناظرہ سے دریافت کیا گیا کہ تم کو کس چیز سے لذت ملتی ہے تو اوس نے جواب دیا کہ ایسی حجت سے جو نہایت واضح ہو اور ایسے شبہ سے جس کا انکشاف بیّن ہو (والزین عند الاخلاء) استیلاء بجلب خیر و دفع ضرر کی جانب مشیر ہے یعنی علم ایسا حسن کمال ہے کہ قلوب احباب خود بخود اوسکی طرف کھچ آتے ہیں ؎ العلم زین وکنز لا نفاد لہ ٭ نعم القرین اذا

علم ایک زینت اور ایسا خزانہ ہے کہ ایسا خزانہ ہے کہ جس کا انقطاع نہیں

ما عاقلا صحبا ٭ — قسم ثانی یہ کہ علم اللہ سبحانہ و تعالےٰ یا ملاء اعلےٰ علم اچھا رفیق ہے جو وقت کہ کسی عقلمند کے ساتھ مصاحب ہو۔

یا ملاء اسفل کے نزدیک مرتبہ و وجاہت کا حصول ہوتا ہے (یرفع اللہ تعالےٰ بہ اقواما) سے قسم اوّل کی طرف اشارہ کیا ہے یعنے علم سے بہت سے قوموں کے مرتبہ و مقامات کو خدا تعالےٰ بلند کرتا ہے اور اون کو خلق کے شرفاء و رؤسا و امام و قائد خیر کرتا ہے - قائد وہ ہے جو خیر کی طرف کھینچ لائے ظاہراً و باطناً جیسے والی و قاضی کہ یہ ظاہراً قائد الی الخیر ہیں اور مثل خطیب و واعظ و ائمہ دین کی کہ یہ باطناً قائد الی الخیر ہیں کہ لوگ اون کے نصائح کو سنتے اور اون کے اقوال کو مانتے اور اوپر عمل کرتے ہیں (ترغب الملائکۃ فی حلقتہم) قسم ثانی کیطرف اشارہ فرمایا یعنی اہل علم کی ملائکہ کے قلوب میں اسقدر منزلت ہے کہ اون کے دل علما کے حلقہ میں فیضیابی کے لئے راغب و مجبول ہیں اور اون کے ظواہر پر یہ اثر ہوا ہے کہ وہ اہل علم کی مصاحبت سے متبرک ہوتے ہیں (یستغفر لھم کل رطب و یابس) قسم ثالث کی طرف اشارہ ہوا ہے اور ہر ایک ناطق و نافس کا سبب استغفار یہ بیان ہوا ہے کہ تمام دنیا کے اشیا کے

احکام مثل بقاو قتل وحل وحرمت کے سب کے سب اہل علم کیطرف ہی رجوع ہوتے ہین
قسم ثالث یعنی علم سے دفع مضرت دنیو یہ بھی دو قسمون پر ہے۔ ایک قسم مصالح
و مقاصد و رفع معایب و مفاسد (بہ توصل الارحام) سے اسی کی طرف اشارہ ہی
یعنی علم کی وجہ سے مخلوق مین باہم صلہ رحم ہوتا ہے اور قطع رحم و حقد و حسد
و لڑائی و جھگڑے کی مضرتین دفع ہوتے ہین۔ دوسرا قسم قانون شریعت
جو گمراہی سے بچاتا ہے اور اسکے ترک سے جو مفاسد کہ لاحق و متجلب ہوتے ہین
اس نقصان سے علم باز رکھتا ہے۔ (بہ یعرف الحلال والحرام) اسکے
طرف اشارہ ہی یعنی علم کی بدولت حلال وحرام کی تمیز پیدا ہوتی ہے جو تمام
بھلائیون کی بنیاد ہے۔

(۴۵) عن ابی ہریرۃ قال علیہ السلام اذا مات الانسان انقطع
ابی ہریرہ سے مروی ہی کہ آن حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جسوقت آدمی
عملہ الا من ثلث صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ وولد صالح
مرجاتا ہی اس کا عمل ختم ہوجاتا ہی مگر تین عمل ختم نہین ہوتے۔ صدقہ جاری اور علم جس سے
یدعولہ بالخیر۔
نفع حاصل ہو۔ اور اولاد نیک جو کہ اوس شخص کے لئے دعاء خیر کرتے رہی۔

(۴۶) قال علیہ الصلوۃ والسلام اذا سئلتم الحوائج فاسئلوھا
آن حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت تم حاجتون کو مانگو
الناس قیل یارسول اللہ ومن الناس قال اھل القرآن
تو آدمیون سے مانگو کسی نے پوچھا کہ ای رسول اللہ کے کن آدمیون سے فرمایا کہ اہل
قیل ثم من قال اھل العلم قیل ثم من قال الصباح الوجوہ
قرآن سے پھر پوچھا تو کہا اہل علم پھر پوچھا تو کہا خوب رو والون۔ راوی کہتا ہی مراد

قال الراوی والمراد باھل القرآن من یحفظ معانیہ ۔
اہل قرآن سے وہ لوگ ہین جو کہ قرآن کے معانی حفظ کرتے ہین ۔
(۴۷) قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من امر بالمعروف ونھی عن المنکر
حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص امر معروف اور نہی منکر کرے
فھو خلیفۃ اللہ فی ارضہ وخلیفۃ کتابہ وخلیفۃ رسولہ ولدنیا
پس وہ اللہ کا خلیفہ ہے اوسکی زمین مین اور خلیفہ ہے اوسکی کتاب کا اور خلیفہ ہے اوسکے
ستم اللہ القتال لعبادہ فخذوا منھا بقدر السم فی الادویۃ لعلکم
رسول کا اور البتہ دنیا زیر ہے اللہ کا جو کہ قتل کرتے ہے اوسکے بندونکو پس لیو وتم اس دنیا سے بقدر اوس
تنجون قال الراوی والعلماء داخلون فیہ لانھم یقولون ھذا حرام
زہر کے جو کہ دوا یونمین لیا جاتا ہے امید ہے کہ تم نجات پا جاؤگے ۔ راوی کہتا ہے کہ علما ان لوگون
وھذا حلال فخذوہ ۔
مین داخل ہین اسلئے کہ وہ کہتے ہین کہ یہ حرام ہے اور یہ حلال پس پکڑو اسکو ۔
(۴۸) فی الخبر العالم نبی لم یوح الیہ
خبر مین ہے کہ عالم ایسا نبی ہے کہ جسکی طرف وحی نہین اترتی ۔
(۴۹) قال علیہ السلام کن عالما او متعلما او مستمعا او محبا
حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہو تو عالم یا متعلم یا مستمع یا محب اور یا نچوان
ولا تکن الخامس فتھلک قال الراوی وجہ التوفیق بین
ہو مبادا ہلاک ہو جاوے راوی کہتا ہے اس روایت اور دوسرے روایت مین جو کہ
ھذہ الروایۃ وبین روایۃ اخری وھی قولہ علیہ الصلوٰۃ
آنحضرت کا قول ہے کہ آدمی دو ہین عالم یا متعلم اور باقی آدمی بالکل احمق اور
والسلام الناس رجلان عالم ومتعلم وسائر الناس

ہنتے ہین کہ جنمین کچھہ خیریت نہین فرق یہ ہے کہ تحقیق مستمع اور محب بمنزلہ متعلم کے ہے
ھیچ لا خیر فیھم ان المستمع والمحب بمنزلۃ المتعلم وما احسن قول
اور کیا اچھا ہے قول بعض اعراب کا واسطے ولد اپنی کے کہ ہو تو درندہ و بائندہ
بعض الاعراب لولدہ کن سبعا خالسا او ذئبا خالسا او
یا بھیڑیا پس آئندہ یا گتا خراست کرنے والا اور بچے تو اس سے کہ ہو جاوے
کلبا حارسا وایاک ان تکون انسانا ناقصا۔
تو انسان ناقص۔
(۵۰) قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من اتکا علی ید عالم
کہا ہے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس شخص کے ہاتہ پر کوئے عالم
کتب اللہ لہ بکل خطوۃ عتق رقبۃ ومن قبل راس عالم کتب
تکیہ لیتا ہے اللہ تعالےٰ اوسکے لئے بمقابلہ ہر قدم کے عتق رقبہ لکہتا ہے اور جو شخص کہ بوسہ دیتا ہے
اللہ لہ لکل شعرۃ حسنۃ
عالم کے سر پر لکہتا ہے اللہ تعالےٰ واسطے اوسکے بمقابلہ ہر ایک بال کے ایک نیکوئی۔
(۵۱) قال علیہ الصلوٰۃ والسلام بروایۃ ابی ھریرۃ
فرمایا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابی ہریرہ کی روایت
بکبت السموات السبع ومن فیھن ومن علیھن
سے کہ روئی سات آسمان اور وہ کہ جو اون کے بیچ یا اوپر ہین اور سات زمین
و الارضون السبع ومن فیھن ومن علیھن
اور جو کہ اوس مین اور اوسکے اوپر ہے واسطے اوس عزیز کے جو ذلیل ہو جاوے
لعزیز ذل او غنی افتقر وعالم تلعب بہ الجھال
باغنی کے جو محتاج ہو جاوے اور عالم کے کہ جسکے ساتہ جہال کھیل کرتے ہین۔

(۵۲) وقال علیہ السلام العلماء مفاتیح الجنۃ وخلفاء الانبیاء

اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ علما جنت کی کنجیاں

وقال الراوی الانسان لا یکون مفتاحا انما المعنی

اور نبیا کے خلیفہ ہین - اور راوی کہتا ہے کہ انسان تو کنجی نہین ہو سکتا سوائے

ان عندھم من العلم مفتاح الجنان والدلیل علیہ ان

اس کے نہین کہ معنی یہ ہے کہ اون کے پاس علم ہے جو کہ جنت کی کنجی ہے - اور

من رای فی النوم ان بیدہ مفتاح الجنۃ فانہ یوتی علما

اس پر دلیل یہ ہے کہ تحقیق جو شخص کہ خواب مین دیکھتا ہے کہ اوسکے ہاتہ مین جنت

فی الدین -

کی کنجی ہے تو اوسکو علم دین کا دیا جاتا ہے -

(۵۳) وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اللہ تعالی فی

اور حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ تحقیق اللہ تعالے کیلئے

کل یوم ولیلۃ الف رحمۃ علی جمیع خلقہ الغافلین و

ہر دن اور رات مین اپنی تمام مخلوقات پر غافل ہو یا بالغ یا غیر بالغ ایک ہزار رحمت

البالغین وغیر البالغین ولتسعمائۃ ولسبعۃ وتسعون رحمۃ

ہے اور نو سو ننانوے رحمت علی الخصوص علما اور طالب علمون کے لئے ہے اور

للعلماء وطالبی العلم والمسلمین والرحمۃ الواحدۃ لسائر الناس

ایک رحمت باقی آدمیون کے لئے -

(۵۴) قال علیہ الصلوٰۃ والسلام قلت یا جبرائیل ای

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مین نے کہا اے جبرئیل

الاعمال افضل لامتی قال العلم قلت ثم قال ای النظر

کونسا عمل میری امت کے لئے افضل ہے تو اوس نے کہا کہ علم ہے مین نے کہا اسکے
الی العالم قلت ثم ای قال زیارۃ العالم
بعد کونسا تو کہا عالم کی طرف نظر کرنے کہا مین نے اسکے بعد کونسا تو کہا عالم کی
ثم قال ومن کسب العلم للہ واراد بہ صلاح
زیارت کرنی پھر کہا کہ جو شخص کہ اللہ کے لئے علم کو حاصل کرتا ہے اور اس سے اپنی
نفسہ وصلاح المسلمین ولم یرد بہ غرضا من
نفس اور مسلمانونکی درستی چاہتا ہی اور کوئی غرض دنیا وی نہین چاہتا پس مین
الدنیا فانا کفیلہ بالجنۃ۔
اوس شخص کے لئے جنت کے بارہ مین ضامن ہون۔
(۵۵) وقال علیہ الصلوۃ والسلام عشرۃ تستجاب
اور حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ دس آدمی ہین جنکی
لھم الدعوۃ العالم والمتعلم وصاحب حسن
دعا قبول کیجاتی ہے۔ عالم اور متعلم اور نیک خلق والا اور مریض اور یتیم اور
الخلق والمریض والیتیم والغازی والحاج
غازی اور حاجی اور مسلمانونکو نصیحت کرنے والا اور بیٹا اپنی والدین کا فرمانبردار
والناصح للمسلمین والولد المطیع لابویہ والمرۃ المطیعۃ لزوجھا۔
اور عورت اپنے خاوند کے فرمان بردار۔
(۵۶) سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما العلم قال دلیل العمل قیل
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے سوال کیا کہ علم کیا چیز ہے فرمایا کہ
فما العقل قال قائد الخیر قیل فما الھوی قال مرکب المعاصی
دلیل ہی عمل پھر پوچھا کہ عقل کیا ہی فرمایا کہ پیشوائی خیر ہے پھر پوچھا کہ حرص کیا چیز ہے

قیل فما المال قال رداء المتکبرین قیل فما الدنیا قال
فرمایا کہ گناہون کی سواری ہے پھر پوچھا کہ مال کیا ہے فرمایا کہ متکبرون کی چادر ہے
سوق الاخرۃ۔
پھر پوچھا کہ دنیا کیا ہے فرمایا کہ بازار آخرت ہے۔
(۵۷) انہ علیہ الصلوۃ والسلام کان یحدث انسانا فاوحی اللہ
تحقیق آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام ایک انسان سے بات کر رہے تھے کہ اتنے
الیہ انہ لم یبق من عمر ھذا الرجل الذی یحدثہ الا ساعۃ
مین اللہ تعالی نے آنحضرت وحی ارسال کی کہ تحقیق اس شخص کی عمر سے کہ جس سے
وکان ھذا وقت العصر فاخبرہ الرسول بذلک فاضطرب
باتین کر رہا ہے کسی قدر باقی نہین رہا مگر ایک ساعت اور وقت عصر کا تھا پس آنحضرت
الرجل وقال یا رسول اللہ دلنی علی اوفق العمل لی
صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص کو اس امر کی خبر دی پس وہ شخص بے قرار ہو گیا
فی ھذہ الساعۃ قال اشتغل بالتعلم فاشتغل بالتعلم
اور کہا ای رسول اللہ کے بتلا تو مجھے وہ عمل جو بہت موافق ہو میرے لیے
وقبض قبل المغرب قال الراوی فلو کان شئی افضل
اس ساعت مین فرمایا کہ علم سیکھنے کا شغل کر پس علم سیکھنے مین مشغول
من العلم لامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ فی ذلک الوقت
ہوا اور مغرب سے اول اسکی روح قبض کیگئی۔ راوی کہتا ہے کہ اگر کوئی شئی علم سے افضل ہوتی تو آنحضرت
(۵۸) قال علیہ الصلوۃ والسلام الناس کلھم موتی
آن حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ سب آدمی
الا العالمون۔

مردہ ہین بجز عالمون کے۔

(۵۹) عن انس قال علیہ الصلوٰۃ والسلام سبعۃ للعبد تجری

انس سے مروی ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ سات

بعد موتہ من علم علما او اجری نھرا او حفر بیرا او بنی مسجدا

چیزین ہین جو کہ بندونکے لئے مرنے کے بعد بھی جاری رہتے ہین۔ جو شخص علم سکھلادے یا نہر

او اورث مصحفا او ترک ولدا صالحا یدعولہ بالخیر

جاری کرے یا کنوان کھدادے یا مسجد بنا کر دے یا قرآن کا وارث ہو یا ولد صالح چھوڑ جاے جو اوسکے

او صدقۃ تجری لہ بعد موتہ فقدم علیہ الصلوٰۃ

لئے خیر و برکت کی دعا کرتا ہو یا کوئی صدقہ جو کہ اوسکے لئے اوسکی لئے اوسکے مرنے کے بعد جاری ہو

والسلام التعلیم علی جمیع الانتفاعات لانہ روحانی

پس مقدم کیا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعلیم کو تمامی انتفاعات پر اسلئے کہ وہ روحانی

والروحانی ابقی من الجسمانیات۔

ہے اور روحانی زیادہ باقی رہنے والا ہے جسمانیات پر۔

(۶۰) اوصی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی علی ابن ابی طالب

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو وصیت

رضی اللہ عنہ فقال یا علی احفظ التوحید فانہ راس

کی اور کہا کہ اے علی توحید پر محافظت کر۔ اس لئے کہ یہی میرا راس المال

مالی والزم العمل فانہ حرفتی واقم الصلوٰۃ فانھا قربۃ

ہے اور عمل کو لازم رکھ اس لئے کہ میرا پیشہ ہے اور نماز کو قایم رکھ

عینی واذکر الرب فانہ بصیرۃ فوادی واستعمل العلم

اسلئے کہ وہ میری آنکھونکے ٹھنڈ ہیا ئی ہے اور رب کو یاد کر اسلئے کہ وہ میرے

فانہ میراثی۔

دلکی روشنی ہی اور علم کا استعمال کر اس لئے کہ وُہ میری میراث ہی۔

(۶۱) قال علیہ الصلوٰۃ والسلام سائل العلماءَ وخالط الحکماءَ وجالس الکبراءَ۔

آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ علما سے سوال کر اور حکما سے اختلاط رکہہ اور کبرا سے مجالست رکہہ۔

اس حدیث مین علما کے تین قسم بیان ہوئے ہین ایک وہ کہ عالم باللہ ہون دوسرے وُہ کہ عالم بامراللہ ہون تیسرے وُہ کہ دونون کے جامع ہون پہلے لوگ وُہ ہین جنکے قلوب پر معرفت آلہی مستولی ہوا اور وُہ مستغرق جلال وجمال آلہی ہون اور علم احکام کے سیکہنے کی اونکو فرصت نہ ملے مگر بقدر ضرورت۔

دوسرے وُہ جو صرف عالم بامراللہ ہین اور حلال وحرام وحقایق احکام کو جانتے ہین مگر اسرار آلہی سے واقف نہین ہوتے۔

تیسرے وُہ جو دونون سے واقف وآگاہ ہوتے ہین یہ لوگ عالم معقولات ومحسوسات کی حد مشترک ووسط مین ہوتے ہین کبہی تو خدا کی محبت مین مستغرق اور کبہی خلق پر مہربان ومشفق جب اودہر کا رخ کیا تو خلق سے بالکل بے خبر اور جب ادہر متوجہ ہوئے تو گویا انہین مین کے ایک ہو بہی بشر ہین یہ مرسلین وصدیقین کا طریقہ ہے۔ بہر حال اس حدیث مین علما سے مراد صرف عالم بامراللہ ہین جنسے وقت حاجت مسائل حلال وحرام دریافت کرتے ہین اور حکما سے مراد عالم باللہ ہین جو امراللہ کو نہین جانتے نہ اونکی مخالطت کا حکم ہے نہ سوال کا۔ اور کبرا سے مراد

عالم باللہ ہین جنکی مجالست کا حکم ہوا کیونکہ اونکی صحبت مین دنیا و آخرت کے منافع ہین -

شقیق بلخی رحمہ اللہ نے انہین سے ہر ایک کے تین علامات بیان فرمائی ہین عالم بامر اللہ ذاکر بلسان ہوتا ہے نہ بقلب اور خلق سے بریا خائف ہوتا ہی نہ خالق سے اور بظاہر آدمی سے شرماتا ہے باطن مین خدا سے نہین حیا کرتا - عالم باللہ ذاکر و خائف و مستحی تو ہوتا ہی مگر اوس کا ذکر بقلب ہوتا ہی نہ بلسان اور ریا سے ڈرتا ہے نہ معصیت سی اور اسی طرح دلسے حیا کرتا ہی نہ بظاہر - اور عالم باللہ و بامر اللہ ان چھیون صفات کا جامع ہوتا ہی - اس کا حد مشترک مین ہونا یہ ہے کہ درمیان عالم غیب و شہادت کے ہوتا ہی اور عالم بامر اللہ و باللہ دونون کا معلم ہوتا ہی اور دونون فریق اوسی کے محتاج ہوتے ہین اور وہ ان دونون سے مستغنی ہوتا ہے اور اوسکی مثال آفتاب کی سی ہے کہ اوسکی روشنی نہ کم ہوتی ہی نہ زیادہ اور عالم باللہ کی مثال چاند کی ہے کہ کم و زیادہ ہوتی رہتی ہی اور مثال عالم بامر اللہ کی چراغ کی سی ہے کہ خود جلتا ہی اور دوسرے اوس کے نور سے مستفید ہوتے ہین -

(۶۲) تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ ستین سنۃ ایک ساعت کی فکر ساٹھ سال کی عبادت سی بہتر ہے کیونکہ تفکر خدا تک پہونچاتا ہی اور عبادت سے صرف ثواب حاصل ہوتا ہی پس جو چیز کہ خدا تک پہونچائے اوس شئی سے جو کہ اوس کے غیر تک پہونچا ہی افضل و اعلی ہے - دوسرے وجہ یہ کہ تفکر فعل قلب ہے اور طاعت عمل جوارح قلب جوارح سے اشرف ہے پس اوس کا فعل بھی اوسکے فعل سے اشرف ہوگا کیونکہ خدا تعالے

فرماتا ہے کہ (اقم الصلوٰۃ لذکری) پس نماز وسیلۂ ذکر قلب ہے اور مقصود وسیلہ سے اشرف ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ علم اشرف ہے یہ سب اخبار تھے اب اون آثار کو ملاحظہ فرمائی جو فضیلت علم کے بارہ مین وارد ہوئے ہین —

آثار

(۱) قال علی ابن ابی طالب لاخیر فی الصمت عن العلم کما لاخیر فی الکلام عن الجہل

فرمایا ہے علی ابن ابی طالب نے کہ علم سے خاموش رہنے مین کوئی خیر نہین ہے جیسے کہ جہل سے کلام کرنے مین کوئی خیر نہین ہے —

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ علم مال سے سات وجہ سے افضل ہے (۱) علم میراث انبیا ہے اور مال میراث فراعنہ (۲) علم نفقہ سے بڑھتا ہے اور مال گھٹتا ہے (۳) مال محافظ کا محتاج ہے اور علم خود اپنے صاحب کی محافظت کرتا ہے (۴) جب آدمی مرجاتا ہے تو اوس کا مال رہجاتا ہے اور علم اوسکے ساتھ جاتا ہے (۵) مال مومن و کافر سب کو ملتا ہے علم سوائے مومن کے نہین حاصل ہوتا (۶) عالم کے اہل دنیا محتاج ہین (۷) علم سے پل صراط کے گذرنے مین دقت نہ ہوگی اور مال کی وجہ سے دقت و مزاحمت ہوگی —

(۳) حضرت علی فرماتے ہین لفظ علم مین عین علو کے ہے اور لام لطف کا اور میم مروت کی ہے —

(۴) حضرت علی نے فرمایا ہے کہ قوام دنیا کا چار چیزون پر ہے (۱) عالم جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے — (۲) جاہل جو اپنے استاد سے عار نکرے

(۳) غنی جو مال سے بخل نہ کرے ۔ (۴) فقیر جو اپنی آخرت کو دنیا کے عوض نہ بیچے ۔ جب عالم اپنے علم پر عمل نہ کرے تو جاہل جس کسی سے پڑہتا ہو اوس سے عار کرنے لگتا ہو جب غنی بخل کرے تو فقیر اپنی آخرت دنیا کے بدلہ بیچ دیتا ہے پس انپر خدا کی پھٹکار بسترا رہو۔

(۵) وَلعلیؓ رضی اللہ عنہ ؛ النّاس من جھۃ التمثال اکفاء ؛ ابوھم آدم والام

اور حضرت علی رضے اللہ عنہ کا مقولہ ہو کہ۔ آدمی باعتبار تمثال کے ہم کفو ہین۔ اگرچہ

حواء ؛ وانّ لم یکونوا لھم فی اصلھم حسب ۔ ؛ یفاخرون ۔ ؛

نہین ہے واسطے اون کی باعتبار اصل کی جسکا باپ اوسکا آدم ہو اور مائی اونکی حوا ہو کی فخر کرے

بہ فالطین والماء ؛ ما الفضل الا لاھل العلم انھم ؛ علی الھدی

ہین ساتھہ اوسکے کیچڑ اور پانی ہو کسی کے لئے فضلیت نہین سوای اہل علم کے اسلئے کہ

من استھدی ادلاء ؛ ووزن کل امراء ما کان یحسنہ ؛ والجاھلون

وہ ہدایت پر ہین اور جو طلب ہدایت کی کرے اوسکو دلالت کرتے ہین اور وزن

لاھل العلم اعداء ؛ ففز بعلم ولا تجھل بہ ابدا ؛

ہر آدمی کا وہی ہے کہ جسکو اچھا جانتا ہے اور جاہل لوگ اہل علم کے دشمن ہوتے ہین

النّاس موتی واھل العلم احیاء ۔

پس علم کو حاصل کرو اور علم سے کبھی جاہل نہ رہو اسلئے کہ باقی آدمی مردہ ہین اور اہل علم زندہ ہین

(۶) ولہ ایضا ؛ رضینا قسمۃ الجبار فینا ؛ لنا علم وللجھال مال ؛

اور نیز حضرت علی کا مقولہ ہے کہ ہم اللہ تعالے کے تقسیم سے راضی ہین ہمارے لئے علم

فان المال یفنی عن قریب ؛ وان العلم باق لا یزال ؛

ہو اور جاہلون کے لئے مال اسلئے کہ مال جلدی فنا ہو جاتا ہو اور تحقیق علم ہمیشہ تک باقی رہتا ہو

(۷) محمد بن حازم نے کہا ہو ؎ رایت الناس فیما ؛ الناس من کان عالما ؛ وان

ایکہا ہو مین نے بلند فکر والا وہ شخص جو کہ ہو عالم اگرچہ وہ ہو تو مسکین

لم یکن فی قوم بحبیب ؛ اذا حل ارضا عاش فیها بعلمه ؛ وما عالم
غریب نہ ہو۔ جسوقت علم والا شخص کسی زمین مین حلول کرتا ہی تو اوسمین اپنی
فی بلدة بغریب ؛
علم کی برکت سے عیش کرتا ہی اور کوئی علم والا کسی شہر مین غریب نہین ہوتا۔
(۸) ذو اللسانین نے کہا ہی ؎ العز مخصوص بہ العلماء ؛ ما للانام
عزت کے ساتھ عالم ہی مخصوص ہین ؛ اونکے سوا اور دوسرے
سواهم ما شاءوا ؛ ان الاکابر یحکمون علی الوری ؛ وعلی الاکابر
آدمیونکے لئے جو کچھ کہ چاہین میسر نہین ہوتا۔ بڑے لوگ مخلوقات پر حکم رانی کرتے ہین۔ اور اون
تحکم العلماء ؛
بڑے بڑے علما لوگ حکمرانی کرتے ہین۔
(۹) اور رباشی نے کہا ہی ؎ طلبت یوما مثلا سائرا ؛ فکنت فی الشعر
مین ایک روز ایک مثل شایع اور مروج کا طالب ہوا پس
له ناظما ؛ لا خیر فی المرء اذا ما عد یوما طالب العلم ولا
اسکو شعر مین نظم کیا اور وہ یہ ہی کہ اوس آدمی مین خیریت نہین ہی جسوقت کہ صبح کرتا ہی پس اوس
عالما ؛ ابو عبد اللہ حمیدی نے کہا ہی۔ من لم یکن للعلم عند فنائه ؛ ارج فان بقاءه
حالت کے کہ نہ تو وہ علم کا طالب ہے اور نہ عالم۔
کفنائه ؛ بالعلم یحیی المرء طول حیاته ؛ فماذا تقضی حیاة حسن ثنائه ؛
(۱۰) بعض متقدمین نے کہا ہی ؎ یا طالبی علم النبی محمد ؛ ما انتم و سواکم سواء
اے حضرت نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے طلب
ومداد ما تجری بہ اقلامکم ؛ ازکی واربح من دماء الشهداء
والو تم اور تمہارے سوائے برابر نہین ہے اوسیاہی اوس کی کہ جسے لکھتے ہین ساتھ

اوسکی تمہارے قلم مین بہت پاک اور بہت زیادہ ہین شہیدون کے خونسے ۔

(۱۱) امام محمد بن حسن نے کہا ہے تعلّم فان العلم زین لاہلہ وفضل و
تو علم کو سیکھ اسلئے کہ تحقیق علم زینت ہے واسطے اہل علم کے اور
عنوان لاھل المحامد وکن مستفیدا کل یوم زیادۃ
فضل اور عنوان ہے واسطے اہل محامد کے ۔ اور ہو تو ہر روز مین طلب کرنے والا زیادتی کا
من العلم واسبح فی بحور الفوائد وتفقہ فان الفقہ اوصل
علم سے اور تیر تو فایدون کے دریاؤن مین ۔ علم فقہ کو سیکھ اسلئے کہ علم فقہ کا لیجانے
قائد الی البر والتقوی واعدل قاصد وزھو العلما
پیشوا ہے کہ نیکوئی اور تقوی کی طرف پہونچاتا ہے اور بہت عادل قاصد ہے ۔ علم فقہ کا
الھادی الی سنن الھدی وزھو الحصن منجی من جمیع
ایک جھنڈا ہے جو کہ رہنمائی کرتا ہے سنن ہدایت کی طرف ۔ علم فقہ کا ایک قلعہ ہے جو کہ
البلیات وانہ فان فقیھا واحدا اصعب علی اشد علی
نجات دیتا ہے تمامی مصیبتون سے اس لئے کہ تحقیق ایک فقہ کا جاننے والا پرہیزگار بہ نسبت
الشیطان من الف عابد ۔
ہزار عابد کے بہت غالب ہوتا ہے اوپر شیطان کے ۔

(۱۲) قال الشافعی رحمۃ اللہ طلب العلم افضل من الصلوٰۃ
امام شافعی فرماتے ہین طلب کرنا علم کا نماز نفل سے افضل ہے ادای فرض کے بعد
النافلۃ لیس بعد الفریضۃ افضل من طلب العلم
کوئی شی علم کی طلب سے بڑھکر افضل نہین ہے

(۱۳) ومن اراد الدنیا والاخرۃ فعلیہ بالعلم
اور جو شخص کہ دنیا اور آخرت کو چاہتا ہے اوس پر لازم ہے کہ سیکھے علم کو ۔

(۱۴) من تعلم العلم عظمت قیمتہ ومن نظر فی الفقہ جل قدرہ و
جو شخص علم کو سیکھتا ہے اوسکی قیمت بڑہ جاتی ہے اور جو شخص فقہ مین نظر کرتا ہے اوسکی
من نظر فی اللغۃ رق طبعہ ومن نظر فی الحساب جزل رایہ
قدر عظیم ہو جاتی ہے اور جو شخص علم لغت مین نظر کرتا ہے اوسکی طبیعت نازک ہو جاتی ہے اور جو شخص
ومن نظر فی کتب الحدیث قویت حجتہ ومن لم یصن نفسہ
حساب مین نظر کرتا ہے اوس کا فکر قوی ہو جاتا ہے اور جو شخص کتب حدیث مین نظر کرتا ہے اوسکی حجت
لم ینفعہ علمہ ۔
قوی ہو جاتی ہے اور جو شخص اپنے نفس کے حفاظت نہین کرسکتا اوسکو علم نفع نہین دیتا ۔
(۱۵) وقال وھب رحمہ اللہ تعالی یتشعب من العلم الشرف
وہب رحمہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ علم سے شرافت پیدا ہوتی ہے اگرچہ علم والا کمینہ
وان کان صاحبہ دنیا والعز وان کان مھینا والقرب
ہو اور عزت ہوتی ہے اگرچہ علم والا در اصل بے عزت ہو اور قرب حاصل ہوتا ہے اگرچہ
وان کان بعیدا والغناء وان کان فقیرا والمھابۃ و
علم والا بعید ہو اور غنا حاصل ہوتا ہے اگرچہ علم والا فقیر ہو اور مہابہ حاصل ہوتا ہے اگرچہ
ان کان وضیعا ۔
علم والا نیچ مین ہو ۔
(۱۶) عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ آدمی اپنی گھر سے جہل نہانہ کے برابر گناہون
کا بوجھ لیکر نکلی جب علم کی باتین سنے اور ڈرے اور گھر کو لوٹے تو ایک گناہ بھی
اوسکے پلہ مین نہین رہتا پس مجالس علما سے جدا مت ہو کیونکہ خدا نے کوئی مٹی مجالس
علما سے زیادہ تر بزرگ زمین پر پیدا نہین کیا ۔
(۱۷) کمیل ابن زیاد فرماتے ہین کہ حضرت علی مجھے جبانہ کو لے گئے جب صبح ہوئے

تو فرمانے لگے کہ اے کمیل قلوب اوعیہ ہین پس بہتر وہی دل ہے جسمین زیادہ باتین
سماوین جو کچھہ مین تجکو کہتا ہون اوسکو یاد رکھہ ۔ آدمی تین قسم کے ہین (۱)
عالم ربانی (۲) متعلم جو نجات کے راستہ پر ہو (۳) ناکس فرومایہ جو ہر ایک
کی اتباع کرے جدہر کی ہوا دیکھی اودہر ہولے جو کہ نور علم سے منور نہ ہوا اور
جو رکن وثیق کی طرف التجا نہ لائے ۔ ای کمیل علم مال سے بہتر ہے کہ وہ تیرے
حفاظت کرتا ہے اور تو مال کے مال کو نفقہ گھٹا دیتا ہے اور علم انفاق سے مزکے
ہو جاتا ہے ای کمیل علم کی معرفت زینت ہی جس سے انسان زندگی مین طاعت اور
بعد مرنے کے ثواب اکتساب کرتا ہی علم حاکم ہے مال محکوم علیہ ہے ۔

(۱۸) مصعب ابن الزبیر اپنے لڑکے کو کہتے ہین تعلم العلم فان کان لک مالا کان
علم کو سیکھہ پس اگر تیرے
لک جمالا وان لم یکن لک مال کان العلم لک مالا ۔
پاس مال ہوا تو علم تیری جمال ہو جاوے گا اور اگر نہ ہوا تیرے پاس مال تو علم تیری لئے مال ہو جاوے گا

(۱۹) ابن عباس سے روایت ہی کہ سلیمان علیہ السلام کو اختیار دیا گیا کہ ملک و مال
وعلم سے جس کو چاہین اختیار کرین پس سلیمان علیہ السلام نے علم کو اختیار کیا پس
خدا نے علم کے ساتہ مال بہی دیا ۔

(۲۰) ابن عباس نے اپنے صاحبزادے کو فرمایا کہ علیک بالادب فانہ
لازم ہی تجہہ پر ادب کا سیکھنا اسلئے کہ وہ دلیل
دلیل المروۃ وانیس فی الوحشۃ وصاحب فی الغربۃ وقرین
ہی مروت کی اور انیس ہے وحشت مین اور رفیق ہے غربت مین اور قرین و ہمنشین ہی حضر مین اور دلیل
فی الحضرۃ وصدر فی المجلس ووسیلۃ عند انقضاء للوسیلۃ
صدر ہے مجلس مین اور وسیلہ ہی وقت نہونی کسی وسیلہ دوسرے کے اور غنا ہی نزدیک نہ ہونیکے

وغنی عند العدم ورفعۃ للخسیس وکمال للشریف وجلال للملک
اور بلندی ہے واسطے کمینہ کے اور کمال ہے واسطے شریف کے اور جلال ہے واسطے بادشاہ کے۔
(۲۱) حسن بصری کا ارشاد ہے صریر قلم علما کی تسبیح ہے اور سیکھنا و نظر کرنا علم کا عبادت ہے جب اوسکے کپڑے پر سیاہی لگے تو گویا خون شہدا کا لگا اور اوس کا ایک قطرہ زمین پر گرے تو اوس کا نور چمکتا ہے جب وہ قبر سے اوٹھی تو اہل جماعت اوسکی طرف ڈھکینگے اور کہینگے کہ یہ خدا کا خاص بندہ ہے جسکو خدا نے بزرگی دے اور انبیا کے ساتھ اوٹھایا ہے۔
(۲۲) ابن مبارک کا ارشاد ہے کہ اس امت مین فساد نہین واقع ہوا مگر خواص کی طرف سے اور وہ علما و غزاۃ زہاد تجار و ولاۃ ہین۔ علما ورثہ انبیا ہین زہاد و عمال اہل ارض ہین غزاۃ جند اللہ ہین تجار امناء اللہ ہین ولاۃ رعاۃ ہین۔ جب عالم دین گھٹا دے اور مال بڑھا دے تو جاہل کسکی اقتدا کرے زاہد اگر عجب دنیا ہو جاوے تو تائب کسکی اقتدا کرے غازی طامع و مرائی ہو جاوے تو دشمن پر کیونکر فتح پاوے تاجر خائن ہو جاوے تو امانت کیونکر حاصل ہو راعی بھیڑیا ہو جاوے تو رعایت رعیت کون کرے اور کیونکر ہو۔
(۲۳) فقیہ ابو اللیث کہتا ہے کہ جو شخص عالم کے پاس بیٹھے اور کچھ نہ سیکھے دیا کرے تو بھی اوسکو سات بزرگیان ملتے ہین۔ (۱) فضل متعلم پاتا ہے (۲) جب تک بیٹھا ہے گناہ سے باز رہتا ہے (۳) جب اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اوسپر رحمت نازل ہوتی ہے (۴) جب علم کے حلقہ مین بیٹھتا ہے تو جسقدر رحمت نازل ہوتی ہے اوس مین وہ بھی شریک ہوتا ہے (۵) جب تک علم کی باتین سنتا ہے گویا طاعت مین ہے اور اوس کا ثواب لکھا جاتا ہے (۶) جب کوئی بات سنتا ہے اور نہین سمجھتا تو اس سے اوس کا دل تنگ ہوتا ہے اور محزون اور غمناک ہوتا ہے جسے خدا کی قربت حاصل

ہوتی ہے کیونکہ انا عند منکسرۃ القلوب - آیا ہے (۷) عالم کا اعزاز اور
یعنے مین قریب ہوا ون لوگونسے جو کہ شکستہ دل ہوتے ہین -
فاسق کا اذلال مسلمانونکو کرتے دیکھکر اوس کا دل فسق سے نفرت اور علم سے رغبت
کرتا ہی اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجالست صالحین کا حکم دیا ہی -
(۲۴) خلیل کہتا ہی کہ چار قسم کے لوگ ہین ایک وُہ کہ عالم ہو - اور یہ بھی سمجھے کہ
مین عالم ہون ایسی کی اتباع کرو دوسرا وہ کہ جانیوالا ہو اور یہ نہ سمجھے کہ مین جانیوالا
ہون ایسا شخص نائم ہی اوسکو بیدار کرو - تیسرے وہ کہ نہین جانتا اور جانتا ہے
کہ نہین جانتا وُہ مسترشد ہی اوسکو ارشاد کرو - چوتھا وہ کہ نہین جانتا اور نہین جانتا
کہ نہین جانتا ہی وُہ شیطان ہی اوس سے اجتناب کرو - ؎ آنکس کہ بداند و بداند کہ بداند
نداند ؛ او مرکب خود بر سر گردون بداند ؛ آنکس کہ بداند و بداند کہ بداند ؛ او نیز
خر خویش بمنزل بر ساند ؛ آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند ؛ در جہل مرکب آبدالدہر
بماند -

(۲۵) اخرج عن یزید بن من عور قال رایت الاوزاعی فی منامی
اخراج کیا گیا ہی یزید بن منعور سے کہ کہا اوس نے کہ دیکھا مینے اوزاعی کو اوسکے
بعد موتہ فقلت یا اباعمرو دلنی علی شیء اتقرب بہ الی اللہ قال
مرنیکے بعد ایک خواب مین پس کہا مین نے اسے اباعمر مجھے ایسی چیز بتلا کہ جسکے ذریعہ سے مین
ما رایت ھناک درجۃ ارفع من درجۃ العلماء و من بعد
اللہ کا قرب حاصل کرون تو اوزاعی نے کہا کہ مین نے یہان کوئی ایسا بلند درجہ نہین دیکھا جو
ھم درجۃ مخرومین -
علما کے درجہ سے بلند ہو اور بعد درجہ علما کے درجہ غم گلینو نکا ہے -

(۲۶) اخرج عن عبد الرحمن بن زمین بن اسلم قال رایت

اخراج کیا گیا ہی عبدالرحمن بن زید بن اسلم سے کہ کہا اوس نے کہ دیکھے اپنے باپ کو خواب
ابی فی المنام بعد موته وعلیه قلنسوة طویلة فقلت ما فعل الله
مین اوسکے مرنیکے بعد دیکہا اور نیز اوسکے سر پر ایک لمبی کلاہ دیکہے پس دیکہے کہا
بک فقال زینی بین العلم فقلت این مالک بن انس قال
کہ تیرے ساتہ اللہ نے کیسا معاملہ کیا ہے کہا کہ مجہے اللہ نے علم کی زینت سے
مالک فوق فوق فلم یزل یقول فوق فوق وین فع راسه حتی سقطت
مزین کیا ہے پہر مینے کہا مالک بن انس نے کہا ہے کہا کہ مالک اوپر اوپر ہے پس ہے
قلنسوة عن راسه۔
اوپر اوپر کہتا گیا اور سر اوٹہاتا گیا حتے کہ اوس کے سر سے کلاہ گر گئے۔
(۲۷) العالم ارأف بالتلمیذ من الاب والام لان الآباء
علم والا شاگرد کے ساتہ باپ اور مائی سے زیادہ تر مہربان ہوتا ہی اسلئے
والامهات یحفظونه من نار الدنیا وافاتها والعلماء
کہ باپ اور مائی اوسکو دنیا کے آگ اور آفات سے نگاہ رکہتے ہین اور علما
یحفظونه من نار الآخرة۔
اوسکو آخرت کی آگ سے نگاہ رکہتے ہین۔
(۲۸) سکندر سے کسی نے پوچہا کہ باپ بہتر ہے یا استاد تو اوس نے جواب دیا کہ استاد کیونکہ باپ
مجہے آسمان سے زمین پر لایا اور استاد زمین سے آسمان پر لے
گیا۔
(۲۹) فتح موصلی نے فرمایا کہ جیسا کہ مریض کا کہانا پینا دوا بند کر دی
جاوے تو مر جاتا ہی اسیطرح علم و فکر حکمت سے باز رہنے
سے آدمی کا دل مر جاتا ہے۔

(۳۰) بعض مفسرین نے (فاحتمل السیل زبدا رابیا) کی تفسیر
مین سیل سے علم مراد لی ہے اور اس تشبیہ کے پانچ وجوہ بیان کئے ہین
(۱) پانی جیسے اوپر سے اترتا ہے علم بھی اوپر سے دل پر گرتا ہے (۲)
جیسے کہ پانی سے زمین کی اصلاح و سرسبزی ہوتی ہے اسیطرح آدمیون کی
اصلاح و سرسبزی علم سے ہوتی ہے (۳) جیسے کہ کھیتی و نباتات بدون پانی
کے نہین اوگتی اسیطرح اعمال و طاعات بدون علم کے نہین ہوتے اور نہ تشریف
صحت و قبولیت کی سرسبزی اور برومندی حاصل کرتے ہین (۴) جس طرح بارش
فرع رعد و برق ہے اسیطرح علم بھی وعد و عید کی فرع ہے (۵) بارش جس طرح
نافع و ضار ہے اوسیطرح علم بھی نافع ہے جو اوس پر عمل کرے اور ضار ہے
اوس پر جو عمل نکرے ۔

(۳۱) بانع دنیا پانچ چیزون سے زینت پکڑتا ہے یعنی علم علما عدل امرا عبادۃ عباد امانت
تجار راستی محترفین سے ۔ ابلیس نے پانچ انکے ضد انکے ساتھ لگا دی حسد
علم کے ساتھ ریا عبادت کے ساتھ جور عدل کے ساتھ خیانت امانت کے ساتھ
غش و کھوٹ راستی دکھرے پن کے ساتھ ۔

(۳۲) خدا تعالے نے سات چیزین سات شخصون کو سکھائین (۱) حضرت آدم
علیہ السلام کو اسماء کا علم دیا (وعلم آدم الاسماء کلہا)
یعنے سکھلا دئے آدم کو تمامی اسماء ۔
(۲) حضرت خضر علیہ السلام کو علم فراست عطا کیا (وعلمناہ من لدنا علما)
اور سکھلایا ہم نے اپنی پاس سے علم
(۳) حضرت یوسف علیہ السلام کو علم تعبیر (رب قد آتیتنی من
ای رب تحقیق دیا ہے تو نے مجھے

الملک وعلمتنی من تاویل الاحادیث (۴) اور داؤد علیہ السلام
ملک اور سکھلا دیا ہو تو نے مجھے تاویل احادیث کا علم۔
کو صنعت درع سکھایا (وعلمناہ صنعۃ لبوس لکم) (۵) اور سلیمان علیہ السلام
کو منطق الطیر (یا ایھا الناس علمنا منطق الطیر (۶) عیسیٰ علیہ السلام کو علم
توراۃ و انجیل (ویعلمہ الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل) (۷)
اور حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وعلیہم السلام کو شرع و توحید کا علم دیا (وعلمک
مالم تکن تعلم) (ویعلمھم الکتاب والحکمۃ) (الرحمن علم
القرآن) پس علم آدم سبب حصول سجدۂ تحیت ملائکہ ہوا اور علم خضر باعث شاگردی
موسیٰ و یوشع اور علم یوسف سبب وجدان اہل و مملکت اور علم داؤد سبب وجدان ریاست
و درجت و علم سلیمان سبب وجدان بلقیس و غلبہ و علم عیسیٰ سبب زوال تہمت جوان
کی والدہ پر ہوئے تھے اور علم محمد صلعم سبب شفاعت امت ہوا۔ جب کہ حضرت آدم علیہ السلام
نے علم اسمار مخلوقات سے تکرمہ ملائکہ کا رتبہ و عزت پائی تو جو کوئی ذات خالق اور
اوسکے صفات کا علم حاصل کرے تو کیا وہ تحیہ ملائکہ کا مستحق نہ ہوگا بلکہ تحیہ رب العزت کا
مستحق ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد ہوا سلام قولا من رب رحیم جب
حضرت خضر علم فراست سے صحبت موسیٰ پاوین تو علم حقیقت سے صحبت حضرت
ختمی مآب صلعم کی توقع کیوں نہ کی جائے فاولیک مع الذین انعم اللہ
پس وہ لوگ اون لوگون کے ساتھ ہونگے کہ جنکو نعمتیں
علیھم من النبیین جب یوسف علیہ السلام نے تاویل رویا سے حبس دنیا
دین ہین اللہ نے نہیون سے۔
سے نجات پائی تو جو کہ عالم بتاویل کتاب اللہ ہو کیا وہ حبس شبہات سے
نجات نہ پاوی گا کو یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

اور ہدایت دیتا ہی جسکو کہ چاہتا ہی طرف راہ سید ہی کے ۔
یوسف علیہ السلام جب کہ علم تاویل احادیث کیوجہ سے خدائی تعالی کی منت مانتے اور احسان جتاتے ہین تو جو عالم کہ تاویل و تفسیر کتاب اللہ کو جانے تو کیا وہ سزاوار اظہار امتنان و احسان الہی نہین ہے کونسی نعمت اس سے زیادہ ہوسکتی ہے کہ خدائیتعالی اپنی کتاب کا مفسر بناوے اور اپنا ہمنام اور اپنے نبی کا وارث اور اپنی خلق کا داعی اور اپنے بندونکا واعظ اور اپنی اہل بلد کا سراج اور اپنے خلق کا قائد راہ جنت اور عقاب دوزخ و دوزخ سے زاجر اور باز رکھنے والا ہو حدیث شریف مین آیا ہی ۔
العلماء سادۃ والفقہاء ومجالستہم زیادۃ ۔
علماء سردار ہین اور فقہا پیشوا ہین اور صحبت اونکی موجب زیادتی ہی ۔
(۳۳) مومن طالب علم کا راغب نہین ہوتا جب تک کہ چھ چیزین اسنے مین نہین دیکھ لیتا (۱) خدا کا حکم ادائی فرائض کا ہی اور اوس سے بھی بدون علم کے اجتناب ممکن نہین (۲) خدا کا حکم ترک معاصی کا ہے اوسکے ادائی پر قادر نہین ہوسکتا ۔ (۳) خدا نے اپنی نعمتونکا شکر واجب کیا ہی اور بدون علم کے شکر ادا نہین کرسکتا ۔ (۴) خدا نے انصاف کا حکم فرمایا ہی اور بدون علم کے انصاف نہین کرسکتا ۔ (۵) خدا نے بلا پر صبر کا حکم فرمایا ہی اور بدون علم کے صبر ممکن نہین (۶) خدا نے شیطانکی مخالفت و عداوت کا حکم فرمایا ہی اور بدون علم اس حکم کی تعمیل نہین کرسکتا ہی ۔
(۳۴) جنت کی راہ چار شخصونکی ہاتھ مین ہی عالم زاہد ۔ عابد ۔ مجاہد ۔ اگر زاہد سچا ہو تو زر دنیا آگر عابد سچا ہو تو خوف اگر مجاہد سچا ہو تو توفیق شکر و ثنا اگر عالم سچا ہو تو حکمت عطا فرماتا ہی
(۳۵) چار چیزین چار چیزونسے طلب کرنی چاہین مکان سے ملاقاتی مصاحب سے بخشش و کرامت مال سے فراغت علم سے منفعت اگر موضع و مکان سے ملاقاتی نہ حاصل ہو تو فیضخانہ اوس سے بہتر ہے اور اگر دوست سے کرامت نہ ہو تو کتا اوس سے بہتر ہے اور مال سے فراغت نہ ہو تو مٹی اوس سے بہتر ہے اگر علم

سے منفعت نہ ہو تو موت اوس سے بہتر ہے۔

(۳۶) چار چیزین بدون چار چیزونکے پوری نہین ہوتین دین بدون تقوے کے قول بدون فعل کے مروت بدون تواضع کے علم بدون عمل کے ایسے دین بلا تقوی خطرہی اور قول بلا فعل ہدر ہے مروت بلا تواضع شجر بلا ثمر ہے اور علم بلا عمل ابر بلا مطر ہے

(۳۷) کوئی شریف آدمی چار چیزونسے باز نہین رہ سکتا اگرچہ وہ بادشاہ و وزیر و امیر کبیر ہو اپنے باپ کی تعظیم و تکریم سے جب کہ وہ مجلس مین آوے مہمان و استاد کی خدمت سے اور جس بات کو وہ نہین جانتا اوسکے سوال و دریافت کرنے سے اوس شخص سے جو کہ اپنے سے زیادہ جانتا ہو۔

(۳۸) حضرت سلیمان ہدہد کے محتاج صرف علم کے وجہ سے ہوئے تھے۔

(۳۹) کتاب کلیلہ و دمنہ مین ہے وہ لوگ جنکے حقوق کا استخفاف نہ کیا جاے تین ہین۔ عالم۔ سلطان۔ اخوان۔ جس نے کہ عالم کا استخفاف کیا یا اوس نے اپنے دین کو برباد کیا جس نے کہ بادشاہ کا استخفاف کیا اوس نے اپنے دین کو خراب کیا اور جسنے کہ اخوانکا استخفاف کیا اوس نے اپنی دنیا و مروت کو خاک مین ملایا۔

(۴۰) سقراط کہتا ہے کہ علم کی فضیلت پر یہ امر کفایت کرتا ہے کہ آدمی کے اور امور مین دوسرے لوگ مدد و شرکت کر سکتے ہین دنیا کے سارے کاموں مین اوروں کی خدمت ممکن ہے مگر خدمت علم مین سوائے اوسکے ذات کے دوسرا شرکت نہین کر سکتا خود ہی کو اوسکی خدمت کرنی پڑتی ہے علم کو نہ کوئی چھین سکتا ہے نہ چرا سکتا ہے برخلاف آدمی کے دوسرے اشیاء مقبوضات و مملوکات کے کہ چھنی و چرائی جا سکتے ہین۔

(۴۱) بعضونکا قول ہے کہ اپنے بھائیون کی مردہ دلون کو نور بہا بنسے منور و زندہ

کردو جیسے کہ قلبہ رانی سے اراضی موات کا احیا کرتے ہو کیونکہ نفس کا شہوات وشبہات سے دور رہنا زمین کے صالح نبات ہونے سے افضل ہے ؎

وفی الجہل قبل الموت موت لاھلہ ٭ واجسامھم قبل القبور قبور ٭

اور جہل میں جاہل کو مرنے سے اول موت ہے اور جاہلوں کے اجسام قبروں سے اول قبور میں ہوتے ہیں

وان امرأ لم یحیی بالعلم میت ٭ ولیس لہ حتی النشور نشور

اور جو شخص کہ علم سے زندہ نہیں ہے وہ مردہ ہو اور نہیں ہے واسطے اوکے یوم نشور تک نشور

(۴۲) ولآخر ؎ اخو العلم حی خالد بعد موتہ ٭ واوصالہ تحت

علم والا آدمی مرنیکے بعد ہمیشہ زندہ رہتا ہے حالانکہ اوسکے اوصال تحت

التراب رمیم ٭ وذو الجہل میت وھو ماش علی الثری ٭ یظن

ہوتے ہیں ۔ اور جاہل آدمی مردہ ہے حالانکہ وہ زمین پر چلتا ہے وہ تو

من الاحیاء وھو عدیم ٭

اپنے کو زندوں میں سے شمار کرتا ہے حالانکہ وہ مردہ ہے ۔

(۴۳) قیل العلم وسیلۃ الی کل فضیلۃ ۔

کہا گیا ہے کہ علم ہر فضیلت کا وسیلہ ہے ۔

(۴۴) العلم یرفع المملوک الی مجالس الملوک ۔

علم غلام کو بادشاہوں کی مجلسوں تک رفعت بخشتا ہے ۔

(۴۵) ولا العلماء لھلک الامراء وانما العلم لاربابہ ولایۃ لیس

اگر علماء نہ ہوتے تو امیر ہلاک ہو جاتی ۔ اور سوائے اسکے نہیں کہ اہل علم کے لئے علم ایک ایسی

لھا عزل ان الامیر ھو الذی یضحی امیرا عند عزلۃ ان زال

ولایت ہے کہ اوسکے لئے معزولی نہیں ہے ۔ تحقیق امیر وہی شخص ہے جو کہ معزولی کے وقت

سلطان ولایتہ کان سلطان فضلہ ۔

بھی امیر رہے اگر اوس کا سلطان ولایت جاتا رہے تو اوسکے فضل کے سلطان مین رہے۔

(۴۶) ۵ ان الملوک یحکمون علی الوریٰ : وعلی الملوک یحکم العلماء ۔

تحقیق بادشاہ مخلوقات پر حکم کرتے ہین لیکن بادشاہون پر عالم لوگ حکومت کرتے ہین۔

وجوہ و شواہد عقلیہ بر فضیلت علم

(۱) دنیا کے تمامی امور چار قسمونکے ہین (۱) ایک وہ جن سے عقل راضی رہے اور شہوت ناراض ہو مثل امراض و مکارہ کے۔ دوسرے وہ کہ شہوت راضی ہو اور عقل ناراض مثل کل معاصی کے۔ تیسرے وہ کہ عقل و شہوت دونون اوس سے راضی رہین وہ علم ہے۔ چوتھے وہ کہ دونون ناراض ہون وہ جہل ہے۔ پس علم و جہل مین جنت و دوزخ کا تقابل ہے یعنی جیسے آگ سے عقل و شہوت دونون ناراض ہین اوسی طرح جہل سے راضی نہین ہوتی اور جیسے یہ دونون جنت سے راضی ہین اوسی طرح علم سے راضی و خوش ہین اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص جہل سے راضی رہتا ہے گویا وہ آگ سے راضی ہے اور جو کہ علم کو دوست رکھتا ہے اور اوس مین مشغول رہتا ہے گویا جنت مین ہے جسکو علمی شغل و مشغلہ ہو اوسکو کہا جاوے گا کہ تجھکو جنت کی عادت ہے جنت مین داخل ہو اور جو جہل پر اکتفا کرے گا اوسکو کہا جاوے گا کہ تو دوزخ کا عادی ہے دوزخ مین چلا جا۔

(۲) علم کے جنت اور جہل کے دوزخ ہونے پر یہ امر دلالت کرتا ہے کہ کمال لذت ادراک جمعیت اور کمال الم محبوب کی دوری و مہجوری مین ہے زخم سے اس لئے

درد ہوتا ہی کہ وہ اجزاے متصلہ بدنکو آپس مین سے دور کر دیتا ہی جو اتصال باہمی کو چاہتے ہین - اور آگ سے بہ نسبت زخم کے اسلئے زیادہ تر درد ہوتا ہی کہ آگ سرے سے خود اجزائے بدن کو ہی فنا کر دیتی ہے زخم مین صرف اجزائے بدن کے مفارقت تھی یہان سرے سے اجزا مفقود ہو جاتے ہین یہ تفریق چونکہ اوس سے اشد ہے اس کا الم بہی اشد ہوتا ہی لذت ادراک محبوب کا نام ہے کہانے کی لذت طعوم موافقہ بدنکا ملنا نظر کی لذت مرئیات مرغوبہ کا میسر ہونا جسکے حصول سے طالب کو تسکین ہوتی ہے اس سے واضح ہو گیا کہ لذت ادراک محبوب والم ادراک مکروہ کا نام ہے -

جب یہ دریافت و معلوم ہو چکا تو ہم کہتے ہین کہ جسقدر زیادہ تر خوض و شدت کے ساتہ ادراک ہوا و رمدرک اشرف و اکمل اور مدرک ابقی و ابقی ہو لذت بہی اشرف و اکمل ہوگی - اور بیشک محل علم روح ہے جو بدن سے اشرف ہی اور ادراک عقلی ادراک بدنی و حسی سے زیادہ تر اشرف و اکمل و ابقی و ابقی ہے -

(۳) علم باعتبار معلوم کے بہی اشرف ہی کیونکہ خدا اور اوسکی جمیع مخلوقات ملائکہ افلاک عناصر جمادات نباتات حیوانات اور سارے احکام اوامر و نواہی و تکالیف شرعی ہین اور کونسا معلوم ان سب سے علیحدہ و اشرف و اعز ہو سکتا ہی پس ثابت ہو گیا کہ کوئی کمال و لذت کمال علم و لذت علم سے فایق و برتر نہین ہے اور کوئی شقاوۃ و نقصان مافوق شقاوت و خسران جہل کے نہین ہے - دن رات دیکہتے ہین کہ جب کوئی مسئلہ کسی سے پوچہا جاوے تو درصورت جواب مجیب کو مسرت و خوشی ہوتی ہے اور

درصورت جہل و عدم جواب شرمندہ ہو جاتا و سر جھکا لیتا ہے۔
(۴) علم کا صفت شرف کمال و جہل کا صفت نقص و زوال سے ہونا تمامی عقلا کے پاس بالبداہت ثابت ہے کیونکہ کسی عالم جاہل کہین تو وہ اس سے باوجودیکہ جانتا ہے کہ یہ خلاف واقع و جھوٹ ہے متاذی ہوتا ہے اور اسی طرح کسی جاہل کو عالم کہا جائے تو باوجودیکہ وہ جانتا ہے کہ وہ درحقیقت ایسا نہین ہے مگر مسرور و خوش ہوتا ہے اس سے معلوم و ثابت ہوتا ہے کہ علم محبوب و شریف لذاتہ ہے اور جہل رزیل و ذلیل لذاتہ ہے۔
(۵) صاحب علم کتنا ہی کثیف و نحیف و ضعیف کیون نہ ہو معظم و محترم و مکرم ہوتا ہے حتی کہ حیوان وحشی و مفترس بھی جب انسان کو دیکھتا ہے تو اوس کا ایک قسم کا احتشام کرتا ہے اور ڈرتا ہے اگرچہ حیوان کتنا ہی قوی اور تنومند کیون نہ ہو۔
اسی طرح رعاۃ و حکام وقت جب کسیکو اپنی مین سے بلحاظ فضل و عقل زیادہ پاتے ہین تو اوسکی بطوع و رغبت مطیع و منقاد ہو جاتے ہین پس علما اگر کوئی اونکی معاندت نکرے تو بالطبع اون لوگون پر رعب سا ہو جاتا ہے جو اون سے از روے علم کم و کہتر ہین۔ اسیوجہ سے اکثر جاہل ہمیشہ علما و فضلا کے حاسد و معاند رہتے ہین۔ علم سیر کے جاننے والونپر واضح ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے معاند جو آپ کے قتل کے درپے تھے جب کبھی سامنے آتے تو آپکے علم لدنی کا رعب اون جہلہ پر اسقدر غالب آتا کہ وہ اپنے ارادہ فاسدہ سے کامیاب نہ ہو سکتے اور مرعوب ہو جاتے اور مارے

ہیبت و دہشت کے کانپنے لگتے اور ہتیار گر پڑتے۔
سفیر کسرے وحضرت عمر کا قصہ مشہور و معروف ہے کہ آپ کو باہمہ سادگی
وخاکساری وافتادگی دیکھکر کانپنے لگا اور بے اختیار کہنے لگا کہ ؎
ہیبت این مرد صاحب دلق نیست ۔ ہیبت حق است این از خلق نیست
(۶) بلاشبہ ہر ایک ادنی اور اعلی جانتا ہے کہ انسان سایر حیوان سے
افضل ہے اوسکی فضیلت بوجہ صورت وقوت کے نہین ہے کیونکہ بہت سے
حیوانات اس صفت مین اوسکے مساوی بلکہ اوس سے کہین فایق ہین پس
بالضرور یہ فضیلت کسی مزیت و نورانیت ولطیفۂ ربانی کی جہت سے ہے جو انسان
سے مخصوص ہے جسکی وجہ سے وہ ادراک و اطلاع حقایق اشیا پر قادر ہے
(۷) جاہل گویا سخت تاریکی واندھیاری مین ہے جو کسی شئے کو ہرگز دیکھ نہین
سکتا اور عالم کی پرواز و پہونچ و رسائی اقطار سماوات و ملکوت وجبروت تک
ہوتی ہے وہ موجود و معدوم و واجب و ممکن و محال کے حقایق کی عالم
معقول مین سیر کرتا ہے اور ان کے تقسیم کو ملاحظہ کرتا ہے کہ جوہر و عرض
وبسیط و مرکب ہے اوزان کے انواع وانواع الانواع واجزاء واجزاء الاجزاء
اور اوس جزو کو جو مشترک ہے اور جو ممتاز ہے غیر سے اور ہر ایک کا
اثر اور اوسکے موثر و معلول و علت ولازم وملزوم وکلیت وجزئیت و
واحد وکثیر وغیرہ وغیرہ امور کو دریافت کرتا و دیکھتا ہے جس سے اوس کی
عقل بمنزلہ ایک کتاب کے ہو جاتی ہے جسمین کل تفاصیل واقسام درج ہون
پس کونسی سعادت و درجت اس مرتبت و حالت سے فایق و برتر
ہو سکتی ہے۔ جب کسی آدمی کو یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے تو دوسرے
جاہل اوس سے سیکھکر عالم بنتے ہین پس ایسے شخص کا نفس ناطقہ عالم

ارواح مین مثل آفتاب عالمتاب کے ہوتا ہی کہ دوسرے نفوس کی حیات ابدی
وتنویر علمی کا واسطہ بنجاتا ہی کیونکہ یہ کامل و مکمل ہونے کی وجہ سے خلق وخالق
کے درمیان واسطہ ہو جاتا ہی اسلئے حق تعالے فرماتا ہے کہ ینزل الملائکۃ
بالروح من امرہ) مفسرون نے اس روح کی تفسیر علم و قرآن کے ساتھ
کی ہے۔ جسطرح بدن بلا روح مردہ ہے اسی طرح روح بدون علم میت ہے
چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ (وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا
اور اسی طرح وحی کی ہم نے طرف تیرے روح کو اپنی امر سے
پس علم روح الروح و نور النور و لب اللب ہے اس سعادت کی خاصیت یہ ہے
کہ وہ باقی غیر فانی ہوتی ہے کیونکہ تصورات کلیہ مین زوال و انتقال کو دخل نہین
ہوتا الحاصل جب یہ سعادت درجۂ نہایت و غایت جلالت مین ہے اور ابدالآباد
باقی رہتی ہے تو اکمل و اشرف و اعز سعادات دینی و دنیوی ہوئی۔
(۸) بعثت انبیا صرف خلق کو حق کی طرف دعوت کرنے کے لئے ہوتی ہے
چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہی (ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ
بلاؤ طرف راہ اپنی رب کی ساتھ حکمت اور
الحسنۃ۔ قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن
نصیحت حسنہ کی۔ کہہ تو یہ کہ راستہ ہی میرا بلاتا ہون مین طرف اللہ کے بیچ اوس
اتبعنی) اور یہ امر موقوف بہ حکمت و علم و بصیرت و فکر ہے اور دعوت
حال کے کہ ہون مین اور میرے تابعین بصیرۃ پر۔
بدون تعلم و تعلیم کے پورے نہین ہو سکتی۔ حضرت آدم علیہ السلام سے
چلو اور خاتم الانبیا کے حالات تک دیکھو اور ہمارے قول کی تصدیق کرو
ابو البشر کا مسجود خلایق و خلیفہ ہونا و بیرکت و دولت علم خلعت اجتبا پانا

سبکو معلوم ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھو کہ کس طرح اول طلب علم مین
مشغول ہوئے پہلے جب رات ہوئی تو کوکب سے قمر کی طرف قمر سے شمس
کی طرف اپنی فکر مین انتقال کرتے گئے یہانتک کہ بالبرہان شرک سے
اعراض کیا اور مقصود کو پایا اور کہا کہ (اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ
تحقیق مینے پھیرا ہے مونہہ اپنا واسطے
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ) ۔ اس لیئے خدای تعالےٰ نے اوکی تعریف
اوس ذات کے کہ جس نے پیدا کیا ہے آسمانون اور زمین کو ۔
کی و تشریف رفع درجات عطا فرماکے (وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ
اور یہ حجت ہماری ہے دی ہمنے
عَلٰى قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ) جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مبدء
ابراہیم کو واسطے غلبے کے اور قوم اوسکی کے بلند کرتے ہین ہم درجاونمین لوگون کا کہ جانتے ہین ہم ۔
سے فارغ ہوئی تو معاد کیطرف رجوع کیئے اور کہے کہ (رَبِّ اَرِنِیْ
ای رب دکھا تو مجھ
كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى) جب تعلم سے فارغ ہوئے تو تعلیم کیطرف متوجہ ہوئے
کس طرح زندہ کرتا ہے تو مردون کو ۔
کبھی اپنے باپ سے محبت کی کہ (لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ) اور کبھی اپنی قوم کو
کیون عبادت کرتے ہو تم اوس چیز کی کہ سنتی ہے اور نہ دیکھتی ہے
کہا کہ (مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ) کبھی اپنے وقت کے

کیا صورتین ہین کہ جنکے لیئے بیٹھے ہوتم ۔

بادشاہ سے فرمایا (کَمْ تَرَا اِلَی الَّذِیْ حَاجَّ اِبْرَاہِیْمَ فِیْ رَبِّہٖ) پھر صالح و

کیا نہین دیکھتا تو طرف اوس شخص کے جو کہ حجت لایا ابراہیم سے بہ نسبت خدا اوسکے

ہود و شعیب کو دیکھو کہ وہ ابتدا سے انتہا تک اپنے اوایل و اواخر زمانہ مین کسطرح

تعلم و تعلیم مین مصروف و مشغول تھے اور دلایل بین نظر و فکر کرنے سے ارشاد

خلق کیا کرتے تھے ۔

اسیطرح حضرت موسی کا حال ہے کہ وہ فرعون اور اوسکی لشکر کے ساتھہ بوجہہ

دلایل پیش آتے تھے اور تعلیم راہ دین و نجات کرتے تھے ۔

ہمارے حضرت سیدنا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے حالکو دیکھو کہ خدا تعالے

جابجا آپ پر اپنی منت کا اظہار علم سے ہی فرماتا ہے کہ کہین کہتا ہے کہ وَوَجَدَکَ

ضَالًّا فَہَدٰی وَوَجَدَکَ عَائِلًا فَاَغْنٰی ۔ اقتان علم کو اقتان مال پر مقدم کیا اور پایا

اوس نے تجھے گمراہ پس ہدایت دی اور پایا تجھے فقیر پس غنی کر دیا ۔

کہین ارشاد فرماتا ہی کہ (مَا کُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْکِتٰبُ وَلَا الْاِیْمَانُ)

تو نہین جانتا تھا کہ کتاب کیا ہی اور نہ جانتا تھا ایمانکو ۔

اور کہین فرماتا ہی کہ (مَا کُنْتَ تَعْلَمُہَا اَنْتَ

وَلَا قَوْمُکَ مِنْ قَبْلِ) پہلے پہل جو آپ پر وحی اتری تو یہی کہ (اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ

تو نہین جانتا تھا اسکو پہلے اور نہ قوم تیرے پڑہ تو ساتھہ نام رب اپنے کے

پھر کہا (وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ یہی وعادت ہے کہ

اور سکھایا اوسنے تجھے ہر چیز کہ نہین جانتا تھا

اَرِنَا الْاَشْیَاءَ کَمَا ہِیَ) - رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا -

ای پروردگار ہمارے دکھلا ہمین اشیا کو جیسے کہ ہین - ای پروردگار میرے زیادہ دے تو مجھکو علم

(۹) خدا تعالیٰ نے علم کو اپنی کتاب مین جابجا اسما شریفہ سے تعبیر فرمایا ہے جس سے اوس کا شرف و فضل ثابت ہوتا ہے کہین حیات سے تعبیر کی ہے -

اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنَاہُ - کہین روح سے فَاَوْحَیْنَا اِلَیْکَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا

یا وہ کہ وہ پس زندہ کیا ہمنے اوسکو پس وحی کی ہمنے طرف تیرے روح کو اپنی سے -

کہین نور سے (اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ)

اللہ نور ہے آسمانون اور زمین کا -

(۱۰) خدا تعالیٰ نے صفت طالوت مین بیان فرمایا ہے کہ (اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰہُ عَلَیْکُمْ وَزَادَہٗ

تحقیق اللہ تعالیٰ نے پسند کیا ہے اوسکو اوپر

بَسْطَۃً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ - علم کو جسم پر مقدم کیا - اسمین کچھہ شبہ نہین کہ

تمہارے اوپر زیادہ کی ہے اوسکو فراخی علم اور جسم مین -

مقصود تمامی نعمتونسے سعادت بدنی ہے اور سعادت بدنی سعادت مالی سے اشرف و اعزہی جب سعادت علمی سعادت جسمی پر مقدم و راجح ہو تو سعادت مالیہ پر بطریق اولےٰ راجح ہوگی -

(۱۱) حضرت یوسف علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ (اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اِنِّیْ

کر تو مجھے زمین کے خزانو پر اس لیے کہ مین زیادہ

حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ) آپنے - اِنِّیْ حَسِیْبٌ نَسِیْبٌ فَصِیْحٌ صَبِیْحٌ - وغیرہ نہین فرمایا

حفاظت کرنیوالا ہون اور زیادہ جاننے والا ہون اور زیادہ جاننے والا ہون -

اسی سے معلوم ہوا کہ علم سب صفات کمالیہ پر مقدم ہے۔

(۱۲) خدا تعالیٰ نے عذاب جہل کو عذاب نار پر مقدم فرمایا ہے کَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ
خبردار یقیناً وہ اس دن اپنے رب سے
لَّمَحْجُوْبُوْنَ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ)
محجوب ہیں پھر یقیناً وہ دوزخ میں جاویں گے۔

(۱۳) علماء نے کہا ہے کہ علوم مفصلہ امور مندرجہ ذیل کے لیئے ضروری و لازمی ہیں علم توحید آدمیوں کے لئے۔ علم سرد شیطان کے لیے۔ علم معاشرت اخوان کے لیئے علم شریعت ارکان کیلئے۔ علم نجوم ازمان کے لیئے۔ علم مبارزۃ فرسان کے لیئے۔ علم سیاست سلطان کے لئے۔ علم رؤیا بیان کے لئے علم فراست برہان کے لیئے۔ علم طب ابدان کے لیئے علم حقیقت رحمٰن کے لئے۔

(۱۴) خدا تعالیٰ نے آیت۔ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً میں علم کو پانی سے تشبیہ
اور نازل کیا اوس نے آسمان سے پانی۔
دی ہے یعنے جیسے پانی کے چار اقسام ہیں۔ مآء مطر۔ مآء سیل۔ مآء فرات۔ مآء عین۔ علوم کی بھی چار قسمیں ہیں (علم توحید) مآء عین کے مانند ہے جیسے کہ اوسکی تحریک سے پانی نکلتا ہوتا ہے اسمیں ذات خدا کی کیفیت کی طلب سے کفر ہوجاتا ہے لہذا جیسے وہ جائز نہیں ویسا ہی دیکھے جائز و روا نہیں (علم فقہ) استنباط سے زیادہ ہوتا ہے جیسے کہ مآء فرات کی حضر سے افزود ہوتا ہے۔ (علم زہد) مآء مطر کے مانند ہے کہ صاف نازل ہوتا ہے اور ہوا کے غبار سے مکدر ہوجاتا ہے (علم بدع) مانند مآء سیل کے ہے کہ سرسبز کھیتی و زمین کو ویران اور خلق کو ہلاک کر دیتا ہے

تکملہ۔ (۱) جہل سے ازالہ معصیت کی امید نہیں ہے برخلاف علم کے اوس سے اسکے توقع ہے حضرت آدم علیہ السلام نے علمی کے سبب سے استغفار فرمایا اور مقبول و مغفور ہوئے۔ اور شیطان بوجہ جہل کے غوایت میں پڑ گیا۔

(۲) لکھا ہے کہ یوسف علیہ السلام نے عافرمائی کہ اپنے تئیں کو وزیر بادشاہ مصر کے فراست قابل اعتماد و اعتبار ہو جبرئیل علیہ السلام نے ایک شخص کے شاگرد ہوئے جو نہایت معتبر و معزز حاکمین تھا حضرت یوسف نے فرمایا کہ ایسے شخص کو

اپنی علم و قیاس کی وجہ سے آپکو زلیخا کی تہمت سے بچایا تھا یعنی اوسنے یہ قیاس کیا تھا کہ اگر آپکی قمیص اگر پیچھے سے پھٹی ہو تو آپ تہمت سے بری ہین اور اگر آگے سے تو آپ مجرم و ملزم ہین - پس یہ سمجھنے کی بات ہے کہ اوس شخص کی ایک ادنی سی تہمت کے رفع و دفع مین قیاس و علم کو دخل دینے سے اسقدر عنایت کا مستحق ہوا تو جو علما کے اعدا کی تہمتونکو جو دین متین پر کرتے ہین رفع کرنے مین اپنے قیاس و علم کو کام مین لاتے ہین وُہ کیا کچھہ مناصب و مراتب کے مستحق نہ ہونگی اور اسقدر انکی قدر و منزلت نہ ہوگی -

حکما کا قول ہے کہ قلب مردہ ہے اوسکی زندگی علم سے ہے اور علم کی زندگی طلب سے ہے اور طلب ضعیف ہے اوسکی قوت مدارست سے ہوتی ہے اور مدارست کا اظہار و اشتہار مناظرہ سے ہوتا ہے اور مناظرہ عقیم ہے جبتک کہ عمل نہ ہو اور جب علم و عمل دونون باہم ملین تو رحمت کا ابدی فرشتہ پیدا ہوتا ہے جس سے مغفرت ہوتی ہے -

نملہ کو اس علم کے صلہ مین کہ وُہ جانتے تہے کہ سلیمان علیہ السلام کا لشکر اوسکی قوم کو پایمال کردیگا اپنی قوم کی سرداری ملی تھی تو جو حقایق اشیا کو جانتے ہون وُہ مستحق سرداری و سروری دین و دنیا کیون نہ ہون -

کتا نجس العین و ناپاک ہے مگر جب تعلیم پاتا ہے اور شکار پکڑنا سیکہہ جاتا ہے تو اوسکا شکار پاک سمجہا جاتا ہے جب کلب معلم کا شکار بوجہ تعلیم نجاست عینی سے پاک ہو جائے تو آدمی جو اشرف مخلوقات ہے علم کیوجہ سے کیونکر پاک و فایق از ملایکہ خاک و افلاک نہ ہو -

غرضکہ اگر ان دلایل عقلیہ و نقلیہ و تماثیل و نظایر کے بعد بھی کسی پر فضیلت و شرف و فرضیت علم ثابت نہ ہو تو ممکن نہین کہ کوئی بات ایسی کو دن کو سمجہائی جاے یا کوئی امر اوس کے سمجہہ مین آئے - فنعوذ باللہ من الغباوۃ و الغوایۃ و نسئل اللہ الہدایۃ فی البدایۃ و النہایۃ -

تمت

باب سوم

در بیان اعتراضات مخالفین و اجوبۂ آن

چونکہ فن مناظرہ مین صرف اپنے ہی دعوے پر دلیل کا لانا ثبوت دعوے کے لئے کافی نہین ہوتا جبتک کہ مخالف کی جرح و معارضہ کی تردید نکیجاوے لہذا یہان مناسب معلوم ہوا کہ جو اعتراضات کہ مخالفین نے طریقہ تعلیم جبری پر کئے ہین یا کر سکتے ہین اون کو بھی ذکر کر کے تردید کر دی جاوے تا ہمارے دعوے کے ثبوت و قبول کرنے مین کسیکو محل تامل نہو اور جیسا کہ وہ مدلل بدلائل عقلی و نقلی ہو چکا ہے اسی طرح زنگ شبہات و شکیک و تشکیک سے پاک و صاف ہو جاوے۔ اور ہمارا مدعا ہر طرح ثابت و متحقق ہو

اعتراض

(۱) گورنمنٹ ہند جو حکومت اعلا و شہنشاہ روسا ہے اوسنے یہ طریقہ اپنی حکومت و مملکت مین رائج نہین کیا حالانکہ وہ حکیم و رعایا پرور زیادہ تر رحیم ہے اور مروج و شیع تعلیم اس صورت مین دیسی رؤسا جو نایب طریقہ حکمرانی گورنمنٹ ہین کیونکر اوسکے خلاف اس طریقہ کو رواج دیسکتے ہین۔

جواب

اول تو ایسا اعتراض کوئی مدبر و منتظم و محقق و حکیم نہین کر سکتا بلکہ صرف مقلد بیمعنی

جو کورکورانہ تقلید کا عادی ہوتا ہے کر سکتا ہے فاعل مختار ترک و اختیار
فعل مین خود اختیار رکھتا ہے بھیڑ یا وہسان چال نہین چل سکتا بلکہ فی نفسہ
محمود و مذموم نافع و ضار ہونے کا خیال کرتا ہے باایہمہ ہم کہتے ہین کہ گورنمنٹ
کے بہت سے امور ہمارے لئے قابل تقلید و پیروی نہین ہین وہ تجہیز جیوش
مین بہت کچھ صرفہ کرتی ہے ہمارے لئے نقصان مایہ و شماتت ہمسایہ کا
موجب ہے وہ زمیندارانہ اصول کو مفید نہین خیال کرتی یہان بالکل اوسکے
برعکس ہے وہ یورپ و ہند کی رعایا و قانون مین فرق و امتیاز بضرورت
و حاجت کرتی ہے ہمکو اپنی رعایا مین اسکی ضرورت و حاجت نہین ہے ازان
قبیل صدہا مسائل انتظامیہ ہین جنمین ہمکو اوسکی تقلید نہ صرف مضر ہے
بلکہ اوسکے برعکس طریقہ انتظام اختیار کرنے کی ضرورت و حاجت ہے کیونکہ
ریاست و دولت کے تغائر و تخالف اصول حکمرانی نے بہت سے امتیازات
قومی و دولی و ملی پیدا کر دیئے ہین اور اوسکی پابندی و مراعات پر ہمکو مجبور
کر دیا ہے دیسی ریاستون و برٹش امپیر کے اصول حکمرانی ہرگز متحد و یکسان
نہین ہے نہ ایک دوسرے کے اپنی حدود حکمرانی مین مقلد ہونا کسی اصول
حقوق ملی (انٹرنشنیل لا) یا معاہدہ دولی (ٹریٹی) کی رو سے واجب
و لازم ہے بلکہ میری رائے مین نہ ایسا ہونا چاہیئے نہ یہہ امر قرین مصلحت
ہے۔ اِس سے قطع نظر یہہ دعوی کہ برٹش گورنمنٹ نے مطلقاً اس طریقہ کو
اختیار نہین کیا بالکل غلط ہے ہمکو بلحاظ ہمارے منافع کے اوسکے اون
اصول و قوانین ملکی و حکمرانی کی تقلید و پیروی کرنی چاہیئے جو اوسنے اپنی
ولایت و محکوم رعیت کے حق مین نافذ و رائج کئے ہین نہ کہ غیر ملک و ملت
کی رعایا کے بارے مین جو ہر طرح کا تغائر و تخالف مراسم قومی و رسمی و مذہبی

دملکی وخیالی وطبعی رکھتے ہین۔ برٹش گورنمنٹ نے گریٹ برٹن کے ۱۲ صوبون مین یہی طریقہ رائج کیا ہے انگلنڈ ایرلنڈ اسکاٹلنڈ و ویلز مین عموماً یہی طریقہ رائج ہے۔ برٹش گورنمنٹ ہند بیچاری معذور ہے کہ رعایاے ہند کو بوجہ تخالف مذہبی و برہم اندازی علماے مذہبی جانبین وہ بھروسہ واطمینان نہین ہے جو ہماری رعیت کو ہماری سرکار پر ہے ہماری رعیت کبھی یہہ نہین خیال کرتی کہ تعلیم سے ہماری اولاد کو نصرانی یا مسلمان بنانے کا سرکار کا منشا ہے بلکہ وہ جانتی ہے کہ جو کچھ ہمارے لئے سرکار کی جانب سے کیا جاتا ہے وہ عین ہماری بہتری و بہروزی و بہبود و سود کے لئے ہے اور محض خیرخواہانہ و سرپرستانہ رافت و مرحمت ظل اللہی ہے۔ یہان رعایا و ریاست مین وہ تخالف و تباین اور وہ اندیشہ وخطرہ و بے اطمینانیان و بدگمانیان جو وہان ہین ہرگز نہین ہین اس ہمارے دعوے کے ثبوت پر وہ عرائض کافی ووافی ہین جو منجانب اطفال حاضرۂ مدرسہ و جاگیرداران وسجادگان و مجلس جاگیرداران نواب وقار الامرا بہادر و بندگانعالی حضور پرنور کی خدمت فیض گنجور مین گذرے ہین جنکو ہم نے تمہید مین بجنسہ نقل کر دیا ہے اوسمین صاف صاف وبہ تمنا والتجا سبھون نے اس طریقہ کے تاسیس کی درخواست کی ہے اور اپنی نہایت رضامندی وخوشدلی کا اظہار کیا ہے۔

باانہمہ مخاطرات وعوائق وعوارض برٹش گورنمنٹ کے مدبرین ومنتظمین نے اس طرف توجہ کی ہے اور رعایا نے سرکار کو اس طرف متوجہ کرایا ہے چنانچہ سر رچرڈ ٹمپل نے اپنی کتاب (اورنٹیل اکس پیرنس) مین صاف صاف لکھا ہے کہ انتظام ہند کے لئے پریمری ایڈوکیشن امر ضروری ولازمی ہے اور چونکہ عوام ادہر متوجہ نہین ہوتے لہذا تعلیم بالجبر

کرنے پر مجبوری ہے۔

۴ستی دھرما سماج نے گورنمنٹ ہند کے نزدیک ایک بہت ہی مطول و مفصل و مدلل رسالہ اشاعت طریقہ تعلیم جبری کے بارے مین پیش کی ہے جس ممورییل پر آجکل بحث ہو رہی ہے۔

۵دیسی ریاستون مین سے مہاراجہ کانکواڑ نے اسطرف توجہ کی ہے اور بخوبی زیر بحث و منظور ہی ہے[1]

۶سر شنکر نائر جنگ اول نے ۱۹ سال قبل تعلیم جبری معاشدارون کے بارے مین ایک گشتی جاری کردی تھی جس کا عملدرآمد بوجہ عدم رغبت یا غفلت عہدہ داران اب تک نہین ہوا۔

۷خود برٹش گورنمنٹ نے تمام امرا اور رؤسا کی تعلیم کو اگر قانوناً نہین تو رسماً کمپلسری کردیا ہے چنانچہ پنجاب مین چیفز کالج راجپوتانہ مین راج کمار کالج اور لکھنؤ مین کنگ کالج اور کلکتہ مدراس وغیرہ مین اسی طرح کالجین مقرر کردی ہین جہان راجہ پرجا امراف صکر تعلیم پاتے ہین۔

ان سب امور سے واضح ہے کہ یہ قاعدہ کچھ خلاف داب و آئین سلطنت برطانیہ نہین ہے بلکہ خود اون کے منتظمین درعایا کا مشفق ملیہا اور خود گورنمنٹ کا معمول بہا مسئلہ ہے اور اسکو ضروریات سے خیال کرتے ہین

---

[1] یہ مسئلہ طے ہو چکا اور تمام ریاست کانکواڑ مین تعلیم جبری کردیگئی چنانچہ اوسکا قاعدہ حسب ذیل ہے کہ لڑکے ۷ سے ۱۲ سال تک اور لڑکیان ۷ سے ۱۰ سال بالجبر تعلیم دیجاوینگی درصورت تخلف ہین مرتبہ دو دو آنہ اور چوتھی مرتبہ دو روپیہ جرمانہ ہوگا۔ اور یہہ جرمانہ جائداد منقولہ سے وصول کیا جاوے گا۔

غیر حاضری کی ۔ت جسپر جرمانہ ہوگا دس سے پندرہ دن تک کی ہے۔ فقط

اور یورپ مین تو قانون شائع و رائج ہے اور ہماری سرکار مین خود عہد مختار الملک اول سے یہہ قاعدہ موجود ہے اور یہان اگر چہ دقتین مخالفتین بھی نام و نشان کو نہین جو برٹش گورنمنٹ کے مدنظر ہین بلکہ ہماری رعایا اس سے نہایت خوش و رضامند اور اوسکے بدل خواہان ہین اسلئے ہماری سرکار کو جو ہر طرح اپنی رعایا کی بہبودی و بہروزی کے انتظامات کا بالکلیہ اختیار و اقتدار ہے برٹش گورنمنٹ کے طریقہ تعلیم ہند پر نظر کرنے اور اوسکی پالیسی کی تقلید کرنے کی ضرورت نہین ہے اور جب کہ خود اوسکا تعامل و پالیسی اسکی مقتضی ہو تو پھر کیا کہنا کوئی محل تامل ہی نہین باقی رہا۔

سرکار برطانیہ تعلیم کی اس قدر مربی اور اوسمین ساعی ہے اور اتنی تعداد ان کہ جسکا حد و پایان نہین اگر ہماری ریاست مثل میسور ٹرانکور اندور بڑودہ کے تعلیم مین ترقی کرے تو سرکار ہند کی اوسی طرح مورد مراحم خسروانہ و اعزاز شاہانہ و مستوجب صفت و ثنا ہو جیسے کہ وہ ریاستین ہوئی ہین اور سرکار کو وہ دقتین پیش نہ ہون جو آج ناتجربہ کار و ناخواندہ افسر و عہدہ دارون کی وجہ سے بدنظمی و بے اطمینانی پھیلی ہوئی ہے جسکی شکایت خود سرکار برطانیہ اور تمام خلایق دنیا و خود سرکار ورنہ ما کو ہے اور جسکا اعتراف خود سرکاری جرائد و احکام مین کیا گیا ہے۔

اعتراض ۳

اس قاعدے کے اجرا سے عام رعایا اور تمام برایا مین شورش و نارضامندی پھیلے گی جو مخالف وقت و اغراض گورنمنٹ ہے۔

جواب

یہ اتہام بالکل لااصل و غلط محض ہے اور خلاف واقع اول تو ہماری رعایا سرکار سے ایسی بدگمانی و خائف و اندیشہ ناک نہین ہے بلکہ اوسپر پورا پورا بھروسہ و اطمینان رکھتی ہے صدیون کے رسم و رواج نے اس امر کو اوسکی طبیعت و خلقت مین داخل کر دیا ہے کہ بادشاہ کو اپنا پورا خیر خواہ و مالک و مربی سمجھے اور اپنے خانگی امور شادی بیاہ تک کے اوسکی رائے و صلاح و مشورہ پر مفوض رکھے اوسکے خلاف منشا کوئی کام نہونے پاوے ہمہ تن اطاعت و فرمانبرداری و انقیاد و تابعداری کو اپنا رویہ و شیوہ گردانے اسکے خلاف کو گناہ کبیرہ سمجھتے ہین قطع نظر اس عام دستور کے جو رسم و رواج کے لحاظ سے عموماً تمام ملک مین یکسان پھیلا ہوا ہے اِس خاص مقدمہ مین بھی تجربتہً معلوم ہوچکا ہے اور اوسکی تحریری شہادت سرکار مین گذر چکی ہے اور مکرر مجرب ہوگیا ہے پس یہ قیاس مع الفارق یا تو محض نادانفیت احوال ملکی پر مبنی ہے یا خود غرضی و فسادنیت و طویت پر اسلئے کہ اصلیت و واقفیت و تجربہ و مشاہدہ و شہادت کے بالکل برخلاف و مخالف ہے چنانچہ نواب وقار الملک بہادر و مولوی مشتاق حسین صاحب نے بھی جو ایک نہایت واقف کار و علم دوست شخص تھے اپنے ذاتی سالہا کے تجربہ کی رو سے اپنی تحریر مین صاف صاف سرکار پر ظاہر کر چکے ہین "کہ معاشداروں کی تعلیم بالجبر کرنے کی ضرورت ہے اور یہ بلا اکراہ بآسانی ممکن ہے" چنانچہ مدرسہ سردلان مین راجہ صاحب اناگندی سے لیکر راجگان شورا پور و دیسکھان و جاگیرداران و سجادگان تک سب کے لڑکے طلب ہوئے مگر کسینے سرتابی و شکایت نہین کی و برا نہین مانا ہان البتہ بعض اوقات وہ بھی صوبہ دار صاحب حال کے زمانہ مین اعذار بارودہ و حیلے حوالے کرتے رہے جو ایک معمولی بات تھی جسکے دفعیہ کے لئے مجلس انتظامی نے سرکار

سے اِس قاعدہ کے اجرا کی درخواست کی اور خود اطفال حاضرہ مدرسہ نے اسکی درخواست دی جس سے عام رضامندی وخوشی و پسندیدگی نابت وظاہر ہو چکی ہے۔

اعتراض ۳

ابتک اسکا وقت وموقع نہین آیا یہ قبل از وقت ہے لہذا وقت کا انتظار کرنا چاہیے۔

جواب

یہ ایک عام بے معنی و مہمل قول ہے جو ہر ایک مفید کام کے روکنے کے لئے زبانزد عوام کالانعام بل ہم افضل طریقًا ہوا کرتا ہے جسکے معنی سے خود قائلین باوجود جد وجہد واقف وآگاہ نہین ہوتے اور اون سے اگر اوسکا مطلب پوچھا جاے تو نہین بتا سکتے۔ کسی قومی وملکی وملی مصلح ومفید امر کے لئے کوئی وقت شرع خدا یا قانون خلق ورعایا سے معین ومقرر نہین ہوا ہے جو کہا جاتا ہے کہ وقت وموقع نہین ہے جس بات کی جہان جب ضرورت داعی ہو اور کوئی مانع ومزاحم ومعارض وہارج نہو تو وہی اوسکا موقع ووقت ہے۔ وسی وقت اوسکا کرنا ضرور ہے۔ کیا ارتفاع جہل واشاعت علم کے لئے کوئی وقت وموقع من عند اللہ وعند الناس کہین مقرر ہے کیا اسکی سعی وکوشش قبل از وقت کہلائی جاسکتی ہے۔ جہان اور جبتک کسی قوم وملک مین علم کی اشاعت وجہل کا ازالہ نہو بلکہ جہالت عام ہو تو شہ مًا وفاتوًا اسکا رفع اور اوسکی تاسیس ضروریات ملکی وقومی ووقتی وزمانی سے ہے یہ بات ایسی ہے کہ کوئی کہے کہ ایام وماہین صفائی ونظافت وودسرے انتظامات وعلاجات کی ضرورت نہین ہے قبل

از وقت ہے۔ جہل کہین وبا سے زیادہ تر بد تر و مہلک و عام مرض ہے پس جو شخص اسکے علاج کی رائے دے اوسکو اس بے معنی قول سے باز رکھنا سوائے جہل و جنون کے اور کیا متصور ہو سکتا ہے۔ میرے پاس اسکا علاج بھی سوائے تعلیم جبری کے اور کچھ نہین تا ایسے عام مغالطون مین قوم نہ پھنسے اور ایسے مہلک سے دھوکہ نہ کھائے۔

اعتراض ۴

کوئی شخص جبر و اکراہ سے نہ تعلیم دیسکتا ہے نہ تعلیم پا سکتا ہے۔ طبائع انسانی قاعدہ جبری سے منزجر و متنفر ہو جاتی ہین لہذا قوانین حکومت جبری نہونے چاہئین خصوصاً تعلیم تو صرف تحریصی و تشویقی ذرائع سے حاصل ہو سکتی ہے نہ جبری طریقہ سے جبر و اکراہ خلاف حکمت و مقتضاء طبیعت ہے اس سے مفید نتیجہ نکلیگا

جواب

معترض حکیما نہ الفاظ مین اپنی قوم و ملت و ملک کا دشمن ہے اور اون کو اپنی اس سقطہ سے گمراہ و برباد و تباہ کرنا چاہتا ہے اور شکر مین زہر دیتا ہے جیسا کہ ہوئے ہی غور کے بعد ہر ایک شخص پر یہ بات ظاہر ہو سکتی ہے۔

اولاً یہ کہ ہم جو جبر کرتے ہین وہ اولیاء اطفال پر کرتے ہین نہ اطفال پر دبستانون اور مدارس مین اطفال کے ساتھ وہی ملائم و تحریصی و تشویقی طریقے برتے جاتے ہین کہ اطفال کو دلبستگی ہو جاے اور شوق و ذوق تعلیم روز افزون ہوتا جاے تعلیم جبری مین اولیاء اطفال پر جبر و اکراہ و قید و جرمانہ ہوتا ہے نہ اطفال پر اطفال کے ساتھ تو نہایت رافت و مرحمت و ملائمت برتی جاتی ہے

سوائے حاضری مدرسہ کے کسی امر پر جبر نہین کیا جاتا بلکہ دلبہلاؤ کھیل و تماشہ و بازیین معین و مقرر ہوتی ہین جس سے طبیعت پر جبر و بار نگزرے۔

ثانیاً یہ کہ یہ شخص نہین جانتا کہ جبر و اکراہ ابتدائی حالت و سن مین اور ابتدائی تعلیم مین ہوتا ہے نہ بعد اوسکے جب نفع و ضرر کا تمیز خود اطفال کو ہو جاے تو پھر نہ ضرورت جبر و اکراہ باقی رہتی ہے نکیا جاتا ہے اور جہان کہین جبری طریقہ رائج ہے وہ صرف محدود ہے ابتدائی سن تعلیم تک نہ اعلا تعلیم کیلئے پھر تو وہ اپنی ضرورت و شوق کے لحاظ سے کوئی راہ و طریقہ خود اختیار کرلیتا ہے۔ ابتدائی حالت بے تمیزی و عدم آگاہی و نفع و نقصان مین جبر و اکراہ سے باز رکھنا ایسا ہی ہے کہ اطفال کو اگر وہ بڑے افعال کرین تو کرنے دین، اور اگر وہ سمیات کا استعمال کرین وضرر جانی و جسمی مین مبتلا ہونا چاہین تو اون کو نروکین اور بیماری کی حالت مین اگر دوا استعمال نکرنا چاہین تو جبراً دوا نہ پلائین کیونکہ آزادی مناسب و موافق طبایع ہے پابندی طبایع بشری کے خلاف ہے اونکی حالت پر اون کو چھوڑ دیا جاے حالانکہ یہ امر نہ بمقتضاے حکمت ہے نہ رافت نہ فریضہ انسانی و حقوق پدری کہ ناسمجھ لڑکون کو اسطرح مضرات و مہالک مین مطلق العنان چھوڑ دیا جاے۔

جب علاج و روک تھام کی ضرورت دوسرے امور و تربیت و پرورش مین ضروری مانی جاے تو پھر تعلیم مین جو تمام اون کی زندگی مین کارآمد بلکہ اون کو حیات ابدی بخشنے والی ہے کیون نہ جبر کیا جاے۔ جیسے جسمانی امراض مین بحالت علاج و حفاظت مضرات و مہلکات جبر و اکراہ ضروری ہے علاج جسمانی و روحانی دونون کے مدار علیہ امر پر تو نہایت ضرور ہے کسیکو اس سے انکار نہین ہوسکتا۔ راندن مشابہ کیا جاتا ہے کہ انسان کیا حیوان

تک اپنی اولاد کو مضرات سے باز رکھنے مین زجر و جبر کے عادی ہوتے ہین
پس یہ معترض اگر درحقیقت اسکا قائل ہے تو گویا طبیعت حیوانیہ سے بھی
گذرا ہوا ہے اور ایسا شخص ہرگز قابل خطاب و جواب نہین۔

اعتراض ۵

(اس قاعدہ سے ملک مین ایک نیا جرم قایم کرنا اور نئی سزا تجویز کرنی ہے جو
سابق سے نہین ہے۔

جواب

اگر نیا جرم پیدا ہوا اور سزا تجویز کی گئی تو کیا برائی ہے ضروریات ملکی
کے لحاظ سے ہر روز نئے قوانین مرتب و مجوز ہوتے رہتے ہین اور جسقدر
حالت تمدنی انسانی مین ترقی ہوتی جاتی ہے اوسی قدر قانون کی تجدید
و ترقی و پیچیدگی و موشگافی بڑہتی جاتی ہے یہ تو ملک و قوم کی شایستگی
کی دلیل ہے جہان قوم اکھڑ جاہل ہو وہان سرے سے قانون ہی نہین
ہوتا جہان جس قدر علم و تمیز بڑہتا جاے وہان آئین و قوانین کی ترقی اور
افزونی ہوتی ہے۔ بہرحال یہ کوئی انوکھی بات نہین نہ کوئی مستلزم
خرابی ہے اور نہ کوئی بے نمود نامناسب امر ہے نہ مستحیل بالذات و بالغیر بلکہ
ضروری و لازمی ہے۔ علاوہ اسکے یہ قاعدہ اس ملک مین کچھ نیا نہین
ہے بلکہ انیس ۱۹ سال قبل کا ہے جسکو مختار الملک نے رائج و جاری کر دیا تھا پس
اب کوئی قاعدہ از سر نو ایجاد نہین کیا جاتا بلکہ اوسکی تعمیل و تفصیل و
تکمیل کی جاتی ہے تاکہ کیونکر اشتباہ باقی نہ رہے اور عمال و رعایا کو توجہ

ولا ئی جاتی ہے کہ اوسکی پابندی مین تساہل و تغافل روا نہ رکھین جیساکہ ابتک کیا گیا۔

اعتراض

اس قاعدے سے حقوق والدین مین دست اندازی ہوتی ہے اور دولت و سلطنت کو اپنے تعلقات کا اس قدر وسیع کرنا نہ ضرور ہے نہ مناسب۔

جواب

اگر والدین اپنے حقوق کو ادا نکرین یا نکرنا چاہین یا اوسکا سلیقہ نرکھتے ہون تو کیا دولت و سلطنت جسکی ساری رعایا عیال ہین یا یون کہو کہ ماں باپ کی بھی مربی و سرپرست و محافظ و پرورش کرنیوالی ہے کیا اوس کا حق نہین ہے کہ اس فریضہ کو پورا کرے و کرائے بیشک ہے اور یہ حق صرف والدین کا ہی نہین ہے بلکہ منجملہ حقوق مشترکہ گورنمنٹ وا ولیاے اطفال ہے یہ قاعدہ شرعی و عقلی ہے کہ دولت کو ولایت عامہ حاصل ہے اسلیئے وہ وَلِیُّ مَنْ لَا وَلِیَّ لَہٗ ہوتی ہے یا درصورت خیانت و عدم اداے حقوق ولایت خاصہ اوسکو دخل دینے کا ہر طرح استحقاق شرعًا و قانونًا مسلم و مانا ہوا ہے کیا معترض کی یہ خواہش ہے کہ اولیاء اطفال بوجہ جہالت اپنے فرائض کو پورا نکرین اور اوس سے عہدہ برا نہون تو دولت کو غفلت اور جاہل اولیاء کی تقلید و پیروی ضرور ہے اور ضرر عامہ رعیت و مملکت کا کچھ تدارک و تلافی نکرے سبحان اللہ عجیب بات ہے و عجیب خیال و عجیب حال ہے میرے نزدیک ان اغلوطات کی اصلاح بھی تعلیم ہی پر موقوف ہے اگر لوگ تعلیم

پاجادین اور اون کو علم حقوق آجاوے تو وہ کبھی اس قسم کا غلط و بیجا اعتراض نکرین پس تعلیم ہی سے اسکی اصلاح ہوسکتی ہے نہ کسی اور چیز سے۔

اعتراض

اس قاعدہ کے اجرا سے ملک زیر بار اخراجات کثیرہ ہوگا جسکی گنجایش خزانہ سرکاری مین اور استطاعت عامہ رعایا مین نہین ہے۔

جواب

اگر درحقیقت اسکی ضرورت مسلم ہے تو خزانہ زیر بار اخراجات ہوا کرے جب سلطنت کی فضول خواہشات مین ملک زیر بار ہوتا چلا جاتا ہے تو ایک ضروری ولازمی امر کے لئے ہوا تو کیا مضایقہ جس طرح ایک مدبر سلطنت اخراجات ضروری سلطنت کے لئے جب غیر معمولی اخراجات لاحق ہوتے ہین تو آمدنی و توفیر کے ذرایع سوچتی و تجویز کرتی و گنجایش پیدا کرتی ہے اور ضرایب و نوایب سلطانیہ یعنی ٹکس لگاتی ہے اسی طرح کوئی جدید ٹکس وغیرہ لگاکر اوسکی تلافی کرسکتی ہے اسوقت بہت سی تدابیر اس قسم کی ہین کہ سرکار بلا زیر بار ہونے کے اسکے اخراجات کی گنجایش نکال سکتی ہے بشرطیکہ سرکار توجہ کرے اور عقلا و نظما سے مدد و مشورہ لے

یہ جواب تو درصورت تسلیم ہے مگر ہم سرے سے اسکو مسلم ہی نہین رکھتے کہ اس قاعدہ کی اجرائی سے سردست کوئی زیر باری خزانہ کو یا رعایا کو تکلیف ہوگی کیونکہ یہ قاعدہ ملک مین عموماً رائج نہین کیا جاتا یعنی جہان مدارس ہون یا نہون سب جاے پر ضروری نہین کیا جاتا اور جہان مدارس بھی ہون وہان پر بھی بلا امتیاز قومیت و فریقہ معیشت و حیثیت تمدنی سب پر واجب و لازم نہین

گردانا جانا سردست تو صرف معاشداران سلطنت و دولت کی تعلیم جبری کیجاتی ہے اور یہی مسئلہ منظور و ملحوظ رہنا ہے پس بقاعدہ گرنٹ (امداد) خود معاشدار کچھ دین اور سرکار بقدر اوسکے امداد کرے اور ملک مین عام چندہ کرکے ایک معتدبہ سرمایہ اسکی ضروریتون کے لئے مجتمع کردیا جاے اور اوسکی دیمی منفعت سے کام لیا جاے تو نہایت سہولت اور آسانی سے ایک مفید بنا قایم ہوجائیگی جسکا نفع ملک کے معزز گروہ رعایا کو دائمی پہنچیگا میری اور اکثر معاشدارون کی یہ رائے ہے کہ سو پونڈ بیس پچیس روپیہ یکمشت چندہ تمام معاشدارون سے لیکر کسی سیونگ بنک مین جمع کرایا جاوے یا موقع دکانون لیکر آباد کرائے جاوین اور اونکی آمدنی سے سب انتظام ہو اور سرکار بقاعدہ گرنٹ جسقدر فیس وغیرہ کی آمدنی معاشداران سے ہو اوسقدر امداد فرماوے یہ مضبوط و پائدار و مفید و عمدہ طریقہ اسکے اجرا و بقا کا ہے ورنہ چونکہ یہان سب امور شخصی ہوتے ہین اور اوپر سے مخالفت کا قوی اندیشہ ہے آیندہ چلنا دشوار ہے اور اگر چلے بھی تو بہت سے موانع اور عوائق رونما ہونگے جنکی مقاومت و مقابلت باوجہ نشین ہونے بھالے اپنے نفع و ضرر سے ناواقف معاشدارون سے نہایت دشوار بلکہ محال ہے۔

اعتراض ۸

اس قاعدہ سے رعایاے تعلیم یافتہ سلطنت و حکومت سے باغی ہوکر مصدر شورش و فساد ہوگی اور اطاعت و انقیاد احکام سے مرتابی کریگی اور حکام و عہدہ داران سرکاری کا ادب بجا نہ لائے گی اور اونکا رعب و داب باقی نہ رکھے گی۔

جواب

یہ مہیب اشکال وانیاب اغوال اکثر دشمنان ملکی وخود غرض عہدہ دار وافسر جنکو انسانی ہمدردی ور استبازی وحریت وآزادی وملکی خیرخواہی وقومی ہمدردی بالکل نہین ہے بلکہ عہدہ وحکومت وسلطنت کو اپنی اغراض شہوانی ونفسانی وخواہش حیوانی کے لئے جانتے اور اوسی مین موقوف ومنحصر رکھنا چاہتے اور امرا ووزرا سلطنت کے پولیٹکل جلسون مین یہہ دکھاتے اور خوشامدی دشمن دوست خیرخواہ بنکر اون کو ڈراتے ہین مگر درحقیقت یہہ نادان دوست جو بدتر از دشمن دانا ہین خود اپنے ذاتی خیرخواہ ودوست بھی نہین ہین اورون کے تو درکنار۔

ایک تعلیم یافتہ رعایا کبھی حکومت ودولت عادلہ کی دشمن ہو ہی نہین سکتی نہ تعلیم یافتہ رعیت فتنہ وفساد کو دوست رکھ سکتی ہے محال عقلی وعادی ہے کہ ایسی شائستہ رعیت سے ایسا ناشائستہ امر سرزد ہو۔ جتنے خرابی وفساد وفتنے دنیا مین ابتک برپا ہوے ہین یا آیندہ ہون گے وہ صرف رعایا ورو سا کے جاہل وناخواندہ وبے تمیز ہونے کی وجہ سے ہوے ہین اور ہونگے اگر گورنمنٹ رعایا دونون تعلیم یافتہ ہون ومحلی بالفضائل ومخلی عن الرزائل وخود غرضی وشہوت ونفس پرستی سے مبرا ہون تو فتنہ وفساد کا نام بھی ملک مین باقی نہین رہ سکتا یہ دلی خیال صرف کمال خودغرضی وشہوت ونفس پرستی وتغلب وتسلب ودسنی وملک عضوض کے خواص سے ناشی ومبنی ہوتا ہے جاہل وخودغرض عہدہ دار یہہ چاہتے ہین کہ رعایا اپنی اغراض وشہوات کے مثل برہنہ گو سفند بلکہ صحرائی جانورون کی مانند اونکی ہدف تیر وتفنگ وشکار چوبے

سنگ رہین جو یہ چاہین اون سے نفع حاصل کرین اور اون بیچارون کو کچھ
اپنی جان و مال و آبرو کے حقوق کے دعوے کا حق نہو نہ حکمرانی نہ ترتیب قوانین
و آئین جہانبانی و کارفرمائی و عدل و داد مین اونکی شرکت و مداخلت ہو اگر
کوئی اون کو اس درندگی سے باز رکھنا چاہے تو وہ مغوی و باغی و مستغنی
سمجھا جاوے و کہلاوے وہ نہین جانتے کہ اس قسم کی حکومت سے نہ صرف
وہ اپنی عاقبت برباد کرتے ہین بلکہ وہ دنیا مین بھی رسوا و بدنام ہوتے ہین
اور اونکی حکومت بوجہ ظلم و ستم دیر پا نہین رہ سکتی خدائے تعالی جلد اونسے
انتقام لیتا اور صفحۂ ہستی سے اون کا نام و نشان دوسرون کی عبرت کیلئے
میٹ دیتا و نیست و نابود کر دیتا ہے۔ یہہ لوگ درحقیقت بوجہ جہالت و
غلبۂ حرص و آز و شہوت و رزائل و اخلاق ذمیمہ یا تو سرے سے راعی و رعیت
کے معنی و حقوق و لوازم حکومت کو ہی نہین جانتے یا جانتے ہین تو اونکی
حیوانی طبیعت کا مقتضا نہین ہوتا کہ عدالت کو کام مین لاوین و حکمت سے
حکومت کو چلاوین اور فضائل اربعہ سے اپنے نفس سرکش کو محلی کرین بلکہ
استیعاب و استیفاء لذائذ و شہوات دنیا و بہ دنیہ اون کا حاصل حیات
ہوتا ہے دنیا کے کسی مقام پر کسی عہد مین کوئی مخالفت راعی و رعیت مین
بوجہ شایستگی حکومت نہین ہوئی ہے برخلاف اوسکے جس قدر بغاوتین
سرکشیان فتنہ فساد قطاع الطریقی ملکی یا غانکی جنگ و جدل وغیرہ وغیرہ
امور ہوے و ہوتے ہین سب کے سب بےعلمی و جہالت راعی و رعیت کی
وجہ سے ہوے ہین اگر راعی و رعیت دونون جاہل و خود غرض نہوتے تو ہرگز
علاقہ محبت و اطاعت نہین ٹوٹ سکتا کیا یہ لوگ سعدی علیہ الرحمہ کے اوس
قول کو نہین پڑھے ہین کہ اگر از ہر دو جانب جاہلانند ۔ ہرگز نہ پیچد یکساں بند

یہ حضرات شاید جاہلان کی جاے عالمان پڑھتے اوس تحریف کو جائز رکھتے ہین یا اپنے مطلب کے موافق و مطابق سمجھتے ہین اور چاہتے ہین کہ اسی تحریف کے لوگ بھی معترف و مقر ہون اور اونکی اغراض بخیر و خوبی حاصل ہو جائین۔

مینے بعضے اپنے ہمعصر معزز عہدہ دارون و افسرون کی زبانی سنا ہے کہ ہند مین نیشنل کانگریس اور امریکا مین ریپبلک گورنمنٹ سے نتیجہ تعلیم و اتحاد کو دریافت کر سکتے ہین۔

مین کہتا ہون کہ بیشک اندنون نظیرون سے اگر بلا اعتساف و بانصاف نظر کی جاے اور چند منٹون کے لئے خود غرضی کو کام مین نہ لایا جاے تو تعلیم کا نتیجہ بلاشبہ ثابت و ظاہر و ماخوذ و مستنبط ہو سکتا ہے۔

امریکا مین ریپبلک گورنمنٹ کے قایم ہونے سے کیا برائی ہوئی آیا ملک نے آزادی و خود مختاری کے منافع حاصل نہین کئے قوم حالت غلامی و بردگی سے نہین چھوٹی علم تجارت صناعت زراعت کی روز افزون ترقیات سے سارا ملک مالا مال نہین ہو گیا کیا آج امریکا تمام دنیا مین چشم عبرت و عزت سے نہین دیکھا جاتا اور وہانکی حکومت و رعیت مین سنی و سمجھی واقع ہوا ہے آیا دوسرے ممالک غیر متمدنہ کیطرح غلامی کی حالت مین بسر کرتی ہے کیا وہان عدالت و حکمت کا پورا برتاؤ نہین ہوتا۔ پھر اگر کوئی ناقص حکومت وجود برائے حاصل کے اصول کرنے پر مصر تھی نکالا جاوے تو کیا برائی و نقصان واقع ہوا کیا کوئی دانشمند یہ چاہیگا کہ ایک شخص کے لئے تمام دنیا غلامی کی حالت و تاریکی حالت مین رہے و بسر کرے جسکی عمر و دولت کا زمانہ بہت محدود و ناپائدار و چند روزہ ہوتا ہے اور کیا اسوجہ سے ملک کے کل ذرائع بہبود و حیات تباہ و برباد کر دینا جایز و روا ہو سکتا ہے اور کوئی آدمی اسکو گوارا کر سکتا ہے

ہرگز نہین حکومت وہی ہے جسکی رفتار بحکمت ہو اور راعی وہی ہے جسکی رعیت
برعایت مطیع و منقاد و جان نثار رہے۔

نیشنل کانگریس کو چند دشمنان ملت و دولت یا بعض چاپلوسی و
خوشامد گو یا تھوڑے مانحست دباؤ والون نے بیچا بنا رکھا تھا آخر اون نیچا دیکھنا
پڑا اور اَلْحَقَّ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی کا مصداق و مفاد پورا پورا ظہور مین آیا۔ نیشنل کانگریس
نے کیا برائی کی کونسی سرکشی پر کمر باندہی یہی نہ کہ چند حقوق جو سرکار سے
عام رعایا کو ملے تھے اور جنکی مراعات خود غرض عہدہ داران گورنمنٹ کی
وجہ سے نہین ہوتی تھی اون کے پورے ہونے کی مستدعی و ملتجی ہوئی اور
اون مواعید کا ایفا چاہا پھر کیا یہ ناجائز تھا یا ہے یا ہوسکتا ہے کہ کوئی اپنا
حق جسکو خود گورنمنٹ نے دے رکھا ہے ملنے کی درخواست کرے اور اونکو
وفاداری کے ساتھ مانگے درحقیقت ان مخالفین نے اپنی بیجا سعی و ناحق کوشی
سے نہ صرف یہی کہ خود ذلیل و خوار ہوے بلکہ تمام جہان کے سامنے یہ ثابت کردیا
اور گورنمنٹ کو بھی معلوم کرادیا کہ درحقیقت وہ گورنمنٹ و رعایا دونون کے
بوجہ اپنی ذاتی و شخصی اغراض کے بدخواہ ہین اور اس خود غرضی و بدنیتی سے بارۂ
حکومت و دولت کو منضرر و متزلزل کرنا چاہتے ہین چنانچہ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک
معزز ممبر کانگریس پارلیمنٹ کا ممبر مقرر ہوا اور واجبی اصلاحات قوانین و آئین
ہونے لگی رعایا کے حقوق کی رعایت کی گئی ملک و قوم کو حکومت مین حصہ ملا
اور اسوجہ سے رعیت و راعی مین محبت کی روز افزونی اور رافت و وفاداری
کا مادہ متزائد اور اسکا رشتہ مستحکم و مضبوط ہوگیا ہے پس اگر یہ نتائج یہان بھی
پیدا ہون تو کیا برائی ہے سوائے اسکے کہ جو تعدی حکام جابر و جاہل مرتفع ہو
گورنمنٹ و رعیت ایک جسم و جان ہو جاے اور بیچ کے وسائط جو ہر طرح مخل

ومضر ثابت ہوے وہ باقی نہین ملک مین امن وآمان پھیلے حکومت کی
بنا پائدار ہو غریب رعایا معمول وسرسبز وشاداب ومترفہ ہوجاے جاہل
عہدہ دارون کی بے انتظامی کی وجہ سے جو بدنامی آج ہے اور برٹش گورنمنٹ
کو مداخلت کا موقع ملتا ہے نہ ملے خوشی وآزادی کے ساتھ حکومت رعیت
کی بسر ہو صناعت تجارت زراعت کی ترقیات سے ملک کو روز افزون
ترقی نصیب وآزادی واستقلال روزی ہو اگر یہہ نتایج برے ہین تو بیشک
تعلیم بری ہے اگر یہہ نتایج اچھے ہین تو تعلیم ضروری ولابدی ہے اسلئے اوسکا
بالجبر استحصال ضرور ہے اور کوئی قانون نوعی وقومی وملکی وجنرلی وکلی
اسکے منافی ومخالف نہ ہے نہ ہوا نہ ہوگا۔

اعتراض

اسطریقہ سے اشاعت تعلیم ہوگی جس سے ارازل واشراف واداتی واخاجی
واجلاف مین فرق وامتیاز باقی نہین رہیگا بلکہ ممتاز وسرفراز اور بے امتیاز
وبانیاز واظہر من الشمس ہوجاوینگے۔

جواب

اول تو تعلیم عام نہوگی بلکہ خاص رہیگی اور مین کہتا ہون کہ کیون تعلیم عام نہو دے
ہر شخص اپنے فعل کا فاعل مختار ہے پس اگر اوسنا اکتساب فضائل کرکے مدارج
علیہ ومراتب بلند وارجمند پر ارتقا حاصل کرین تو کسیکو اون کے امتناع کا
کیا حق ہے اور شرفا جب خود ہی فضائل سے خلی نہون بلکہ اپنی کہالت
وبطالت کی وجہ سے مخلی ہوجاین اور بعوض فضائل اکتساب رزائل

کرین تو اوسکے لازمی نتایج سے کسطرح کوئی اون کو بچا سکتا ہے اور بچا یا جاوے
یہہ خیال ہرطرح شرعی وعقلی اصول پر محض بے بنیاد ہے اور جتنے مقدمات
و حجج و دلائل اسبارہ مین پیش ہو سکتے ہین وہ اوہین من بیت العنکبوت کے
مصداق ہین اور صرف وہمی وخیالی ہین مین اس بحث کو اسی حد تک محدود
کرنا مناسب سمجھتا ہون ورنہ شرافت ورزالت جو صرف امور کسبیہ ہین اوسکی
توضیح وتصریح وشواہد عقلی ونقلی سے اگرچہ مین معترض کو لجوج ومجوب کر سکتا
ہون مگر خلاف اخلاق ہے اور مخالف شرافت۔

حشر مین کسب سے سوال ہوگا نہ نسب وذہب سے ع بندگی باید پیمبرزادگی
مستطور نیست ۔ اَلْاَدَبُ خَیْرٌ مِنَ الذَّہَبِ وَالْکَسَبُ خَیْرٌ مِنَ النَّسَبِ۔

شرافت جسکے لوگ جھوٹے مدعی ہین وہ منحصر انہین دو امر مین ہے یا شرافت
نسبی یا شرافت ذہبی اور اندونون کا مآل شرافت کسبی ہی کی طرف ہوتا ہے۔

۱۰
اعتراض

تعلیم کے عام ہو جانیسے ملک مین افلاس پھیلتا ہے جیسا کہ انگریزی گورنمنٹ نے
تعلیم سے تمام ملک کو بہرہ ور کرنے سے سب کے سب خواہان مناصب وخدمات
حکومت وریاست ہوگئے ہین اور وہ محدود ہونے کی وجہ سے سب کو کافی و
بس وبیسر نہین ہو سکتی اور اسوجہ سے جب رعایا کی خواہش پوری نہین
ہوتی تو رعایا و گورنمنٹ مین ایک قسم کی کدورت ورنجش رونما ہے جو
منافی حکومت وحکمت ہے اور تعلیم یافتہ گروہ دوسرے ذرائع معیشت
وحرفتون وپیشون سے بازرہکر مفلس ومحتاج وفلاکج وابا ہج بنجاتا ہے اور
سوائے خیالی پلاؤ پکانے کے کچھ روزی پیدا نہین کر سکتا۔

جواب

تعلیم سے افلاس کے پھیلنے کا دعوی بالکل خلاف واقع وتجربہ ومشاہدہ ہے جن ممالک مین تعلیم کی اشاعت ہے وہان دولت وثروت کی ترقی کی حد باقی نہین رہی۔ دیکھو ممالک یورپ وامریکا وجاپان کو کہ کسطرح دولت وثروت وعزت والے ہین۔

انگریزی گورنمنٹ کی تعلیم سے افلاس روزافزون ہونے کی اصلی وجہ یہہ ہے کہ اوسکی تعلیم مین صنائع وفنون جدیدہ شامل وداخل نہین ہین بلکہ صرف ڈگریان پاس کرانی ہے صرف نظریات وادب پر مشتمل ہے عملی یعنی پریکٹکلی نہین ہے صرف تھیلی یعنے نظری ہے جسکی تحصیل واستحان مین تمام عمر ضائع چلی جاتی ہے جو کچھ سرمایہ ہوتا ہے وہ صرف فیس مدرسہ واستحان وکتب وکاغذ مین کہو کے محتاجی وافلاس وفقر وفاقہ وغلامی مول لیجاتی ہے یعنی تمام زر ووقت ومحنت کے صرفہ کا مال یہہ ہوتا ہے کہ غلامی یعنی نوکری کا داغ اپنے ماتھے لگا دین سو یہہ عزت بھی بہت ہی شاذ ونادر نصیب ہوتی ہے اگر مفید صنائع وفنون جدیدہ کی تعلیم بعوض انڈگریون کے دیجاتی تو ملک رونق پکڑتا اور اہل ملک مترفہ وآسودہ ہوتے نہ سرکار پر اونکا بوجھہ وگلہ ہوتا نہ وہ بھوکون مرتے بہرحال موجودہ طرز تعلیم ونہج تربیت مورث افلاس ہے۔ یہ تو گورنمنٹ کا قصور ہے۔ اب رعایا کی تقصیر دیکھئے کہ یہہ بے عقل وتمیز تعلیم کے مقصد کو منحصر بملازمت خدمت سرکاری کر رکھے ہین اور اسی پر جمی ہوے ہین اسمین گورنمنٹ کا کیا قصور ہے ہم انصافاً اوسکو ملزم نہین قرار دیسکتے بلکہ رعایا بھی اسمین گورنمنٹ سے زیادہ ملزم

وقصور وارث گورنمنٹ نے اپنے مقصد کو پورا کیا مگر رعایا نے اپنی غرض
وغایت سے بالکل تغافل وتجاہل کیا اور راہ غلط کرکے دھوکے مین پڑی ہے
اور جنگل بھٹک رہی ہے رعایا کا فریضہ تھا کہ وہ وسائل وذرائع تعلیم اپنے
لئے بہم پہونچاتی جو اوسکی معیشت وثروت ودولت وعزت مین بکار آمد
ہوتے اور اوسکو داغ غلامی وملازمت سے بچاتے بہر حال اس معاملہ
مین قول فیصل یہہ ہے کہ دولت نے رعایا کی تمول وترفہ مین جو تعلیم بکار آمد
ومفید تھی اوسکو ترویج نہ دیا اور اوس سے غفلت کی اور رعیت نے خود
بھی اپنی منفعت وضرورت کا خیال نکیا بیفائدہ وبیفائدہ خیال محال وتوقع
باطل کے درپے ہوکر اپنے وقت ومحنت وزر کو ضائع کیا اور مفت مین
گورنمنٹ سے آزردگی ورنجیدگی مول لی اور ملازمت کے لئے ستانے
لگی اسکی اصلاح یہہ ہے کہ کچھ تو گورنمنٹ ارٹس وانڈسٹری وغیرہ
فنون محتاج الیہ معیشت کی ترویج دے اور کچھ رعایا ان دگردیون کے پاس
کرنے کے خیال سے باز آکر آزادانہ روٹی پیدا کرنے کے درپے ہون تاملک و
ملت سے افلاس وفقر وفاقہ دور ہو۔ الحاصل اس سے قطع نظر کہ دولت و
رعیت نے کیا غلطی کی اور اوسکی اصلاح کیونکر کیجاتے اس مقام پر معترض
جو اعتراض کرتا ہے اوسکا محل وموقع ہی نہین ہے کیونکہ ہم صرف ایک
خاص فرقہ مین تعلیم کو عام کرتے ہین جو ملک کی حکومت کا شریک وحصہ دار
ہے اور اپنی چھوٹی چھوٹی اراضی واسٹیٹ کا مالک اور اپنی محدود معدود
رعایا کا حاکم ہونے کے لحاظ سے اوسکا تعلیم یافتہ ہونا ہر طرح ایسا ہی اجی
وضروری ولازمی ہے جیسا کہ ایک رئیس وسلطان ملک کا اور اوس کا
جاہل وبیعلم رہنا ایسا ہی مضر وخطرناک ہے جیسا کہ ایک پادشاہ کا کہ وہ اپنی

دولت و ملک کے انتظام سے ناواقف و بے خبر رہے۔

یہہ معاشدار محتاج معاش و روزی ہونے کی وجہ سے انکو نہ مناصب و خدمات سرکاری کی ضرورت و حاجت ہوگی نہ خواہش اور اسوجہ سے نہ رعایا و رئیس مین کوئی رنجش و بدمزگی کا گمان و وہم ہو سکتا ہے اور اول ہی سے معلوم کرا دیا گیا ہے کہ اونکی تعلیم اونکی بقدر حیثیت و عزت و معاش خاندانی کے ہے نہ بغرض اکتساب معیشت و ملازمت سرکاری جسکی نہ اونکو ضرورت و حاجت ہے اور نہ اسکے نہ ملنے سے وہ محتاج و مفلس ہو سکتے ہین۔

الغرض یہی اعتراضات ہین جو تعلیم جبری پر ہو سکتے ہین یا کئے جاتے ہین۔ جنکے جواب کافی و شافی و وافی ہم نے دیدیئے جنسے بخوبی اُنکی تردید ہو چکی اور ہمارا مطلب دلائل عقلی و نقلی و رفع و دفع اعتراضات سے ہمین سے بخوبی ثابت ہو چکا جسکے بعد کوئی شخص ہمارے دعوے سے مخالفت نہین کر سکتا اور نہ اوس سے اپنی ناراضی کا اظہار کر سکتا ہے۔

باب چہارم

آرای حکماء و نظماء یورپ کے بیان مین اور اون ممالک کی تفصیل مین جہان تعلیم جبری ہے اور اوسکے قواعد و ضوابط کے ذکر مین کہ کیا ہین

اگرچہ بعد اسکے کہ ہم اپنے دعوے کو بدلائل عقلی و نقلی ثابت اور اعتراضات مخالفین کی تردید کر چکے کسیکے طریقہ عمل کا بیان کرنا ضرور نہ تھا مگر چونکہ آجکل ہماری قوم مین جہل عام ہے اور طبایع تقلید کی عادی ہین تحقیق کی وقعت نہین کرتی خصوصًا اس زمانہ مین اہل یورپ کی تقلید تو افرض فروض و اوجب وجوب سمجھی جاتی ہے اسلئے اونکے تسکین قلوب کے واسطے یورپ و اہل یورپ کے اقوال و اعمال کا ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوا تا معلوم ہو جاے کہ (سو سیانی ایک مت) کا مقولہ یہان صادق آگیا ہے۔ اور دیگر نظائر سے بھی اس مقدمہ کی تائید ہو جاے۔

ممالک یورپ و امریکا و جاپان کے حکما و نظما بالاتفاق اس مسئلہ کی ضرورت و اہمیت پر اتفاق کئے ہوے ہین چنانچہ وہان کے انتظام و احکام سے ظاہر و ثابت ہے۔ بلکہ بہ تتبع و استقرا یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ہر زمانہ و ہر قوم کے بڑے بڑے نامی مقننین و مدبرین سلطنت و حکما و نظما۔ ملک و ملت اسپر مصر رہے ہین۔

یورپ کے وہ نامور جو سول و کلیسائی آزادی کے باعث ہوے ہین اور انگلستان کے پراٹس ٹنٹ ڈسنٹر[1] کے بزرگ و پیشوا اسکے سب اس رائے

[1] پراٹس ٹنٹ ڈسنٹر جو پوپ کے مخالف ہین۔ اوسکو معصوم نہین سمجھتے اور اوسکی اطاعت کو واجب نہین

سے موافق اور اونکی رفتار و گفتار و کردار تمام اسکے موندو مطابق ہین
سب کے پہلے پیورٹین[۱] کالونسٹ نے جو قوانین مرتب کئے تھے اونمین
یہ لکھا تھا کہ ہر ایک شہر کا حصہ جسکو حاکم شہر پچاس گھر تک زیادہ کردے وہان کے
لوگ اپنے بچون کی تعلیم کے لئے ایک استاد مقرر کرین اور شہر کا ہر ایک سو مکان
والا حصہ ایک گرامر اسکول قایم کرے۔
[۲]بن کی پہلی نصیحت اوس نو آبادیکو جسکو اوسنے قایم کی تھی علم النّاس تھی۔

[۱] پیورٹین کالونسٹ۔ پیوریٹیانیزم۔ جو فرقہ کہ رومن چرچ سے علیحدگی اختیار
کیا وہ پیوری ٹینس ہے اور اس فرقہ کے مذہب کا نام پیوری ٹیانیزم ہے یہ فرقہ قصص
اور حکایات کو نہین مانتا سوائے کلام الٰہی کے کسی امام و فقیہ و مفسر کی باتون کو تسلیم نہین کرتا
گویا بالمشافہ مسلمانون کے ظاہری فرقہ سے مشابہ ہے یہ لفظ مشتق ہے پیورسی
یعنی خالص کلام الٰہی کو یہ فرقہ مانتا ہے اسی لئے پیوری ٹینس و پیوری ٹیانیزم
اس فرقہ اور مذہب کا نام رکھا گیا ہے اِن کا مالوف یعنی طریقہ و وثیقہ سوائے بیبل
کے اور کچھ نہ تھا۔

[۲] بن۔ تامس بین۔ ۱۶۳۳ء مین پیدا ہوا اس نے سیاسات اور توحید
پر بہت کچھ تحریرات کئے پنسل وانین گزٹ کا اڈیٹر تھا اسنے ایک کتاب کامن
سینس نامی شائع کی جس سے امریکہ کی آزادی اور خود مختاری کا وقت بہت
قریب آگیا۔ کرسیس کے نام سے سیاسات ملکیہ پر بہت مضامین لکھے
اور شائع کئے۔ رائیس آف میان حق انسانی کے نام سے ایک رسالہ
چھپوایا جسکو فرانس مین بڑی قبولیت کی نگاہ سے لوگون نے دیکھا اور
اتنی تعداد ہوئی کہ جب یہ فرانس مین گیا تو اسکا استقبال بہت تزک اور
احتشام سے کیا گیا اور یہ ۱۸۰۹ء مین مرگیا۔

واشنگٹن[۱] کی وصیت اوس قوم کے لئے جسکو اوسنے بچایا تھا علموالناس نہی۔

جفرسن[۲] کی دائمی نصیحت یہی تھی کہ (علموالناس) یہہ ایک مستثنیٰ روزگار شخص ہے دنیا کے تمامی اون بڑے نامی گرامی مخالفان مداخلت گورنمنٹ مین کا جوابتک گزرے ہین۔ اسکے آخری ایام کا یہی شغل تھا کہ وہ جی نیا مین ملکی تعلیم کا ایک عمدہ طریقہ قایم کرے۔

اگر دنیا کی تاریخ دیکھی جاے اور پوری تحقیق کی جاے تو ایک فیلسوف بھی جو آزادی و انسانی ہمدردی و راستبازی مین نامی گرامی گزرا ہو ایسا نہ ملیگا جو اس راے سے اختلاف کیا ہو اگر ہو تو کوئی مدعی ہمارے سامنے پیش کرے پس ایسے مجمع و متفق علیہ مسئلہ کے خلاف مین کوئی صاحب عقل و نقل خلاف کا خیال تک نہین کرسکتا۔

---

[۱] واشنگٹن۔ جارج واشنگٹن اوس لڑائی کا سپہ سالار تھا جو امریکہ کی آزادی کے لئے ہوئی تھی۔ یہہ ۱۷۳۲ء مین پیدا ہوا اور ۱۷۹۹ء مین مرگیا اور امریکہ کے آزاد اور خودمختار ہونیکے چھہ سال بعد یہی پہلا پریذیڈنٹ یعنی صدر نشین مقرر ہوا تھا صلح و جنگ مین بھی سابق تھا اور رافت عامہ اور جگت دوستی کے لحاظ سے بھی یہی سب پر مقدم تھا۔ واشنگٹن امریکہ کے غربی صوبون سے ہے اور جارج واشنگٹن کا پایہ تخت اور کانگریس کا مقام اسی کے خاص علاقہ مین ہے جسکو ضلع کولمبیا کہتے ہین۔

[۲] جفرسن۔ تامس جفرسن ۱۷۴۳ء مین پیدا ہوا یونیٹڈ اسٹیٹ ممالک متحدہ امریکہ کا تیسرا صدر نشین ہے ۱۸۰۰ء مین اسکا انتخاب صوبہ کی قانونی مجلس مین کیا گیا ۱۸۰۱ء مین کانگریس کا جلسہ ہوا اور امریکہ کے ممالک زیر حکومت انگلشیہ کی پالیسی کی بابت بہت مخالفت کی اسی شخص نے آزادی امریکہ کا اشتہار جو سند کی رو سے دیا گیا تھا لکھا تھا۔ یہہ واشنگٹن کا معتمد ملکی تھا اور ۱۸۰۱ء مین خود صدر نشین ہوگیا جماعت جمہوریہ کا مجمع اور متفق علیہ افسر تھا سیاسات مین بہت بڑا ماہر اور متبحر تھا طلاقت در رافت

مین یکتاے روزگار تھا۔ یہ نہایت ہی مخالف فریب اور دشمنون کو اپنا دوست بنانیوالا تھا۔

اس قاعدہ کو کہ حکومت ملکی کو یہہ حق حاصل ہے اور یہہ اوسکا فرض منصبی ہے کہ جو لڑکے اوسکی عملدارمین ہین اون تمام لڑکون کی تعلیم کی ذمہ داری و نگرانی کرے سب سے پہلے ایتھنس و سپارٹا جو پائے تخت و قاعدہ مملکت یونان تھا اوسکی جماعت مقننہ نے ایجاد و اجرا کیا تھا۔

سولن[۵۱] حکیم الحکمائے یونان نے یہہ قاعدہ جاری کیا تھا کہ والدین پر فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کو تعلیم دین علم موسیقی و ورزش جسمانی ضرور سکھاوین اگر والدین اپنی اولاد کو کوئی مفید فن نہ سکھاوین تو بچہ پر لازم نہ تھا کہ عالم پیری مین اپنے والد کی مدد کرے۔

لینگا شہر سپارٹا کی جمعیت مقننہ کے ضوابط کی رو سے ملک تمام لڑکون کی تعلیم کا ذمہ دار تھا اور سن تعلیم سات سال کے بعد سے سمجھا جاتا تھا۔

شارلیمین[۵۲] شہنشاہ فرانس معاصر ہارون الرشید خلیفہ عباسیہ کے قوانین مین تمام والدین پر یہہ جبری حکم تھا کہ اپنی اولاد کو مدارس مین بھیجین تا مذہبی ضروری تعلیم وہ حاصل کرین اُن مدارس مین نوشت و خواند علم حساب

---

[۵۱] سولن۔ یہہ حکیم ۶۳۸ قبل عیسی تھا ایتھنس کا جرا مقننہ تھا دوسرے ممالک سے تجارت کا سلسلہ جاری کیا تھا ابتدائی عمر مین شاعریت سے مشہور و معروف تھا یونان کے سات نامی حکما مین یہہ بھی شمار ہوتا ہے من بعد پالیٹکس مین دخیل ہوا پھر کانسٹیٹیوشن یعنی تغیر مملکت ایتھنس اپنے ذمہ لیا اسکے قانون لوہے کی تختیون اور گول لکڑیون پر لکھے گئے تھے یہہ ۵۵۸ سال قبل عیسی مرگیا۔

[۵۲] شارلیمین۔ اسکا دوسرا نام چارلس دی گریٹ تھا (مڈل ایجس) قرون متوسط مین فرانس کا بادشاہ تھا۔ بہت زمانہ تک ایسا وسیع دل اور عالم یورپ مین کوئی بادشاہ نہین ہوا۔ اسکو پوپ تیسرے لیو نے تخت پر بٹھایا اوسوقت اسکا نام اگسٹس یا انپرر آف دی وسٹ تھا۔ پیپن کا بیٹا اور جانشین ہی ۷۶۸ء مین تخت نشین ہوا ۴۶ سال تک بادشاہت کیا ۸۱۴ء مین مرگیا

قاعدہ زبان و موسیقی کی تعلیم بھی ہوتی تھی مگر اسکے بابتہ سوائے تعلیم مذہبی کے جبر نہ تھا۔

پندرہوین صدی کے مورخون کا خیال یہہ تھا اور وہ اسبات کا دعوی کرتے تھے کہ حکومت ملکی کو چاہیئے کہ وہ یہہ قاعدہ عام جاری کرے جس سے والدین مجبورانہ اپنی اولاد کو مدرسہ مین بھیجین۔

لوتھر[۹۱] نے کہا ہے کہ مین نے اس قاعدہ پر نظر کی ہے کہ یہہ قاعدہ افسران ملکی کا فرض منصبی ہے کہ اپنی رعایا کو مجبور کرین کہ وہ اپنی اولاد کو مدارس مین بھیجین تاکہ خاص و عام کو تعلیم یافتہ علما و فقہا و حکما و معلمین اور دوسرے افسر ملکی و مالی میسر ہون۔

ملانکتھن[۹۲] کے متفق علیہ قانون ملت بابتہ ۱۵۲۸ء مین یہہ امر مجوز ہوا کہ علما کو چاہیئے کہ لوگون کو اپنی اولاد کو مدارس مین بھیجنے کے لئے تنبیہ کرین تاکہ استعداد تعلیم پاسکین کہ ملک و ملت مین تعلیم دینے کے قابل ہوجائین۔

---

[۹۱] لوتھر۔ گیارہوین نومبر ۱۴۸۳ء مین پیدا ہوا اسکا باپ ایک معدنی مزدورون مین سے تھا اور اسکی ماں ایک مذہبی خدا ترس بی بی تھی یہ رہبان ہوا اور نہایت قوت بیانی اور فصاحت و بلاغت رکھتا تھا۔ اسنے اپنے زمانہ کے علما کے آراء و اقوال سے جو بیبل سے بہت مفارق اور مخالف تھے اختلاف کیا ہے۔ یہہ روم کی سفارت پر مامور ہوا اور فقیہ الملت کا خطاب پایا ۱۵۱۷ء مین مذہبی عام آرا کا خلاف کیا پچانوے[۹۵] بن اصول مذہبی قایم کرکے جرمنی مین اشاعت دی جب پیس المذہب پوپ نے اسکو خارج الملت کیا تو اسنے اوس اعلان کو علانیہ جلادیا ۱۵۲۱ء مین ورمس کی مذہبی مجلس مین طلب ہوا اور بیبل کا ترجمہ کیا ۱۸ فروری ۱۵۴۶ء مین مرگیا۔

[۹۲] ملانکتھن۔ گریک و عبری کا بڑا متبحر فاضل تھا جرمنی کی تہذیب اور تعلیم کی ترقی کا بانی و مبانی و حامی یہی تھا اور لوتھر کے خیالات مذہبی کا بڑا موید تھا ورٹن برگ مین گریک و عبری کا پروفیسر تھا۔

ورٹم برگ صوبہ جرمنی کے قانون ملت بابتہ ۱۵۵۹ء نے گدریون پر یہہ امر لازم گردانا کہ وہ اپنے ہمجنسون کو اقل درجہ سال مین دو مرتبہ تنبیہ کرین کہ اپنی اولاد کو مدارس مین بلا انفصال بھیجا کرین۔

اسی قسم کی تدابیر جرمنی کے دوسرے صوبون مین عمل مین لائی گئین اگرچہ اوسوقت حکماً و قانوناً جبری تعلیم کا قاعدہ نہ تھا مگر مذہبی تعلیم کے لیے انوار دوسری تعطیلات مین حاضری کلیسا کا انتظام ہوا اور جنکے لڑکے اس مذہبی تعلیم مین غیر حاضر ہون اونپر جرمانہ مقرر ہوا۔

سنہ ۱۶۴۰ء مین مجلس عامہ ورٹم برگ نے اس فرض منصبی کو تسلیم کرلیا کہ تمام والدین پر ضرور ہے کہ اپنی اولاد کو مدارس مین حاضر کرین ورنہ جرمانہ دین۔

سنہ ۱۷۶۳ء و ۱۷۹۷ء مین جدید قوانین شاہی اسبارہ مین شائع ہوے اور ڈیوک آف برنزک ہلی[1] نے چھٹے سال سے حاضری مدرسہ کی قرار دی فی الحال تمام جرمنی صوبون مین تعلیم جبری کی بنا قایم و مستحکم ہوگئی ہے۔

ملک پرشیا مین یہہ قاعدہ سنہ ۱۷۶۳ء مین داخل ہوا اور بیورپا مین کہ ممالک موخرہ سے ہے سنہ ۱۸۰۲ء مین رواج پایا غرض انیسوین صدی کی ابتدا سے تعلیم باجبر ممالک جرمنی کا ایک دستور عام ہوگیا۔

ملک آسٹریا مین اسکی ابتدا انیسوین صدی مین اسطرح پر ہوئی کہ تمام ممالک مین عام یہہ قاعدہ قرار پایا کہ سال مین دو دفعہ حکام اضلاع کو چاہیے اون اطفال کے تختہ اساتذہ مدارس کے پاس روانہ کرین جنکی عمر چھ سالہ ہو۔

[1] ڈیوک آف برنزک ہلی۔ پرشیا اور آسٹریا کا کماندر تھا یہ فرانس کے عام بلوائیون کے مقابلہ اور حفاظت کے لئے ایک پرشکوہ فرمان کے ساتھ مامور ہوا تھا جو بوجہ بے بضاعتی دکھ استطاعتی کھا گیا ہوا جس سے بلوائیون نے بادشاہ کو تخت سے اوتار کر سولی دے اور فرانس مین قتل عام کیا

اور اساتذہ ماہانہ حاضری مدرسہ کے تختہ حکام کے نزدیک روانہ کیا کرین۔
۱۸۶۶ء کی جنگ کے بعد جو پرشیا سے ہوئی اسٹریہ نے پرشیا کے مشابہ قانون تعلیم جبری عجالۃً جاری کردیا جسکی مخالفت رعایا کی جانب سے بالکل نہین ہوئی اور اوسکا نفاذ پورا پورا ہوگیا۔
ملک سوئزرلینڈ[۵۱] و اسکانڈی نیویا[۵۲] مین جرمن کے مشابہ قوانین جاری کئے گئے۔
ملک ڈنمارک نے ۱۸۱۴ء سے تعلیم جبری کو بہت ہی موثر و پر روز کردیا
فرانس مین لوس نپولین کے وقت سے قانوناً تعلیم جبری عام ہوگئی اور اوسکے وزیر تعلیمات عامہ یم ڈرنی نے اسکی بڑی حمایت کی۔
انگلستان مین اگرچہ اکثر اوقات مخالفت رہی ہے کیونکہ پادری و مذہبی افسر سرکاری مداخلت کو پسند نہین رکھتے تھے بلکہ یہہ خاص اپنا ہی فریضہ منصب خیال کرتے تھے مگر ۱۸۷۰ء مین تعلیم جبری کو اوس قانون سے جو ولیم اڈورڈ فارسٹر نے ترتیب دیا تھا نہایت فروغ ہوا جسکی رو سے انگلستان

---

[۵۱] سوئزرلنڈ یورپ کا درمیانی ملک ہے جسکا رقبہ سولہ ہزار مربع میل کا ہے۔ میسور کے نصف سے کچھ زیادہ ہے تمام یورپ مین کوہستانی ہونے کی صفت سے معروف و مشہور ہے خوش منظری مین علم ہے اوسکی آبادی بیس لاکھ کی ہے۔ اس ملک کے باشندے دلیری اور وطن دوستی مین یکتائے روزگار ہین۔ یہہ ملک گھڑی اور جواہر کے بنانے کے لئے مشہور ہے حکمرانی فڈرل ریپبلک جمہوری ہے پایہ تخت جنیوہ ہے جہان کی گھڑیان مشہور عالم ہین۔
[۵۲] اسکانڈی نیویا شمال یورپ مین جزیرہ نما ملک ہے سویڈن اور نارڈی ملکریہ ملک بنا ہے اور دونون ایک ہی سلطان کے زیر حکومت ہین تین لاکھ مربع میل اسکا رقبہ ہے تمام ممالک یورپ مین بعد رشیا کے یہی ملک سب سے کلان اور وسیع تر ہے اسکی آبادی ساٹھ لاکھ نفوس کی ہے۔ یہان کے باشندون کا مذہب پراٹسٹنٹی زم ہے۔

ویلز کے ہر ایک لڑکے کی تعلیم کا انتظام ایک ہی سال مین ہونیوالا تھا مگر پارلیمنٹ مین یہہ امر اسکول بورڈ پر محول کر دیا گیا جسکو حاضری بالجبر کا پورا اختیار حاصل ہے ۱۸۸۵ء مین حاضری بالجبر پر زیادہ تر زور دیا گیا اور اسکاٹلنڈ مین ۱۸۸۰ء مین عموماً کمپلسری ایڈوکیشن کا قاعدہ جاری ہوگیا اگرچہ اسکے پہلے سے وہان اوسکا رواج تھا۔ گو کہ انگلنڈ مین پارلیمنٹ نے اسکول بورڈ پر محول و مفوض کر دیا مگر حامیان تعلیم جبری اسپر اکتفا کئے نہین اور نہین کرینگے چنانچہ لورپول مانچسٹر اکسفورڈ وغیرہ ۱۶ صوبون مین تعلیم جبری کا طریقہ ہوگیا ہے۔

اٹالین پارلیمنٹ نے ۱۸۷۷ء مین ایک جدید قانون تعلیم منظور کیا جسکی رو سے تعلیم بلا اجرت و بالجبر ہوگئی ہے۔

صوبہ بالٹک روس مین تعلیم بالجبر ہے اور دوسرے صوبون مین بوجہ مزاحمت رعایا یہہ قاعدہ رائج نہین ہوا اگرچہ اسکا خیال پیٹر اعظم کے وقت سے وہان ہے مگر وحشی رعایاے روس نے تعلیم کا نام ذاتی برباد دیکھا ہے اسلئے تمام یورپ مین تعلیمی حیثیت سے اودن و پست حالتین محسوب و شمار کیا جاتا ہے۔ ۱۸۷۵ء تک وہان ۸۶ باشندون مین ایک لڑکا پڑہتا تھا مگر ۱۸۸۶ء مین فیصد (۱۱) ہوگئے کیونکہ بہت سے مقامات پر لوکل بورڈون نے حکم دیا تھا کہ لوگو نکو تعلیم پر مجبور کیا جاے۔ سلطنت عثمانیہ مین بھی اگرچہ ہماری ریاست کی طرح احکام جاری ہین اور ۱۸۶۹ء مین اس قانون کا اشتہار دیدیا گیا ہے کہ ہر ایک محلہ مین ایک مدرسہ قایم کر دیا جاے اور اوس محلہ کے تمام بچے خواہ لڑکے ہون یا لڑکیان اوس مین حاضر رہین مگر ۱۸۷۶ء تک اوسکی تنفیذ و تعمیل مین سعی و اہتمام نہین

کیا گیا تھا لیکن سلطان اعظم عبدالحمید خان نے اپنے عہد دولت مین اسطرف بہت توجہ مبذول کی ہے اور پہلے سے دس گونہ زیادہ تعلیم بڑہا دیا ہے اور علوم انسان علوم جدیدہ و صنایع و فنون کے دبستان قایم و مفتوح کئے ہین مین نے معتبر ذریعہ سے سنا ہے کہ ستر لاکھ صرف تعلیم ہے۔

گریک یونان مین ۱۸۳۴ء سے تعلیم جبری ہے تمام اطفال جنکی عمر پانچ سال کی ہے اونپر بارہ سال تک حاضری مدرسہ لازمی ہے ہر ایک گھنٹہ پر اگر لڑکا غیر حاضر ہو تو والدین پر جرمانہ مقرر ہے۔

اسپین و پورچگل مین بھی تعلیم جبری ہے اگرچہ پورا پورا اوسکا نفاذ و نگرانی نہین ہے۔

امریکا مین بہت زمانہ پیشتر سے اسکا رواج دیا گیا ہے۔ بی جی نارتھ دو پ معتمد تعلیمات کنکٹ[1] کٹ نے اپنی سالانہ رپورٹ ۱۸۹۰ء مین لکھا ہے کہ ملک کنکٹکٹ انصافاً اسبات کا دعوی کر سکتا ہے کہ دنیا کے اون ممالک مین سے جنمین باقاعدہ تعلیم جبری کی اولاً بنیاد پڑی ہے ایک یہہ بھی ہے۔ اسکے مجموعہ قوانین بابتہ ۱۸۵۰ء مین قواعد تعلیم جبری موجود ہین جب ۱۸۷۱ء مین اسپر نظر ثانی کی گئی تو عام رائے نے اس قاعدہ کو دلی رضامندی سے قبول کرلیا و بحال رکھا جس سے اب یہہ قاعدہ مستحکم و مستقل ہو گیا۔

کنکٹکٹ کی جمعیت مدارس نے ایک ناظر بغرض نگرانی قاعدہ باجبر مقرر کیا اور ۱۸۶۹ء مین یہہ عام قاعدہ قرار دیا کہ اہل حرفہ کے وہ لڑکے جنکی عمر ۱۴ سال سے کم ہو اور جو کسی مدرسہ مین اقل درجہ سالانہ تین مہینہ تعلیم نہ پاتے ہون

[1] کنکٹکٹ۔ ممالک متحدہ امریکا کا صوبہ ہے۔ نیو ہامشیر۔ ماساچوسٹس۔ رہوڈ آیلنڈ۔ یہ پانچون شمالی یا نیو انگلنڈ کے چھ علاقون مین سے ہین۔ صرف مین وسعت مین ان سب کی برابر ہے۔

اون کو ملازم نکیا جاے چنانچہ بنظار قاعدہ جبر واجبار اپنا فرض منصبی سمجھتے تھے کہ اہل حرفہ کے جو لڑکے کارخانون مین نوکر ہین اون کے حالات دریافت کرین اگر اسکے خلاف کوئی بات ثابت ہو تو صاحب کارخانہ کو اوسکی اطلاع کردین۔

مساچست[1] کے قانون تعلیمات مین ۱۶۴۲ء مین یہ حکم ہر ایک قصبہ کے منتخب اشخاص کو اس بات کی نگرانی کا دیا گیا کہ اونکے ہمسائین و محلہ دار اپنے اولاد و متعلقین اقربا کو اس قدر تعلیم کردہ انگریزی زبان و قوانین کو پڑھ و سمجھ سکین دیتے یا دلاتے ہین سکی نگرانی کرین درصورت عدم تعمیل اون منتخب اشخاص کو اختیار دیا گیا کہ وہ تارکین پر بیس شلنگ جرمانہ کرین۔

۱۶۴۴ء مین قانون یہ قطعی ممانعت ہوئی کہ جن لڑکون کی عمر ۱۵ سال سے کم ہو اور اگر وہ سال قبل مین تین مہینہ تک مدرسہ مین حاضر نرہے ہون تو کارخانہ مین ملازمت نکرین۔

موجودہ قانون مین جن لڑکون کی عمر آٹھ و چودہ کے درمیان ہو اونکے والدین کو ضروری و لازمی ہے کہ ہر سال بیس ہفتہ مدرسہ مین بھیجین اور کوئی شخص بوجہ ذات یا خاندان یا مذہب مدرسہ سے مستثنی نہین ہوسکتا۔

۱۸۵۲ء مین[2] قانون مدارس ملکیہ اسبات کا مجاز کرتا ہے کہ جن طلبہ کی عمر چھے سے سترہ سال کے درمیان ہو وہ بالجبر حاضر مدرسہ کرائے جائین اور جو کوئی اوسکی مخالفت کرے اوسپر بیس ڈالر کا جرمانہ کیا جاے۔

---

[1] مساچست۔ ممالک متحدہ امریکہ سے ہے اپنے مدارس کی بابت مشہور آفاق ہے۔

[2] مین۔ ممالک متحدہ جمہوریہ امریکہ کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔

نیو ہام شیر[۵۱] کے قانون ۱۸۵۱ء کی رو سے تمام والدین و سرپرستون مالکون کو ضرور ہے کہ جس لڑکے کی عمر آٹھ و چودہ کے درمیان ہو اور وہ کسی مدرسہ عامہ سے دو میل کے فاصلہ پر رہتا ہو تو ایسے لڑکے کو ہر سال اقل مرتبہ بارہ ہفتہ مدرسہ مین بھیجین۔

مکی کان[۵۲] و مگزاس[۵۳] کا بھی یہی دستور ہے۔

نواڈا[۵۴]۔ کے قانون ۱۸۵۲ء کی رو سے والدین و سرپرستان اطفال مجبور ہین کہ ہر ایک لڑکے کو کہ جسکی عمر چودہ و اٹھارہ برس کے درمیان ہو اقل مرتبہ عمر تعلیمی کے ہر سال مین سولہ ہفتہ مدرسہ بھیجین۔ اسکی مخالفت پر پہلے مرتبہ پچاس سے سو شلنگ تک اور من بعد سو سے دو سو شلنگ تک جرمانہ کیا جاتا ہے۔ کالفورنیا[۵۴]۔ نیوجرسی[۵۵]۔ نیویارک[۵۶] مین بھی قواعد و ضوابط جبری شائع

---

۵۱ نیو ہام شیر۔ ممالک جمہوریہ یورپ کے شمالی صوبون مین ہے۔

۵۲ مکساس۔ ممالک غربیہ امریکہ سے ہے اور از روے رقبہ سب صوبون سے بڑا ہے جہان کے چار پائے مشہور آفاق ہین۔

۵۳ نواڈا۔ ممالک غربیہ امریکہ کے صوبون مین سے ہے اور سونے اور چاندی کی کان سے مشہور ہے

۵۴ کیالیفورنیا۔ ممالک غربیہ امریکہ کے صوبون مین سے ہے مکساس سے دوسرے درجہ مین یہی صوبہ ہے جہان کی سونے اور چاندی کی کان مشہور جہان ہے۔

۵۵ نیوجرسی۔ ممالک متوسط امریکہ سے ہے۔

۵۶ نیویارک۔ ممالک جمہوریہ امریکہ کے سات متوسط صوبونمین سے یہ بھی ایک ہے اسکا دوسرا نام امپیر اسٹیٹ ہے۔ تمام یونین اسٹیٹ سے اسکی آبادی بڑھی ہوئی ہے یہان کی تجارت بھی سب سے زیادہ ہے نیورک شہر ہڈسن ندی کے دہانہ و مصب پر ایک جزیرہ ہے یہ امریکہ کے سب شہرون سے بڑا ہے۔ تجارت کے لحاظ سے تمام دنیا کے شہرونمین دوسرے درجہ کا شہر ہے۔ بارہ لاکھ کی آبادی ہے۔

ورائج ہین۔ کالیفورنیا مین تعلیمی عمر آٹھ سے چودہ سال اور نیوجرسی مین آٹھ سے تیرہ سال اور مدت حاضری بارہ ہفتہ اور نیویارک مین ۱۴ ہفتہ مدرسہ روزانہ مین اور ۲۸ اٹھائیس ہفتہ مدرسۂ شبینہ مین مقرر ہے۔ اور کالیفورنیا مین دو ثلث اوس مدت مین سے جسمین مدارس مفتوح رہتے ہین اقل مرتبہ بارہ ہفتہ مسلسل حاضری چاہیئے۔ اس سن و سال کے لڑکے کو نوکری نہین مل سکتی جبتک کہ اس مضمون کا سارٹیفکٹ پیش نہ کرے کہ سالگذشتہ اس قسم کی تعلیم اسنے پائی تھی۔ اس قانون کے خلاف پر پچاس شلنگ کا جرمانہ مقرر ہے۔

اندیانا[۵۱]۔ الی نائے[۵۲]۔ کیان ساس[۵۳]۔ مسی سپی[۵۴]۔ نپ راسکا[۵۵]۔ پنسل وانیا[۵۶] رہوڈ ایلنڈ[۵۷] کے منتظم وحکام ملکی اپنی رپورٹون اور تحریرون مین تعلیم جبری کی بہ وشد تائید کرتے ہین اور مخالفین کے خوب خوب دھجیان اڑائی ہین۔

کان ساس۔ کے ناظم تعلیمات (انرہیل بیچ دی سپرنٹنڈنٹ) اپنی

---

۵۱ اندیانا۔ امریکہ کے ممالک متوسط کا صوبہ ہے۔

۵۲ الی نائی۔ یہ بھی ممالک امریکہ کے متوسط کا صوبہ ہے جہان کا تانبا مشہور ہے۔

۵۳ کیان ساس۔ نو ممالک مغربی سے ہے۔

۵۴ مسی سپی۔ امریکہ کا جنوبی ملک ہے جسکی روئی مشہور آفاق ہے۔

۵۵ نپ راسکا۔ نو ممالک مغربی سے ہے۔

۵۶ پنسل وانیا۔ یہ بھی امریکہ کا اٹلانٹک متوسط صوبہ ہے چونکہ اسکا بانی پن نھا اسلئے اسکا نام پنسل رکھا گیا یہان لوہا کوئلہ اور نمک بکثرت پیدا ہوتا ہے تمول و آبادی کے لحاظ سے امریکہ مین اسکا دوسرا درجہ ہے۔

۵۷ رہوڈ ایلنڈ۔ جو ایک حصہ ہے براعظم کا ممالک متحدہ سے سب سے چھوٹا ہے۔

رپورٹ ۱۸۷۳ء مین مخالفین قاعدہ بالجبر کے اعتراضات کے جواب مین لکھتا ہے کہ قوم کا اصلی قانون ذاتی تحفظ ہے پس جیساکہ زمانہ وبائی مین اشیاء مضر کے لئے اور قرنطینہ وہیجن وغیرہ مین جبری احکام وانتظام واہتمام عمل مین لایا جاتا ہے اوسی طرح وباے جہالت کے ملک سے دور کرنے مین جو جسمانی وبا سے کہین زیادہ تر ویران وبرباد وتباہ کن عالم ہے لازمی احتیاط ضرور ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اگر والدین کو یہہ منظور ہے کہ اپنی اولاد قید قانون مین ذریعہ کوتوالی کھینچی نہ جاے وداخل نہونو کوتوالی والے اونکی اولاد کو مدارس کھینچ لیجانے کو منظور اور اوسکی برداشت کرین تا اوس مذلت آیندہ سے محفوظ ومصون رہین۔

روملن۔ نامی ایک نامی مورخ جرمنی لکھتا ہے کہ حکومت کو اس استفسار کا اور اوسکی نگرانی کا پورا حق ہے کہ ہر ایک ممبر یعنے فرد کسی قسم کی تعلیم پاتا ہے یا نہین۔ حکومت کو یہہ حق حاصل ہے کہ ایک مقدار معین علم جو ادا خدمت کے واسطے ضروری ہو رعایا کو تعلیم دینے کا دعوی کرے۔ لہذا ایک لڑکا بلا کسی تعین عمر کے جب مقدار معین ومطلوب حکومت حاصل کرے تو مدرسے سے خارج کردیا جاے اور اوسکے والدین کی تولیت مین دیدیا جاے۔ جرمن کے امراء ملت ودولت دونون نے تعلیم کے جبری کرنے پر اتفاق کرلیا ہے۔

کیا تہلک سکلوپیڈیا مین لکھا ہے کہ حکومت جس تعلیم کے دینے کا دعوے کرتی ہے وہ محدود بضرورت ہونی چاہیے۔ صرف عبارت خوانی خطاطی چار قواعد بسیط حساب ومذہب تک اس سے زیادہ غیر ضروری ہے۔ یہہ کچھ ضرور نہین کہ سات یا آٹھ سال تک بالجبر تعلیم دیجاوے اور روزانہ پانچ یا چھے گھنٹے التزاما حاضری ہوا کرے۔ حکومت کو یہہ حق نہین ہے کہ مقام

تعلیم متعین کرے اسکو والدین کے اختیار پر چھوڑ دینا چاہیئے۔
مدارس خانگی پر لازم ہے کہ بشراکت ملک و ملت اہتمام تعلیم کرین اونکو نگرانی افسران ملکی سے خارج ہونے کا استحقاق نہین ہوسکتا۔
اگرچہ بیان مذکورۂ بالا سے تعلیم جبری کی حالت و حاجت کی تصریح و توضیح بخوبی ہوچکی مگر ہم سہولت اطلاع مطالب مندرجہ صدر کے لئے ذیل مین ایک نقشہ دیتے ہین جس سے جہان جہان تعلیم جبری ہے اور کب سے جاری ہوا و تخلف قاعدہ کا تاوان وضمان کیا مقرر ہے معلوم و منکشف ہوجاے۔

نمبر	نام ملک جہان تعلیم جبری ہے	سنہ رواج قاعدہ جبری	سن اطفال جنکو تعلیم جبری قاعدہ جاری ہوتا ہے	جرمانہ خلاف ورزی	کیفیت
(۱)	گریٹ برٹن	سنہ ۱۸۷۰ء	۵ تا ۱۳	قلیل المقدار	اگزی کیوٹف کونسل و لوکل بورڈ آف
۱	انگلنڈ و ویز	ایضاً			رٹسٹیر و ٹون کونسلرز مجاز حاضری
۲	لورپول	ایضاً			اطفال بالجبر ہین)
۳	ماچسٹر	ایضاً			
۴	اکسفورڈ	ایضاً	(ان تینون شہرونمین قانوناً حاضری بالجبر کردیگئی ہے)		
۵	اسکاٹلنڈ	سنہ ۱۸۸۰ء	״	״	״
۳	ایرلنڈ	سنہ ۱۸۸۰ء	״	״	״
۴	نووا اسکوٹیا	+	۸ تا ۱۲	۰	
۵	نیوبرن زنک	۰	۵ تا ۲۰	۰	

نمبر	نام ملک جس میں جبری تعلیم	سنہ رواج قانون جبری	سن اطفال جن میں جبری قانون جاری ہوتا ہے		جرمانہ خلاف ورزی	کیفیت
۶	مسافی طوبا	۰	۵	۱۳	۰	
۷	پرنس اڈورڈ ایلنڈ	۰	۸	۱۳	۰	
۸	وکٹوریا	۰	۶	۱۵	۰	
۹	ساؤتھ آسٹریلیا	۱۸۶۶ء	۰		۰	
۱۰	ویسٹرن آسٹریلیا	״	۰		۰	
۱۱	ٹیاس مینیا	۰	۰		۰	
۱۲	نیوزلینڈ	۰	۷	۱۳	۰	
۱۳	جزائر ٹرکس کے کاس	۰	۰		۰	
۱۴	بہاماس	۰	۰		۰	
۱۵	برموڈا	۰	۰		۰	
۱۶	سنٹ ہلی نا	۰	۰		۰	
۱۷	ہلی گولینڈ	۰	۰		۰	
۱۸	کیانڈا	۰	۰		۰	
۱۹	نیو ساؤتھ ویلز	۰	۶	۱۴	۰	
۲۰	کوئینز لینڈ	۰	۰		۰	
۲۱	آسٹریا ہنگری	۱۸۶۶ء	۶	۰	۰	

نمبر	نام ملک جس میں جہاز کی رجسٹری ہوئی	سنہ رجسٹری یا فاصلہ رجسٹری	سن اطلاق جس میں جہاز کی رجسٹری ہوئی تاریخ	جرمانہ خلاف ورزی	کیفیت
۲۲	بولیویا	۰	۰	۰	
۲۳	امریکا تام	سنہ ۱۹۰۰ء	۱۸	۰	
۲۴	کنکنگ	۰	۰	۰	
۲۵	مساچیٹ	۰	۰	۰	
۲۶	مین	۰	۱۷	۲۰ ڈالر	
۲۷	نیو ہام شیر	سنہ ۱۸۰۰ء	۱۸	۰	
۲۸	نکی کان	سنہ ۱۹۰۰ء	۱۸	۲۰ ڈالر	
۲۹	نگزاس	۰	۱۸	۲۰ ڈالر	
۳۰	نوڈا	سنہ ۱۸۰۰ء	۱۸	۱۰ ڈالر	
۳۱	کالی فور	۰	۱۸	۱۰ ڈالر	
۳۲	نیو جرسی	۰	۱۳	۰	
۳۳	نیو یارک	۰	۰	۰	
۳۴	انڈیانا	۰	۰	۰	
۳۵	الی نوس	۰	۰	۰	
۳۶	کیان سا	۰	۰	۰	
۳۷	مسی سائپا	۰	۰	۰	

نمبر	نام ملک جس میں جمہوری انتظام ہے	سنہ وار فاصلہ جمہوری	سن انتقال سے جمہوری ہونے تک فاصلہ	خلاف جمہوری	کیفیت
۳۸	مسی سپی	۰	۰	۰	
۳۹	نب راسکا	۰	۰	۰	
۴۰	پنسیل وانیا	۰	۰	۰	
۴۱	رہوڈ ایلنڈ	۰	۰	۰	
۴۲	کان ساس	۰	۰	۰	
۴۳	برازیل	۰	۰	۰	
۴۴	چلی	۰	۰	۰	
۴۵	کولم	۰	۰	۰	
۴۶	کوسٹ ریکا	۰	۷ ۱۴	۰	
۴۷	ڈنمارک	سنہ ۱۸۴۸ء	۷ ۱۴	۰	
۴۸	ایکویڈر	۰	۰	۰	
۴۹	فرانس	۰	۰	۰	لوئس نپولین کے عہد سے یعنی سنہ
۵۰	بنگاسکر	۰	۰	۰	
۵۱	جرمن تمام	سنہ ۱۸۴۶ء	۶ ۱۴	۰	
۵۳	بیدن	۰	۰	۰	
۵۴	ہیوریا	سنہ ۱۸۰۲ء	۶ ۱۴	۰	

نمبر	نام ملک جس میں جبری نظام ہے	سنہ رواج فاسد جبری	سن اطفال جس میں جبری فاسد جاری ہوتا ہے۔	جرمانہ خلاف ورزی	کیفیت
۵۵	لوبک	۰	۶ ۱۴	۰	
۵۶	پرشیا تمام	۱۷۳۳ء	۶ ۱۴	۰	
۵۷	ورٹم برگ	۱۶۴۰ء	۶ ۰		
۵۸	گریس	۱۸۳۴ء	۵ ۱۲		
۵۹	گائی مالا	۰	۰	۰	
۶۰	اٹیالی	۱۸۷۱ء	۶ ۹	۰	
۷۰	جاپان	۰	۶ ۱۲	۰	
۷۱	مکزیکو	۰	۰	۰	
۷۲	یانشی نیگرو	۰	۰	۰	
۷۳	آرایج فری آئیس	۰	۰	۰	
۷۴	پیارا گوی	۰	۰	۰	
۷۵	پیرو	۰	۰	۰	
۷۶	پورچگل	۰	۰	۰	
۷۷	رومانیا	۰	۰	۰	
۷۸	بالکن ریاست	۰	۰	۰	
۷۹	سالوبڈر	۰	۰	۰	

نمبر	نام ملک جہاں تعلیم مفت ہے	سنہ رواج قاعدہ جبری	سن اطفال جن پر جبری قاعدہ جاری ہوتا ہے		جرمانہ خلاف ورزی	کیفیت
۸۰	سموا	۰	۰		۰	
۸۱	سانٹوڈومنگو	۰	۰		۰	
۸۲	سرویا	۰	۰		۰	
۸۳	اسپین	۰	۰		۰	
۸۴	سویڈن	۰	۰		۰	
۸۵	ناروے	۰	۷	۱۴	۰	
۸۶	سوئیزرلنڈ	۰			۰	
۸۷	بلگیریا	۰	۸	۱۴	۰	
۸۸	یوروگوئے	۰	۰		۰	
۸۹	وینی زیولا	۰	۰		۰	
۹۱	بڑودہ	سنہ ۱۸۹۳ء	۵	۱۰	۲ر و عا	لڑکیوں کے لئے
			۷	۱۲	پہلے دو دہے دوسرے مرتبہ دو دو آنہ چوتھے مرتبہ دو روپیہ جرمانہ ہوگا اور جائداد منقولہ سے وصول کیا جائیگا	لڑکوں کے لئے

اگرچہ یہ موقع دوسرے ممالک کے انتظام سے بحث کا نہیں ہے جہاں تعلیم

جبری نہین ہوتی۔ مگر ہم طرد اللباب ایک نقشہ دیتے ہین جس سے تمام دنیا کے
ممالک کا رقبہ محاصل آبادی مدارس طلبہ صرفہ تعلیم و مختصر کیفیت تعلیم
دریافت ہو سکے۔ تمام جہان کا تعلیمی نقشہ نظرون کے سامنے دکھائی دے
اور ہمارے ملکی منتظمون کو معلوم ہو جاے کہ ہم کس زمانہ مین ہین اور کیا
کر رہے ہین اور ہمکو کیا کرنا چاہیے۔ اس نقشہ مین بعض ملکون کے
حالات نہ معلوم ہونے سے اون کو خالی چھوڑ دیا ہے تا دوسرے
حضرات جنکو اسکا مواد بہم پہنچے مکمل و مرتب کرلین جس سے تعلیمی حالات
پر اجمالی اطلاع بخوبی ہو سکے۔

نقشہ تعلیمیہ تمام دنیا یورپ و امریکہ و
و آفریقہ و ایشیا و جزائر
آنہا
نمبر ۲

باب پنجم

ملک کیحالت۔ اور اس قاعدہ کے رواج کی ضرورت۔ اور اوسکی تعلیم وتخصیص وتجویز ضابطۂ تعلیم جبری کے بیان مین۔

بعد انقراض سلطنت تیموریہ وعہد عالمگیری کے ساتھ تمام ہندوستان سے تعلیم کا انتظام واہتمام جو شاہی طرز ونگرانی سلطنت سے ہوتا تھا اوسکی ضرورت وقدر جو مناصب وخدمات شاہی کے لئے تھی وہ جاتی رہی طوائف الملوکی کے زمانہ مین عموماً سرد بازاری رہی فضائل کے عوض رزائل مرغوب ومطلوب رؤسا وامراء ووزرا ہوگئے جسکی تفصیل بہت دراز ہے مگر اتنے زمانۂ دراز کی شایستگی وفتنہ مفقود ہو جانا دشوار تھا آہستہ آہستہ رونق جانے لگی خصوصاً ہمارے ملک دکن مین سکندر جاہ کے زمانہ کے بعد سے جہالت کی اشاعت عموماً ہوگئی۔ امرا علم کو عار وبیکار سمجھنے لگے اور خلاف شان امارت بلکہ بعض احیان اوسکو منحوس ومستوجب فقدان لیاقت مجالست ومؤانست وصحبت سلطنت جاننے لگے علماء کی تشبیہ سانپون کے پٹارے سے دیجاتی تھی اور یہہ کسی امر سلطنت کے مباشرت ومشاورت کے بھی لائق نہین شمار ہوتے تھے۔ عوام بانباع رؤسا وامرا وحکام کہ الناس علی دین ملوکھم علم سے محض بے بہرہ رہے اور نہ اوسوقت معیشت مین اسکی احتیاج تھی صرف لائق دربار وسرکار ہونے کے لئے گھوڑیکی سواری تلوار وبانک وپٹہ کے ہاتھ اور ورزش جسمانی سے کچھ جسم کا سڈول کرلینا کافی تھا یا مسخرہ وقوال ونقال ہونا اکتساب ثروت وعزت کے اسباب سے

سمجھا جاتا تھا ۔ رو مسخرگی پیشہ کن و مطربی آموز ۔ بنا داد خود از مہتر و کہتر
بستانی ۔ غرض بیقدری و عدم ضرورت علم و حقارت و نفرت علما سے یکبارگی
جہل کا فروغ ہوگیا اور عوام کالانعام بل ہم اضل طریقا کے مصداق بنگئے
کیونکہ امرا اور رؤسا ے وقت جو مرجع خلائق و مخزن و کفیل ارزاق تھے اونہین کا
یہہ حال تھا ۔ صرف یہی نہین کہ امرا و وزرا و رؤسا و عامہ رعایا و برایا ہی بفیضل
و کمال و جہال رہے ہون بلکہ جو خانوادہ مرجع علم و فقر تھے وہ بھی نیرنگی زمانہ و ہمرنگی
اہل زمانہ کی وجہ سے بیکمالی مین کامل بنگئے بلکہ اونکے رذایل اورون سے زیادہ ہوگئے
چنانچہ اسکے نمونے صدہا ہماری آنکھون کے سامنے موجود ہین جنکے نام گنانے
و شمار کرانے کی یہان ضرورت نہین بہرحال اوسوقت سے مختار الملک کے
زمانہ تک یہی کیفیت و حالت رہی مختار الملک کے ابتدائی زمانہ مین حیدرآباد
مین مولوی شجاع الدین صاحب کا مدرسہ جامع مسجد مین دینیات کا اور نواب
شمس الامرا امیر کبیر بہادر کا مدرسہ ریاضیات کا تھا جسمین طلبا کو کھانا کپڑا
اور ایک روپیہ تنخواہ بھی دیجاتی تھی شمس الامرا بہادر کو بالذات فنون ریاضی
و انجنیری علم کا بہت ذوق و شوق تھا چنانچہ اونہون نے بہت سی فرنچ و انگریزی
کتابون کا ترجمہ کیا اور چھپوایا جس سے علوم ریاضی مثل علم حساب و جبر مقابلہ
و جر ثقیل و ہیئت و مناظر و مرایا وغیرہ علوم کی بہت اشاعت ہوئی نواب
شمس الامرا بہادر نے محمد جعفر کے زیر اہتمام آنمحہ مدرسے سیاق و ریاضیات
کے قایم فرمائے تھے اور ماہانہ یکروپیہ وظیفہ طلبہ کو مقرر کیا تھا ۔ حاجی صاحب
والد سید عبد الغفار تعلقدار و عم مولوی عبد الصمد صاحب مدرس مدرسہ
دار العلوم و معتمد خورشید جاہ بہادر کے اہتمام مین عربی مدرسہ تھا جسکی مدرسی پر
مولوی روشن علیصاحب مقرر تھے ۔ الحاصل مختار الملک نے اعظم علیخان بہادر سے

تعلیم و تربیت پائی تھی کچھ تو اس فیض تعلیم و تربیت کی وجہ سے اور کچھ اپنی ذاتی روشن خیالی سے اور کچھ ہمچشمی شمس الامرا بہادر سے اور کچھ انگریزی انتظامات کے تقلید کے خیال سے اور کچھ ضروریات انتظامی ملکی و محکمہ جات سرکاری کے سبب سے مدرسہ دارالعلوم سنہ ۱۲ھ مین قایم کیا اور مدارج امتحان و کامیابون کے لئے وظائف و خدمات سرکاری معین و مقرر کئے اور لائق و فاضل و عالم ہندوستانی و مدراسی مدرسی پر مقرر کئے گئے مثل میر سید دین مرحوم مولوی معدی واصف و مولوی زین العابدین خان و عم بزرگوار مولوی عبدالرحمن صاحب و مولوی یوسف علیخان صاحب مدراسی و مولوی محمد زمانی صاحب شہید و مولوی عبدالحکیم صاحب فرنگی محلی و مولوی حیدر علیہ صاحب متکلم و مناظر شیعہ و مولوی احمد علیہ صاحب رامپوری و مولوی علی عباس صاحب چریاکوٹی و مولوی حیات خانصاحب مدراسی و مولوی وجیہ الدین صاحب مدراسی وغیرہم کے مدرس عربی و فارسی و انگریزی مقرر ہوے اور عربیت کا چرچا رہا اور بہت لوگ تعلیم و تربیت پاکر مناصب و خطاب سرکاری پر مامور ہوے چنانچہ اسوقت کے معتمد مال نواب مقتدر جنگ بہادر و معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ نواب عماد جنگ بہادر و کشتر انعام نواب رفعت جنگ بہادر اور بہت سے صدر و مفصل کے عہدہ دار اسی مدرسہ اور انہین علما کے تعلیم یافتہ ہین۔ اور ایک طبی مدرسہ بھی قایم کیا جس سے بہت سے اطبا بکار آمد نکلے اور مامور بکار رہوے اور ہین مگر یہہ مدرسہ چونکہ بمالحتی افسران انگریزی رہا اور ہے اوسمین قابل اعتبار ترقی و درستی نہوئی معمولی تعلیم دیگئی اور دیجاتی ہے۔ اسکے بعد جب افضل الدولہ بہادر کا انتقال ہوا تو بساط فقاہت و عربیت لپیٹی گئی و مراسم دینداری و اسلام و دستور مغلائی مین بتدریج نقص و وہن

آنے لگا اور انگریزی رسم و رواج و تعلیم کا چرچا ہو چلا۔ اور ایک انجنیری
کا مدرسہ قایم کیا گیا اور چند سال وہان سے کارآمد طلبہ کامیاب ہوئے اخیر
زمانہ سالار جنگ و مختار الملکی میں زمام اہتمام مدارس عنایت الرحمن خانصاحب
کے ہاتھ میں گیا اور مولوی سید حسین صاحب عماد الملک کی معتمدی میں
سررشتہ تعلیمات آیا اس عہد میں جنس علوم عربی فاسد و بازار تعلیم و تعلم
کاسد ہو گیا ہر چند مولوی سید حسین صاحب خود عربی دان و عربی دوست
و عربی نسل و عرب مہند و عالی خاندان سید ہونیکی وجہ سے خواہان ترقی عربی
ہوے مگر اونکے ماتحت اونکے مساعد و معاضد نہوے۔ جب نواب صاحب
لندن گئے تو وہان سے ڈاکٹر اگھورناتھ چٹوپادہاے کو ہمراہ لیتے آئے جن کا
فضل و کمال و اخلاق حسنہ و حب وطنی و رافت علی الخلق و کرم و رحم صداقت
و محنت و دیانت و لیاقت مشہور آفاق ہے و جمیع کمالات کسبی و فطری
میں وہ اپنا ہی آپ نظیر ہے آج تمام ہندوستان میں بلحاظ فضائل فواضل
کوئی اوسکا مقابل و مماثل نہیں پایا جاتا۔ یہہ پہلے ڈاکٹری مدرسہ میں کمسٹری و غیرہ
علوم طبی کے لکچرار رہے بعد حیدرآباد کالج کے پرنسپل مقرر ہوے جنکے
دامان تربیت و فیض صحبت سے بہت طلبا کامیاب ہوے اور آجکل سررشتہ
تعلیمات میں کام دیرہے ہیں علم انگریزی کا عام ولولہ و ذوق و شوق ہونے لگا
اور سعادت علیخان و لایق علیخان ہر دو فرزندان مدار المہام اور بعض امرا زادونکی
تعلیم و تربیت کیلئے مدرسہ عالیہ قایم کیا گیا مگر سررشتہ تعلیمات بہت کس مپرس
و گمنامی کی حالت میں رہا مختار الملک کا اخیر عہد اس کے لئے کچھ مفید نہ ثابت ہوا
پہلے کے وہ ولولے و جوش و ذوق و شوق کا نام بھی نرہا نہ جلسہ ہاے امتحانی
میں نواب صاحب کی شرکت نہ تقسیم انعام کے جلسون میں مشارکت ہونے لگی

اور دوسرے منتظمین نے بھی اسکی سرپرستی سے ہاتھ اوٹھالیا بلکہ سرکاری جلسون مین اس سررشتہ کا وجود بالکل بے سود واسکے اخراجات رایگان متصور ہونے لگے اس حالت مین مختار الملک کا خانہ ہوا عماد السلطنت کا دور دورہ آیا نئے انتظامات ہر ایک سررشتہ مین ہونے لگے عنایت الرحمن خانصاحب کا تعلق تعلیمات سے علیحدہ کردیا گیا اور مولوی سید حسین صاحب کو معتمد و ناظم مقرر کیا گیا اور مجھے اونکی مدد گاری کی عزت حاصل ہوئی چونکہ مجھے مولوی صاحب کا حکم تھا کہ مین عنایت الرحمن خانصاحب سے جائزہ دفتر معتمدی صدر المہام لیکر انتظامی رپورٹ پیش و مرتب کرون اور اصلاحات خرابی موجودہ و انتظام آئندہ کے لئے تجاویز تفصیلی پیش کرون لہذا مین نے امتثالاً للامر تجاویز ذیل سرکار مین اوسوقت پیش کین اور سررشتہ تعلیمات کے انتظامات کی جدید اسکیم مرتب کی۔

اول سب سے پہلے موازنہ کی افزایش جسپر مدار انتظام تھا کیگئی یعنے دو لاکھ سے پانچ لاکھ تک بڑھادیا گیا کیونکہ دنیا کے تمام ملکون سے ہماری ریاست کا خرچ تعلیم کم تھا۔

پنجاب ممالک متوسطہ و مغربی و شمالی بنگال بمبئی مدراس آسام برار بڑودہ میسور ترواانکور کی آمدنی و صرفہ کا پرتہ لگاکر سرکار پر ثابت کردیا گیا کہ سارے جہان سے تعلیمی حیثیت سے ہماری سلطنت گھٹی ہوئی ہے جسپر سرکار نے مجبورانہ رقم افزایش موازنہ کی منظوری دی۔ سرکار کو علاوہ نتائج حسابیہ کے بدلائل قویہ یہہ سمجھایا گیا کہ سرکار جو تخفیفات کرنا چاہتی ہے بدون سررشتہ تعلیم مین افزایش کئے ہوے کچھہ تخفیف نہین کرسکتی کیونکہ تعلیم کے عام ہونیسے

ملازم و افسر کم تنخواہ پر زیادہ تر لایق میسر ہونگے جو اسوقت بیش قرار تنخواہ
پر بھی دستیاب نہین ہو سکتے اہل ملک کی بوجہ تعلیم و تربیت شایستہ
ہو جانیکی وجہ سے ہر ایک مد آمدنی مین افزایش و اخراجات مین کمی ہوگی
مثلاً مالگذاری کی رقم بوجہ ترقی زراعت و فلاحت و ذرایع آبپاشی زیادہ ہوگی
اور ترقی تجارت و صناعت سے کرورگیری کی آمدنی بڑہجائیگی رعایا خواندہ و
شایستہ ہوجانے سے خود جرایم کم ہوجائین گے اس قدر پولیس کی ضرورت
نرہیگی نہ محابس کے اخراجات و حکام و محکمہ جات فوجداری کے صرفہ کی
حاجت رہ دیگی۔ سب سے بڑہکر جو رنجش و نفاق آج رعایا و گورنمنٹ مین اسوجہ
سے ترقی پذیر ہے کہ گورنمنٹ اپنی رعایا کو نالایق اور اپنے انتظامی امور مین
امداد و اعانت کے ناقابل و ناکارہ خیال کرکے حقارت و نفرت کی نظر دیکھ
دیکھ رہی ہے اور ہر رعایا اپنے حقوق کی پامالی و عدم حفاظت و دخیل
انتظام سرکاری نہونے اور اجانب و اغیار اوپر مسلط رہنے کی وجہ سے
شاکی و گلہ مند ہے جو عین ریاست کے وہن و ضعف کا باعث ہے اسکا
انتفاع و اندفاع بدون اسکے تعلیمی ذرایع وسیع و مضبوط و مستحکم و منتظم کئے
بایین اور کچھ نہین ہے۔ الحاصل انتظام جدید مین جو بڑے بڑے انتظامی
تجاویز کئے گئے تھے وہ علاوہ افزایش رقم موازنہ کے یہ تھی کہ مدارس
بقدر معتدبہ بڑہائے گئے اور دیہاتی حلقہ بندی کے مدرسون سے صدہا تک
پہنچانے سے اعلےٰ مدارج تعلیمیہ تک سلسلہ وار ترقی رکھی گئی تھی۔
دستکاری و صنایع و حرف کی تعلیم کیلئے ۔۔۔ کے وظایف ترغیبی تجویز ہوئے
تھے کہ درک شاپ مین اطفال حدادین و نجارین کی تعلیم دیجاوے۔
اور مسقر فی علوم کی تعلیم کے لئے ہر ایک سلسلہ فلسفہ و ادب و دینیات

اور انکے شعبون کیلئے نامی گرامی مشہور پروفیسر اور اعلا تعلیم کے ذرائع و وسائل تجویز ہوے تھے طلبہ کے وظایف کی کافی مقدار مقرر کی گئی تھی تاغربا بوجہ افلاس ترقی تعلیم سے محروم و باز نرہین اور انکو اکتساب و تحصیل مین سہولت ہو۔ قانون سررشتہ تعلیم کی ترتیب و درستی سلسلہ کتب درسیہ کی ترتیب و درستی کتب خانہ کے اقامت کی جانب توجہ دلائی گئی تھی۔ جہانتک ممکن ہوا اصل تعلیم کے خرچہ سے نگرانی کے صرفہ کو کم کیا گیا کہ وسیلہ مین مقصود سے زیادہ صرفہ نہو۔

یہی بڑے بڑے امور تھے جنکی جانب اسکیم مین توجہ کی گئی تھی۔

اس اسکیم و موازنہ کی منظوری ہوتے ہی میرا اور مولوی سید حسین صاحب کا تعلق سررشتہ تعلیمات سے علیحدہ ہوگیا اور مولوی سید علی صاحب بلگرامی ناظم تعلیمات مقرر ہوے اور ان نجاونیر کا قالب بدلدیا گیا۔ فی الحال ہماری ریاست کی تعلیمی حالت کا اندازہ معائنہ نقشہ ذیل سے بخوبی ہوسکتا ہے

(نقشہ)

نمبر ۲

اگرچہ یہہ سب کچھہ ہے مگر ابتک عامہ رعایا کو اسکے اہتمام و انتظام کی نسبت اطمینان نہین اور پبلک کو سرکار و افسران سررشتہ سے بعض شکایات ہین جنکی اصلاح ضروری ہے۔ سررشتۂ تعلیم نے ضرورت ملکی و فنون محتاج الیہا کا کچھہ خیال نہین کیا مثل قانون و انجینیری و ڈاکٹری و اگری کلچر و ٹکنیکل اسکول و نارمل اسکول تعلیم المعلمین وغیرہم۔ مدارس کا انتظام و سامان تعلیم درست نہین نہ بقدر ضرورت مدارج نہ بقدر مدارج مدرس نہ وہ لائق و قابل و مستعد عربی فارسی کا تو اہتمام ہی نہین و بنیات کا نام تک باقی نہین اعلا درجہ کی تعلیم کا اہتمام برابر نہین بلکہ بعض اجیان اوسے خلاف اغراض گورنمنٹ خیال کیا جاتا ہے۔ اور تجویز روانگی طلبہ لندن بالاقسیل بعرض تعطیل و تمسیل پڑی ہے۔ سلسلہ کتب درسیہ کی اصلاح چاہیئے اکثر مدارس نہ بقدر ضرورت و کفایت و حاجت موجود ہین نہ سرکار سے بقدر کفایت انتظام رقم ہی ملتی ہے ابتک گویا یہہ اصول ہی قرار نہین پایا کہ آمدنی و محاصل ممالک محروسہ سے کتنا حصہ اس سررشتہ مین صرف کیا جاے جبتک ایسا اصول معین و مقرر نہ ہو انتظامی حالت کی درستی محال ہے۔ لوکل سیس کی رقم سرکار شامل موازنہ تعلیمات کرکے بالا بالا بلا اطلاع بورڈ لوکل سیس خرچ کرلیتی ہے حالانکہ جو کچھہ اور جسقدر رقم ابتک اسطرح صرف کرلیگئی ہے وہ قابل واپسی ہے اور بالکل خلاف اصول و خلاف دستور ہے۔

قصہ مختصر لمحض کلام یہہ ہے کہ ملک کے عدم تعلیم یافتہ ہونیکی وجہ سے باہر سے ناخواندہ و ناشایستہ ادنی درجہ کے ملازمان گورنمنٹ آف انڈیا کو بلاکر بڑی بڑی خدمتین دیجاتی ہین جو دخیل انتظام ہوکر حقوق ملک و رعایا کو محفوظ نہین رکھنے اور آپس کی سازشون اور محاسدون سے

دولت کو بدنام و بیوقار و موجب ننگ و عار کر دیتے ہین ۔ رر خزانہ جدا ان کاوشون و کاہشون مین زیر بار ہوتا جاتا ہے۔ ملک کی مضبوطی و حقوق کی حفاظت و انتظام کی درستی مملکت و قوم کی عزت و آزادی صرف تعلیم پر موقوف و منحصر ہے اور اوسیکا یہ خزانہ ہے ۔

الی اصل تعلیم کی تعمیم و اشاعت و ترقی کے لئے اولاً ضرور ہے کہ سٹل اور ممالک متمدنہ یورپ و امریکا و جاپان کے قاعدہ تعلیم جبری یعنی کمپلسری کام مین لایا جاوے اور تعلیم کے اعلا درجہ پر پہنچانے کیواسطے عمدہ مدارس و مدرسین و پروفیسر مقرر ہون اور یورپ کو بھی بغرض استحصال و استکمال علوم و فنون طلبہ روانہ ہوا کرین بدون اسکے ملک مین نہ اشاعت تعلیم ہوسکتی ہے نہ ملک کو قوت و شوکت و سہولت و عزت و دولت و ثروت و ہیبت حاصل ہوسکتی ہے نہ کچھ درستی و انتظام مملکت و سلطنت ممکن و متصور ہے ایسا ملک جیسا کہ ہماری ریاست ہے جہان تاریکی جہالت سارے جہان پر مسلط و محیط و ساوی ہے نہ امن ہوسکتا ہے نہ انتظام نہ گورنمنٹ و رعایا کے حقوق محفوظ و مصون رہ سکتے ہین۔ عوام جنکی پیروی کرتے ہین وہ یا امرا ہین یا علما و فقرا کیونکہ وہ دینوی اور بہ دینی پیشوا ہین ریاست نظامیہ مین یہی دونون گروہ سب سے زیادہ بے بہرہ و بے علم ہین اسلئے اولاً انکی درستی و تربیت کا خیال سب سے زیادہ تر ضرور ہے کہ جب ملک کے صاحب حیثیۃ و صاحب دولت و ثروت و ذی امارت دینی و دنیوی تعلیم علم سے بہرہ ور و شایستہ ہوجائین تو اون کا دیکھا دیکھی عام رعایا بھی اس طرف توجہ کرین اور تھوڑے عرصہ مین ملک زیب و زینت پکڑ جاوے پس امیرون اور جاگیردارون و زمیندارون و معزز معاشدارون و منصبدارون کی تعلیم سر دست اولاً جبری ہوجانی چاہیے

کیونکہ جب سرکار لاکھون روپیہ ان لوگون کو مفت بغرض بقاے خاندانہاے
قدیم دیتی ہے اور یہہ بوجہ بیعلمی کے اوس دولت وعزت سے منتفع نہین ہوسکتے
بلکہ اوسکو ترقی دینا تو درکنار باقی بھی نہین رکھ سکتے تو کیا وجہ ہے کہ یہہ
منجانب سرکار مجبور نہ کیے جاوین اور بالجبر تعلیم نہ دی جاوے لہذا فی
الحال صرف انہین معاشداران سرکاری کی تعلیم جبری کا ایک قانون
منضبط ومنظور وشایع کردیا جاے جس سے یہہ معزز فرقہ معاضد دولت
ومساعد ملت عار ونگ جہالت وکہالت وکسالت وبطالت سے بری ہوکر
محلی بفضائل ومخلی عن الرزایل ہوجاے تاکہ دولت وملک کا نہین تو اپنا ہی
ذاتی مفید وسودمند بنا رہے اسلئے میری راے مین ذریعہ فرمان شاہی
ضابطہ مفصلہ ذیل کا اعلان کردیا جاے تاکہ سبکو مجال تخالف باقی نرہے اور
مقصود ومطلوب حاصل ہوجاے اسیسے سب پر اسکی پابندی لازم ومحتم ہوجائیگی

ضابطہ تعلیم جبری

ف۱ ہر ایک معاشدار پرخواہ چھوٹا ہو یا بڑا اسکو لازم ومحتم ہوگا کہ سات
سے پندرہ سال کے درمیان اوسکے جتنے اطفال ہون سبکو داخل مدرسہ کرے

ف۲ مقام گلبرگہ وہنکندہ واورنگ آباد مین یکیک کالج بتدریج اس غرض
کیلے مفتوح کیا جاے مگر بالفعل چونکہ گلبرگہ مین کام شروع ہوگیا ہے
وہی مدرسہ کام مین لایا جاے اور وہین سبکی تعلیم دیجاوے کہ یہ مقام
ایسا ہے کہ وسط ریل پر ہونے کی وجہ سے اطفال واون کے اولیا کے آنے
جانے مین سہولت ہے وحکام رزیڈنٹ صاحب ومدار المہام وبندگانعالی
وقت وموقع پر رونق افروز ہوسکتے ہین اور مستقر صوبہ ہے اور اسباب

توسیع معلومات و شایستہ صحبت و سوسائٹی و سامان تربیت عمدہ طور پر مہیا و میسر ہے۔

ف۳ نوشت خواند زبان ملکی جہان کا وہ متوطن ہو اردو عربی و انگریزی دونون مین سے ایک مستقلا و دوسرے تبعًا حساب و سیاق و سباق مساحت اصول اخلاق قانون اصول صحت و صفائی زراعت فلاحت تاریخ۔ سکھائے جاوینگے۔

ف۴ کسی معاشدار کی اولاد کو اپنی موروثی جائدادون کے قبضہ و انتظام کا حق نہوگا جبتک کہ کالج مذکور سے سند لیاقت حاصل نہ کرلے۔

ف۵ کوئی معاشدار حضوری کالج سے مستثنی نہوگا الا بصورتہائے خاص سخت مریض ہو غیر مستطیع ہو اور کالج سے بھی اوسکی امداد و اعانت نہو سکتی ہو۔ اسصورت مین ضلع کے مدرسہ مین یا کسی اور مقامی مدرسہ مین شریک ہونا اور اپنی تعلیم کا پورا اطمینان پرنسپل کالج کو دلانا پڑیگا یا کوئی خاص ضرورت مذہبی یا خانگی مجبور کرے اور اولیاء اطفال منتظمین کالج کا اطمینان پورے طور پر تعلیم و ضرورت لاحقہ کی طرف سے کردین۔

ف۶ درصورت تخلف قاعدہ حاضری معاشہائے متعلقہ سے تعلق اوٹھا دیا جائیگا اور انتظام سرکاری مین لے لیئے جاوین گے۔

ف۷ درصورت غفلت از حاضری مدرسہ پہلی مرتبہ سیکڑہ پانچ روپیہ دوسری بار سیکڑہ دس روپیہ تیسری بار سیکڑہ تیس روپیہ جرمانہ کیا جاویگا۔ اسکے بعد بجرم خلاف ورزی حکم سرکاری قانون مصدقہ کی مجرم بتعلقہ معاشکی سزا اون طلبہ سے متعلق ہوگی جنکے والدین و اولیاء نہون ورنہ ایسے طلبہ پر جنکے سے اوسوقتتک رہا نکئے جاوینگے جبتک کہ اونکی چال چلن کی نسبت پرنسپل یا مجلس انتظامی کو پورا

ف۸ فی الحال جسقدر معاشدار ہین بلحاظ سن و سال و استعداد نظری

وکسبی استکمال و استحصال حساب و کتاب و قانون کے سیکھنے پر مجبور ہونگے
کہ ضروری انتظامی لیاقت اپنی معاشون کے سنبھالنے کی حاصل کرین ورنہ
اون کی معاشین متعلق کورٹ ہونگی۔

ف ۹ جتنے وارڈ اسوقت متعلق کورٹ ہین اونکی تعلیم و تربیت کا تعلق
کالج و مجلس انتظامی کالج سے ہوگا۔

ف ۱۰ کالج کی پائداری و نفع دائمی معاشداردن کے لئے حسب درخواست
اطفال سرداران تمامی معاشداران ممالک محروسہ سے ایک حصہ
آمدنی کا جو مجلس انتظامی تجویز کرے یکمشت و بکبارگی لیکر سرمایہ جمع
کیا جائیگا اور سرکار سے بقدر نفع و آمدنی تنیس امدادی وظیفہ ملیگا اور محصول
مقامی کا جس قدر روپیہ مد تعلیم کی بابت لیلیا گیا ہے وہ بھی واپس عطا
ہوگا۔ اور آئندہ جو معاشین بوجہ لاوارثی یا اور کسی جرم سرکاری مین خالصہ
ہون وہ اسی کے اوقاف مستمرہ مین شمار و داخل ہون گی جیسا کہ بعض
ممالک یورپ مین کیا گیا ہے تا اسکی شاخین دوسری اسمات مین بمقامات
مناسبہ قایم کیجائین اور سرکاری خزانہ پر کچھ بوجھ نہ پڑے اور آسانی
سے تدریجا تعلیم وادب کے مصارف مین ترقی روزافزون ہوتی جاے۔

ف ۱۱ اس سرمایہ کی نگرانی ایک خاص مجلس کے سپرد کی جاویگی جو
معاشدارون و مقامی عہدہ دارون کی شرکت سے منعقد ہوگی جس کے
پریسیڈنٹ نواب وقار الامرا بہادر اور ویس پریسیڈنٹ نواب فخر الملک بہادر
بحیثیہ پائیگاہ و جاگیرداری کے مقرر ہونگے مگر سرمایہ معاشداونکے ہی
ہاتھہ مین رہیگا عہدہ دار صرف راے دینے کے مجاز ہونگے اور محض نگرانی
کرینگے۔ اسکے اعزازی ممبر ارکان دفتر مال و دفتر دیوانی والے اور معزز

سمنان والے مثل گدوال۔ امرچنتہ۔ ہنسپرلی۔ جٹپول۔ گرگنٹہ۔ شنورا پور۔ نارائن پور۔ اناگندی۔ ہون گے۔

ف ۱۲ مجلس انتظامی ہر ایک صوبہ کے جاگیردار و زمیندار و معزز العامدار و رسوم و یومیہ دار و مقطعہ داروں کی مفصل فہرستین بغرض طلبی اطفال و تحصیل چندہ وغیرہ امور انتظامی افسران انتظامی و اضلاع سے طلب کرکے ایک مفصل مکمل رجسٹر مرتب رکھینگے جس سے معاشداروں کی امداد اونکی آمدنی و جائداد کا حال پورے طور پر دریافت و معلوم ہو سکے۔

ف ۱۳ اسکی سرپرستی خاص حضور پرنور بندگانعالی کے متعلق رہیگی اور نیابۃً مدار المہام مثل سائر انتظام کے احکام جاری فرماوینگے۔

ف ۱۴ جو وارڈ کہ اس کالج کے متعلق رہین گے تعلیمی زمانہ تک پرنسپل کالج سے اور کورٹ سے اون کا واسطہ رہیگا اور جو کچھ اوسکی بابتہ انتظام کیا جاویگا یا کرنا مقصود ہوگا وہ بشرکت رائے پرنسپل یا مجلس انتظامی ہوگا۔ اور وارڈ بھی اپنی درخواستین مجلس انتظامی یا پرنسپل کالج کے پاس پیش کریگا۔

ف ۱۵ کالج کی سرٹیفکٹ پر کورٹ کو کچھ عذر نہوگا کہ اوس کی جائداد اوسکے قبضۂ اختیار و انتظام مین دے۔

تمت

تختہ نمبر ۲

حصہ اول برٹش امپیر یعنی سلطنت برطانیہ

ممالک متحدہ برطانیہ بزرگ وایرلینڈ وانڈیا یعنی ہندوستان

وکالونیز یعنی نوآبادیہائے برطانیہ وممالک زیر نگرانی وحمایت

نمبر شمار	ممالک	رقبہ بمربع میل	آبادی	سالانہ آمدنی	سالانہ خرچ	نمبر شمار
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱)	انگلینڈ وویلز	۵۸۱۸۶	۲۹۴۳۳۴۶	۴۹۹۴۷۸۵ پونڈ	۱۹۶۵۶	

قبول کرنے سے انکار کیا طلبہ لا فیس کی تعداد ۳۸۸۰۷۲۲ تھی اور طلبہ فیس دہندہ کی تعداد ۱۱۲۴۳۵۷ تھی چنانچہ اسکاٹلینڈ میں ہوا کہ فیس کی کل مدارس میں ۶۷۵ سے ۱۷۰۴۸ تک طلبہ کی تعداد ڈیڑھ لاکھ اور سیونگ بانک مدارس کی زیادتی کل طلبہ کی تعداد حسب ذیل تھی ۵۰۲۷۱۲۳

سنہ	تعلیم پر فی سر مصارف	تعلیم پر فی سر مصارف	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۹۲۶-۲۷ء		پاؤنڈ ۲۶۱۷۵۵۰		مدرسہ ابتدائی مین ۳ سے ۱۵ سال لگی کے بچے تک، اشلنگ امداد کے طور پر سرکار سے دیتے ہین۔ تعلیم ابتدائی جبری۔ یونیورسٹیان چار ہین۔ کالج ۵۴۔ کالج نسوان ۲۔ تکنیکل ۱۔ مدرسہ ابتدائی ۹۵۳۵ نارمل اسکول ۴۸۷۔ اور تعلیم مفت ۱۸۷۰ء کے ایکٹ کی رو سے یہہ حکم ہوا کہ ۵ سے ۱۴ سال لگی کے بچے کو ہر ایک ضلع کے اسکول مین مکان مفت دیا جاے ۲۵۸۰۳

صوبہ بوس مین انگلینڈ اور اسکاٹلینڈ سوا سے اس کے یونیورسٹی اور کالج کو واسطے ۲۸۳ پاؤنڈ فی صرف کی جاتی ہین ۱۸۹۱ء کی رپورٹ تعلیم سے دریافت ہوا ہے کہ ۱۸۹۳ء سے تعلیم بالکل بلا فیس کر دیجاوے گی ان سنین مین بالا مین ۱۵۱۷ مدرسہ ابتدائی تھے جنمین سے اجرت تعلیم دیجاتی تھی صرف ۴۲ مدرسون نے تعطیل تعلیم کی اجرت لے

شمار	نام ملک	رقبہ بمیل مربع	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس بر نفوس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲)	اسکاٹ لینڈ	۲۹۷۸۵	۲۰۶۳۴۵۱	۴۰۶۳۴۵۱ بک ارب معہ کروڑ لاکھ ہزار معہ روپیہ حالی	۳۱۶۲	
(۳)	ایرلینڈ	۳۲۵۸۳	۴۶۴۲۵۳۲		۹۸۶۲	
(۴)	انڈیا یعنی ہندوستان میزان	۱۵۶۰۱۵۹	۲۸۷۲۲۴۴۳۱	۸۸۳۶۷۹۰۰۰ روپیہ معہ کروڑ لاکھ ہزار	۱۳۸۳۵۰	

برٹش پروونسز آف انڈیا یعنی صوبجات برطانیہ ہندوستان

۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۵۵۰۰۰۰		پونڈ ۶۸۶۳۲۶		تعلیم ابتدائی جبری اور مفت ۵ سے ۱۴ برس تک۔ یونیورسٹیاں ۴ کالج ۴ کالج نسواں ۱۔ ہائی اسکول ۴۳۔ مدرسہ ابتدائی ۵۰۳۱۔ نارمل اسکول ۷
		انگلستان تعلیم دوم حصہ کی ذمہ داری کسی قسم کی تعلیم کے لئے نہیں ہے	ان تینوں ملکوں میں	
۷۱۵۲۱۲		۸۶۵۸۴۳ پونڈ		
۳۶۹۸۳۶۱		۲۲۹۷۰۵۰		یونیورسٹی ۵۔ کالج ۱۳۹۔ سکنڈری اسکول ۴۵۴۵ ۔ لڑکیوں کے واسطے اور ۴۶۰ واسطے لڑکیوں کے۔ مدرسہ ابتدائی ۔۔ ۱۹۵۰۰ واسطے لڑکوں کے اور ۴۶۰۲ واسطے لڑکیوں کے۔
		۵۷۰۔ مدرسہ خانگی ۳۶۸۷۶۷ واسطے لڑکوں کے اور ۳۲۳۱۲ واسطے لڑکیوں کے۔		

شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	محاصل	مال	شمار ممبران مجلس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۵)	اجمیر	۲۷۱۱	۵۸۴۳۵۸	۹۵۸۴۳ پونڈ	۱۳۹	
				نائب ممبر مجلس۔	ولیسرائے ممبر مجلس ہیں اور ایجنٹ گورنر جنرل	
(۶)	آسام	۴۹۰۰۴	۵۴۷۶۸۳۳	۸۲۰۵۴۰ پونڈ ایک کرور لاکھ	۱۲۸۷	
(۷)	بنگال	۱۵۱۵۴۳	۷۱۳۴۶۹۸۷	۱۳۳۴۲۰۹۶	۷۰۰۵۹	
(۸)	برار	۱۷۷۱۸	۲۸۹۷۴۹۱	۹۸۷۷۴۴۲	۱۳۱۴	
(۹)	بمبئی	۷۷۲۷۵	۱۵۹۸۵۲۷۰	۱۱۸۴۴۶۳۳	۹۲۹۴	
(۱۰)	سندھ	۴۷۷۸۹	۲۸۷۱۷۷۴	۸۰۹۳۱۱ پونڈ ایک کرور لاکھ	۳۴۰	
	عدن	۸۰	۴۴۰۷۹	۱۰۰۶۰ پونڈ		

نمبر	اسمائے مدرسہ	اخراجات تعلیمی	اخراجات متفرق	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۵۴۱۷				میو کالج ۱۸۷۵ء مین قایم ہوا اسکے اخراجات کچھہ تو سات لاکھ روپیہ کے سود سے جو دیسی رئیسون نے چندہ دیا تھا اور کچھہ سرکاری سالانہ امداد سے چلتے ہین کالج مذکور صرف امرا اور شہزادون کی تعلیم کی غرض سے قایم کیا گیا ہے تعلیم سررشتہ تعلیمات کی آمدنی ۳۱۵۳ روپیہ ہے منجملہ طلبہ کے ۵۴۷۵۸ لڑکے اور ۱۶۷۶ لڑکیان ہین۔
پولیٹکل ایجنٹ ہین۔	راجپوتانہ اور اودھ کی ریاستون کے کونسل کے ممبر جنرل وسائے	جنکی اور ریاستون کی نسبت کالج کی خیال رکھا جاتا ہے کالج کی	یورپین خیالات پر مبنی ہے اور	
۵۶۴۳۴		۳۱۱۰۹۵		
۱۸۷۲۸۷۱		۵۵۵۹۲۹۵		
۵۱۳۳۹		۴۶۱۸۵۳		
۵۵۳۱۴۳		۴۶۹۶۵۹۷		
۲۹۶۱۴				جب سے انگریزی عملداری ہوئی تعلیم ترقی پذیر ہے مسلمان رعایا تعلیم کیطرف بہت کم توجہ کرتے ہین اور عورتون کو تو عین جہالت مین رکھتے ہین۔

نمبر شمار	صوبہ کا نام	تعداد مکانات	آبادی	مالگزاری	مالگزاری فی مکان
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۳)	برما ی بالا	۸۳۴۷۳	۲۹۴۶۹۳۳	۲۹۵۸۴ پونڈ (۳ کروڑ روپے)	۳۰۱۲	
(۱۴)	برما ی پائین	۸۷۹۵۷	۴۶۵۸۴۲۷			
(۱۵)	سنٹرل پروونس یعنی صوبجات وسطی	۸۶۵۱۱	۱۷۸۲۲۹۴	۱۳۴۲۲۰۳۱ (۱۳ لاکھ روپے)	۱۸۲۴	
	کورگ	۱۵۸۳	۱۷۳۰۵۵	۷۰۶۹۶	۱۰۴-	
(۱۶)	مدراس	۱۴۱۱۸۹	۳۵۶۳۰۴۴۰	۹۹۷۸۲۲۹۰۰	۲۴۴۲۶	
(۱۷)	نارتھ ویسٹ پروونس یعنی صوبجات غربی شمالی واودہ	۸۳۲۸۶	۴۲۵۴۲۵۴	۴۴۷۲۰۲۲۶ (۴ کروڑ روپے)	۵۰۷۸	
(۱۸)	اودہ	۲۴۲۱۷	۱۲۶۵۰۸۳۱		۱۴۵۵	
(۱۹)	پنجاب	۱۱۰۶۶۷	۲۰۸۰۸۸۴۷	۳۳۸۸۶۸۱۸	۳۲۷۱	

ان صوبوں میں ۱۸۷۱ء کی مردم شماری کے لئے اور ان صوبوں نے نسبت دربارہ ملی ہے جنہوں نے کہ ایک کافی کاغذ آباد کیا جو سو سال کے لئے

وغیرہ ہزار روپیہ اجارہ کو دیا گیا اس لئے سے مدرسہ مستقل و مستقبل ہو گیا ہے

اور ساتھ طلبہ کی تعلیم اور خوراک کی گنجائش رکھتا ہے

ملدراس کی سالانہ آمدنی اندازہ فیس سے دو سو بیس پونڈ ہے

طلبہ	اوسط حاضری	اخراجات تعلیم	اوسط فی کس خرچ	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۴۴۲۹۴		۳۲۴۸۰۳		۲۱۵۲۳۷ لڑکے ۳۱۵۵۷ لڑکیاں اور مدرسون کی آمدنی ۴۷۰۴ پونڈ ہے۔
		لے لاکھ حصہ کا موصول		
۱۰۷۳۵۷		۷۹۴۰۲۳		
		معہ لاکھ لاکھ روپیہ مدرسہ		
۴۶۹۹		۲۲۴۹		
اور اس اسکول کے فوائد	اسکول سرکار میں پیش کی	وغیرہ اور تعلیم یافتہ عورتیں استادیاں کے اقامت پذیر ہونگی	۲ مین گورگ کے سردار دن گورنمنٹ کو ایک مناسب	جب سے کہ حکومت برٹش کے ماتحت آئی ہے اہل گرگ نے متواتر گورنمنٹ کی خدمت مین تعلیم کے لئے درخواستین گذرانی ہین گورگ ایک نہایت زکیا قوم ہے اور اپنی اولاد کو انگریزی تعلیم دینے کی از حد مشتاق و خواستگار ہے سنہ ۱۸۶۲ء
۵۱۹۰۸۵		۳۹۸۵۱۱۷		
۲۱۷۴۷۹		۲۷۱۸۰۱۸		
۲۰۴۳۷				مسلمان جنکی تعداد ۱/۲ ۱۲ فیصدی ہے سیکرڈ ۱- ۲۲ زیر تعلیم ہین
۱۴۰۹۰۱		۱۵۶۵۰۷۲		

سنہ	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	محاصل	ملازمین	اوسط ملازمین کی تنخواہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۴۰)	کوئٹہ وغیرہ	۲۸۱۶	۸۰۰۱۸۹			
(۴۱)	انڈامنز	۱۷۶۰	۱۵۶۰۹	۷۴۰۱ پونڈ للہ للک کالوعہ		

نیٹیف اسٹیٹس یعنی دیسی ریاستیں

(۴۲)	حیدرآباد	۸۲۶۹۸	۱۱۵۳۷۰۴۰	۵۴۲۵۹۷۰۰ صہ کروڑ للہ للہ لاکھ	۵۸۹	۱/۱۵۵
(۴۳)	بڑودہ	۸۵۷۰	۲۴۱۵۳۹۶	۱۳۳۵۰۰۰۰ روپیہ یک کروڑ للہ للہ صد	۱۹۲	

۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
طلبہ	اوسط حاضری	اخراجات تعلیم	اوسط حاضری آمدنی	کیفیت
۷۲۵۹۳		۶۴۷۵۰۶ لے للہ مولانا محمد		مدارس / مدرسین / طلبہ / ضرفہ (۱) ابتدائی ۳۵۳ / ۸۷۹ / ۲۵۹۳۷ / ۱۵۲۷۲۳ (۲) متوسط ۱۲ / ۳۰۶ / ۷۲۲۷ / ۶۸۴۰۸ (۳) مدارس اعلا ۷ / ۸۹ / ۱۳۷۹ / ۸۴۴۱۱ (۴) مدارس خاص ۱۸ / ۵۲ / ۲۹۰ / ۱۰۲۱۵۴ (۵) مدارس امدادی ۱۳۲/۵۳۲ / ۱۳۳/۱۳۳۱ / ۵۹۰۸۷/۴۶۲۷۹۷ (۶) مدارس خانگی ۲۰۱۹/۲۵۵۱ / ۲۰۱۹/۳۳۵۰ / ۱۸۷۰۹/۶۴۶۵۰۶
۱۸۳۴۱		۶۰۶ پونڈ ۱۳ دولاکھ روپیہ		دو دو آنہ تین مرتبہ غیر حاضری پر بھر دو روپیہ جرمانہ اور جائداد منقول سے وصول کیا جاتا ہے۔ سن تعلیم جبری لڑکوں کے لئے ۷ سے ۱۲ تک اور لڑکیوں کے لئے ۷ سے ۱۰ سال تک سن ۱۹۰۶ء کی رو سے یہ خانہ پری کی گئی ہے فی الحال مدارس معین نہیں ہوئے ہیں ہر ایک ضلع میں ایک مدرسہ کا ہونا ضروری ہے اور تعلیم جبری ہو گئی ہے۔

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ بمربع میل	نفوس	جمع مال	مدار مال	اوسط مدار مال برروپیہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۴)	میسور	۲۷۹۳۶	۴۹۷۳۶۰۲	۱۴۲۳۰۴۷۳	۳۷۲۳	
(۲۵)	کشمیر	۸۰۹۰۰	۲۵۲۳۹۵۲	۸۰۶۵۷۸		
(۲۶)	اودے پور	۱۲۸۶۱	۱۸۷۳۴۰	۲۶۳۴۹۱		
(۲۷)	جودہپور	۳۷۷۲۵	۲۵۲۱۷۲۷	۴۰۰۰۰۰ پونڈ معہ لاکھ خانے		
(۲۸)	بیکانیر	۲۳۰۹۰	۸۳۱۹۵۵	۱۲۵۰۰۰		
(۲۹)	جیپور	۱۵۳۴۹	۲۸۲۲۲۷۶	۴۹۵۱۷۴	۴۷۰	
(۳۰)	بھرت پور	۱۹۷۴	۴۲۵۵۴۰	۲۸۰۰۰۰۰ روپیہ	۲۲۸	
(۳۱)	ڈہول پور	۱۲۰۰ ۱۵۵۶	۲۷۹۸۹۰	۱۱۰۵۷۳	۸	
(۳۲)	الور	۳۰۵۱	۷۶۷۷۸۶	۲۳۲۴۳۱		
(۳۳)	جیلاور	۳۰۴۳	۳۴۳۶۰۱	۱۵۲۵۲۳ پونڈ معہ لاکھ روپیہ	۲۲	
(۳۴)	ٹونک	۳۱۲۹	۳۸۰۰۶۹	۱۳۸۵۲۶ معہ لاکھ روپیہ		

۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۰۱۳۲۹	۱/۴۸	۹۰۳۳۱		
ہین اور ہر ایک ضلع مین	نمودن مین سرکاری	اور دوسرا انجار اور بعض	مین دو عمدہ مدارس ہین	ایک بڑا حصہ آبادی کا ہندی لکھ پڑہ سکتا ہے جسمین اعلیٰ خاندان کی عورتین بھی شامل ہین ان عورات کا لکھ پڑہ لینا اس ریاست مین بطور ایک عجوبہ کے ہے پایہ تخت جودہپور مین اعلیٰ قسم کی تعلیم نہین ہوتی
۱۰۶۷۲	عوام کے لئے مدارس بھی		ایک تو ظاہر کرون اور	
۴۴۷			خاندانی لوگون کے لئے	
۱۱۳۹				سنسکرت مدرسہ ہین
				بالفعل تعلیم اچھی نہین ہوتی لیکن کسیقدر ترقی بھی ہو رہی ہے۔
			۱۳۸۵۲۶	

شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	مجموعی محصول	مالگزاری	اوسط مالگزاری فی نفوس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۳۵)	کوٹہ	۳۸۰۳	۵۲۶۲۲۶	پونڈ ۲۹۴۱۹۶		
(۳۶)	اندور	۹۶۲۵	۱۰۹۹۹۹۰	۷۰۷۴۴۰ (۱۸۸۱-۲)	۱۰۷	
(۳۷)	دیوان	۱۲۶۷۹	۱۵۰۸۹۴۳	پونڈ ۱۱۱۲۵۸		
(۳۸)	بھوپال	۹۵۰۰	۹۵۴۹۰۱	روپے ۴۰۰۰۰۰۰		
(۳۹)	گوالیار	۲۵۸۵۵	۳۲۷۱۷۷۴	پونڈ ۶۲۰۰۰۰		
(۴۰)	کچھ	۶۵۰۰	۵۵۱۱۱۵	پونڈ ۱۶۳۰۵	۸۶	
(۴۱)	کولاپور	۳۸۱۶	۹۱۳۱۳۱	پونڈ ۳۴۱۹۰۶	۱۷۵	
	خیرپور	۶۱۰۹	۱۳۱۹۳۷	پونڈ ۴۰۲۵۰	۶	
(۴۲)	ٹراونکور	۶۷۳۰	۲۵۵۰۴۳۶	پونڈ ۶۲۲۵۴	۶۹۴	

تعداد	اوسط طلبہ فی مکتب	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ فی طالبعلم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۱۰				گورنمنٹ کو تعلیم کا خیال بھی نہین اور نہ کوئی سرکاری مدرسہ قایم ہے دیہات مین گرد برہمن اور بنیون کے لڑکون کو ملی قدر ضرورت حساب اور لکھنا سکھاتے ہین۔
۴۹۴۲		۴۴۱۰ العی ابتدائی		
۵۰۲ لڑکے ۴۱۹ لڑکیان				تعلیم ترقی پذیر ہے۔
۱۰۴۱۹		۸۱۰۰		راجہ رام کالج مین سات رئیس زادے تعلیم پاتے ہین۔
۲۴۰				فارسی ملا پڑھاتے ہین اور بچون کے والدین سے ہفتہ وار فیس فی لڑکا ایک پیسہ لیتے ہین
۳۵۳۲۸		۱۰۰۰۰		۶۹۴ سرکاری۔ مبت سے امدادی اور عیسائی مدارس مین تعلیم کمال درجہ ترقی پذیر ہے ہر سال نیسون نئے مدارس قایم ہوتے ہین اور سیکڑون لڑکے داخل ہوتے

شمار	نام ملک	رقبہ بمربع میل	نفوس	محصول	مدار محصول	اوسط مداخل فی نفوس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۴۴)	کوچن	۱۳۶۲	۷۲۲۹۰۶	۱۴۴۹۲۸ پونڈ	۱۴	
(۴۵)	باسٹر	۱۳۰۶۲	۳۱۰۸۸۴	۹۵۱۸۰		
(۴۶)	کچھ بھا	۱۳۰۷	۵۰۸۱۶۳	۱۳۴۴۷۰ پونڈ	۱۸۷۴/۲۴۵	
(۴۷)	بل پڑہ	۴۰۸۶	۱۳۷۴۴۲	۷۵۰۰۰ پونڈ		
(۴۸)	رامپور	۹۴۵	۵۵۱۴۴۹	۱۵۸۶۵۷ پونڈ	۱۶۲	
				لاوارثی ریاست		
(۴۹)	گڑہ وال	۴۱۶۴	۲۴۴۴۲	۱۰۰۰۰ پونڈ		
۵۰	پٹیالہ	۵۹۵۱	۱۵۸۳۵۲۱	۴۶۸۹۵۶		
(۵۱)	بھاولپور	۱۰۲۱۵	۶۵۰۰۴۲	۱۶۰۰۰۰۰		
(۵۲)	جیند	۱۲۶۹	۲۸۴۵۶۰	۷۰۰۰۰		
(۵۳)	نابھہ	۹۳۶	۲۸۲۷۵۶	۶۵۰۰۰ پونڈ		
(۵۴)	کپورتھلا	۵۹۸	۲۹۹۶۹۰	۱۶۰۹۰۰ پونڈ		
(۵۵)	سندی	۱۱۳۱	۱۶۶۹۲۳	۳۶۰۰۰	۱	

طلبہ	اوسط طلبہ فی مدرسہ	تعداد اجزاء تعلیمیہ	اوسط حاضری یومانہ	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
		۲۶۴۶		تعلیم کو بہت ترقی ہے۔
۶۴۹۵				تعلیم کو بہت ترقی ہے۔
۱۳۶۴				مدارس سرکاری ۱۰- طلبہ ۳۱۶ - مدارس خانگی ۱۵۲- طلبہ ۱۰۴۸- رامپور مذہبی تعلیم کے لئے مشہور ہے بہت سے طالبعلم بنگالہ- افغانستان اور بخارا سے بارادہ حصول علم- رامپور آتے ہیں ان لوگوں سے فیس تعلیم نہیں لیجاتی بلکہ اگرچہ مساجد میں

ہیں اور خیرات بھی ملتی ہے- وہاں کا
بعد مشورے کے ہر طالبعلم کی مجد میں
محلے کے ہر ایک گھر سے کھانا آتا ہے
اور طلبہ کسی بات کا فیس نہیں دیتے
سکتے کہ کوئی نکالے گا
نہیں رہتا

ہیں تو انگریزی مدرسہ خود ہی بند ہو جائے

شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	خراج	مدارس	اوسط حاضری مدارس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۵۶)	سرمور ناہن	۱۱۰۸	۱۲۴۱۳۴	۲۱۰۰۰ پونڈ		
(۵۷)	مالیر کوٹلہ	۱۶۲	۷۵۷۵۵	۳۱۴۰۰ پونڈ		
(۵۸)	فرید کوٹ	۶۴۳	۱۱۵۰۴۰	۳۰۰۰۰۰ پونڈ		
(۵۹)	چمبہ	۲۱۲۶	۱۲۴۰۳۲	۲۴۰۰۰		
(۶۰)	سوکیت	۴۰۴	۵۲۴۰۳	۷۵۰۰۰ لونڈ		
(۶۱)	کلسیہ	۱۴۹	۶۸۶۳۳	۱۵۶۰۰ پونڈ		
	کالونیز یعنے نوآبادیان یورپین					
(۶۲)	جبرالطریق یعنی جبل الطارق	۱ ۹/۱۰	۲۵۵۶۹	۶۱۳۶ پونڈ	۱۴	
(۶۳)	مالٹا	۹۵	۱۶۵۰۶۲	۲۷۵۱۲۵ پونڈ	۹۰	
	ایشیا مین					
(۶۴)	عدن و پیرم اراضی شمالی و سقوطرہ	۷۵	۴۱۹۱۰	روپیہ کلدار ۱۸۴۳۰۲ للسنہ ۱۸۷۹ء للف		
(۶۵)	جزایر بحرین	۲۷۶	۸۰۰۰			

طلبہ	اوسط طلبہ فی مکتب	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ فی طالب علم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۶۰۹		پونڈ ۱۹۰۰		
۱۱۲۲۶		پونڈ ۱۸۱۶۳		ایک یونیورسٹی ہے اور دو سکنڈری اسکول ہیں اور ایک مدرسہ حکمت ہے۔

شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	مالیہ	اوسط مالیہ فی نفس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۶۶)	بورنیو (برطانیہ)	۳۱۱۰۶	۱۷۵۰۰۰	ڈالر ۴۱۷۰۲۸	۲	
(۶۷)	سیلون	۲۵۳۶۴	۳۰۰۸۴۶۶	روپیہ ۱۷۹۶۲۷۱۰ یک کرور لوہ لاکھ	۴۰۷۳	
(۶۸)	سیپرس	۱۷۵۸۴	۲۰۹۲۸۶	پونڈ ۲۱۷۱۶۲ لاکھ	۳۸۱	
(۶۹)	ہانگ کانگ	۲۹	۲۲۱۴۴۱	ڈالر ۱۹۵۸۸۱۵ لاکھ	۲۲۸	
(۷۰)	بلوچستان	۳۴۷۵۰۰	۵۰۰۰۰۰	روپیہ کلدار ۵۰۰۰۰۰		
(۷۱)	سکم	۳۵۰۰	۸۰۰۰	روپیہ کلدار ۳۲۰۵		
(۷۲)	جزائر انڈامن ونکابار	۲۳۹۴	۲۲۵۸۵			

طلبہ	اوسط طلبہ برقبوض	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ برآمدنی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۵۲۸۴۳		۵۰۸۱۸۶ روپیہ ۵ لاکھ ۸ ہزار ۱۸۶		تعلیم انگریزی بغیر سرکاری مدد کے چل رہی ہے۔ مدرسہ سرکاری۔ ۲۳۶
				امدادی ۹۷۱
				مدرسہ خانگی ۲۶۴۵
				مدرسہ زراعت ۱۱
				مدرسہ پیشہ ۱۰
۱۴۵۳۸		۸۹۰۰ پونڈ ۱ لاکھ ۳۳ ہزار روپیہ		عیسائی مدارس ۲۷۸ (۱۰۹۴۴) مع طلبہ (۲۵۹۸) اور مدارس اہل اسلام (۱۰۳) مع طلبہ
۱۰۱۴۶		۶۰۳۵۹ روپیہ ۶۰ ہزار ۳۵۹ روپیہ ۱۵ آنہ		مدرسہ خانگی ۱۰۹
				مدرسہ نگرانی سرکاری ۱۱۶
				باقی مدرسہ کوتوالی اور قیدی لوگوں کے ہیں۔
				مشہور رقبہ (۱۵۰) مربع میل ہے اور نفوس (۸۰۰۰) سے کچھ زیادہ محسوب ہوئے ہیں۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	محاصل	ملازمین	اوسط ملازمین بر نفوس
(۷۴)	جزایر لکاڈیف		۱۴۴۴۰			
(۷۴)	جزیرہ کمران	۷۵				
(۷۵)	لابیان	۱/۲ ۳۰	۵۸۵۳	پونڈ ۶۲۲۸		
(۷۶)	اسٹریٹ سٹلمنٹ سنگاپور۔ پانانگ اور ملاکا۔	۵۸۳	۵۱۲۳۴۲	ڈالر ۳۸۲۶۵۸۳ ملے کروڑ لاکھ ہزار حالی	۲۰۱	
	آفریقا مین					
(۷۷)	جزیرہ اسنشن	۳۵	۳۶۰			
(۷۸)	لیسوٹو لینڈ	۱۱۷۴۵	۲۱۸۹۰۲	پونڈ ۴۱۷۸۴ معہ لاکھ ہزار حالی	۱۱۵	
(۷۹)	بیچوانا لینڈ	۱۷۰۰۰۰	۶۰۳۷۶	پونڈ ۱۶۴۳۰۰		
(۸۰)	کیپ آف گوڈ ہوپ	۲۲۱۳۱۱	۱۵۲۷۲۲۴	پونڈ ۵۵۵۷۰۱۹		
	سترنی آفریقانی برطانیہ مین					

طلبہ	اوسط طلبہ بر مدرسہ	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ برائے طالب علم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
				چودہ جزایر مین سے نو جزیرے آباد ہین۔ سات گانون ہین جنمین ماہی گیر رہتے ہین اور عمدہ بندرگاہ ہے۔
۱۱۲۳۴		ڈار ۱۰۱۴۳۵ سالانہ للعدد ۹۰۱۵ حالی		مدرسہ سرکاری انگریزی ۷ امدادی ۲۹ مدرسہ ابتدائی مساوی لڑکون اور لڑکیونکے ۱۶۵
۶۹۳۳		پونڈس ۳۴۹۱ سالانہ عدد ۹		(۲) گورنمنٹ سکول ہین اور چند مدارس صنعت وحرفت ہین اور کل تعداد مدارس مین سے اکثر مشنری سکول ہین۔
۷۸۴۸۱				ایک یونیورسٹی اور چار کالج ہین۔

سنہار	نام ملک	رقبہ کلومیٹر میں	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس فی ۱۰۰۰ نفوس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۸۱)	مرے شنز	۷۰۵	۳۶۱۶۵۵	روپیہ کلدار ۷۵۹۵۶۵۱ صوبہ الہ آباد کا حصہ	۱۵۵	
(۸۲)	نٹال	۲۰۷۶۰	۵۲۳۹۱۳	پونڈ ۱۳۶۶۱۱۲ دوکروڑ لاکھ صوبہ مدراس کا حصہ	۱۲۴	
(۸۳)	ملاکا سینگ	۵۰۰۰۰۰	۳۵۰۰۰۰۰	پونڈ ۳۲۵۰۰۰ لاکھ کے قریب		
(۸۴)	آئیل ریورس پروونگز ریٹ					
(۸۵)	سینیگ بلنبا	۴۷	۴۱۱۶	پونڈ ۶۸۷۴ لاکھ کے قریب	۱۱	

طلبہ	اوسط طلبہ فی مدرسہ	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ فی طالب علم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۷۵۱۷		۷۵۳۳۵۲ للہ الحمد صحیح ہے		ایک شاہی کالج ہے اور چند شاہی مدارس ہین۔
۸۱۳۹		پونڈ ۳۴۱۸۸ لے لیا صحیح ہے		مدرسہ سرکاری ابتدائی - ۱۲ ایضاً ہائی اسکول - ۳ خانگی مدارس۔ ۱۰۹ اور ایک نمائش ہے جو ہر چوتھے سال مین ہوتی ہے جسکا سالانہ خرچ ۱۵۰ پونڈ ہے۔
۸۲۲		پونڈس ۳۵۴ سر لیا صحیح ہے		۱۸۸۹ء مین جماعت تجار آفریقی کے ہمراہ یہان کے تاجر ملگئے۔ کل مدارس مین سے چار مدارس کو گورنمنٹ سے (۳۵۴) پونڈ ملتے ہین۔

شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط عمارت فی مدرسہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۸۶)	ٹرسٹن دی اکوناہ		۵۰۰			

نو آبادیہائے غربی افریقہ

(۸۷)	گولڈ کوسٹ	۱۵۰۰۰	۱۹۰۵۰۰۰	۳۵۲۰۱۷ پونڈ		
(۸۸)	لاگوس وپروٹیکٹوریٹ	۲۱۱۴۱	۳۱۰۰۰۰۰	۶۷۷۸۹۳۳ پونڈ	۳۴	
(۸۹)	گام بیا	۲۷۰۰	۵۰۰۰۰۰	۵۶۴۱۵ پونڈ	۱۲	
(۹۰)	سیرالیون مع جزیرہ شہر	۱۵۰۰۰	۱۸۰۰۰۰	۱۵۹۸۶۸ پونڈ	۸۸	

طلبہ	اوسط طلبہ بر مکتوبی	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ بر طالب علمی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
				بہت مختصر آبادی ہے سینٹ بلینا کے بناہ شدہ لوگ یہاں آ بسے ہیں۔
۵۰۰۰		پاؤنڈ ۱۴۳۳ معہ معہ		مدارس ابتدائی سرکاری ہیں سواحل اکراد کیپ پر تعلیم علمای مذہبی کے تفویض ہے جنمیں سے رون کتھولک و وسلین اور جرمن مشن متکفل تعلیم ہیں تعداد طلبہ مخصوص پروٹس ٹینٹ ہے مدارس اسلامیہ ان سے خارج ہیں۔
۲۵۰۰				
۹۷۶		پاؤنڈ ۲۷۶ صرف مالک اللہ		رقم امدادی سرکاری درج کیگئی ہے۔
۱۰۵۰۰		پاؤنڈ ۸۹۱ سمالہ		مدارس ابتدائی - (۱۸) ہائی اسکول (۶) کالج (۱)

شمار	نام ملک	رقبہ کلومیٹر مربع	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس برفی نفوس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۹۰)	نام نیریا	۷۵۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰۰	۷۰۰۰ پونڈ مع لاکھ حالے		
(۹۲)	زنجبار و پمبا	۹۸۵	۱۱۵۰۰۰	۹۶۹۹۲۶ پونڈ ایک کرور لاکھ لاکھ مع صحالف		
(۹۳)	زولولینڈ و تنگالینڈ	۲۳۱۲۰	۱۸۰۰۰۰	۴۰۰۸۰ پونڈ معہ لاکھ صحالف	۱۸	
			امریکا میں			
(۹۴)	برموڈاس	۲۰	۱۵۱۲۳	۳۳۵۳۱ پونڈ دو لاکھ معہ صحالف	۴۷	
(۹۵)	گیانا	۲۳۱۵۶۴۷	۴۸۳۸۶۶۶	۳۶۶۵۵۰۰۰ ڈالر اسی کرور لاکھ صحالف	۱۶۶۵	

طلبہ	اوسط حاضری	اخراجات تعلیمیہ	اوسط حاضری مذہبی تعلیم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۷۴۹				
۱۴۰۰		۱۹۵۰ پونڈ سالانہ		یہ رقم صرف (۴۳) مدارس کو دیجاتی ہے منجملہ جمیع مدارس کے۔
۱۰۰۰۰۰۰		۱۰۰۰۰۰۰ ڈالر سالانہ		تعلیم جبری لیکن برائے نام۔ یونیورسٹی (۱۶) کالج (۲۴) مدرسہ ابتدائی (۱۵۴۲) اور ہائی سکول (۱۰۸۹)

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ بمربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس بر تعداد
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۹۶)	جزایر فاک لینڈ	۷۵۰۰	۱۷۷۹	۱۱۵۵۱ پونڈ دو لاکھ روپیہ	۵	
(۹۷)	گیانا (برطانیہ)	۱۰۹۰۰۰	۲۸۸۳۲۸	۵۶۰۲۰۱ پونڈ یک کرور لاکھ روپیہ	۱۸۱	
(۹۸)	ہانڈوراس برطانیہ	۷۵۶۲	۳۱۴۷۱	۳۵۷۶۳۴ ڈالر	۳۵	
(۹۹)	نیو فونڈ لینڈ و لاب ریڈر	۴۲۴۰۰۰	۱۹۷۹۳۴	۱۹۷۳۲۷۵	۵۵۲	

وسٹ انڈیز یعنی جزایر ہندوستان غربی

(۱۰۰)	بھاماس	۵۵۵۰	۴۷۵۶۵	۵۲۸۱۴ پونڈ لاکھ روپیہ	۱۱۵	

طلبہ	اوسط طلبہ فی مدرسہ	اخراجات تعلیمیہ	امداد جو گورنمنٹ سے ملتی ہے	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۸۸				
۳۸۰۶۷		پونڈ ۱۸۱۱۶		باسوا تعداد مذکور مدارس کے اور بھی خانگی مدارس ہین جنمین منجملہ تعداد مذکورہ طلبہ کے (۱۲۲۲۶) طلبہ شریک ہین اور وظیفہ جو گورنمنٹ دیتی ہے صرف (۱۰۵۸۴۱) طلبہ مدارس مذکور کیلئے ہے
		سے لاکھ لاکھ للعلوم واللعہ		
۲۹۷۹		ڈالر ۱۱۹۲۰۰۴۴		
۳۳۰۹۴		۱۲۹۴۶۰		
۸۳۶۸		پونڈ ۴۵۰۰		مدارس امدادی ۱۰ طلبہ ۴۶۱ گورنمنٹ سکول ۳۸ " ۵۱۵۳ مدارس چرچ آف انگلینڈ ۳۴ " ۱۵۰۰ مدارس خانگی ۳۳/۱۱۵ " ۱۲۵۴/۸۳۶۸
			مدارس امدادی اور سرکاری گانخ سے اور تعلیم جبری سے	

شمار	نام ملک	رقبہ بہ مربع میل	نفوس	محاصل	مدارکس	اوسط مدارکس فی مربع میل
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۰۱)	بار باڈوز	۱۷۶	۱۸۳۳۰۶	پاونڈ ۱۸۶۱۷۹ صد لاکھ معہ اٹھاون ہزار	۲۰۹	
(۱۰۲)	جمیکا و ٹرکس اور کنکوس	۷۴۱۲۷	۹۷۸۵۵۸	پاونڈ ۷۸۵۹۶۹ ستر کرور معہ لاکھ معہ اٹھاون ہزار ۵ سو	۸۸۶	
(۱۰۳)	جزایر لیورڈ	۷۰۱	۱۲۷۷۲۳	پاونڈ ۱۱۲۸۶ لاکھ معہ گیارہ ہزار ۵ سو	۱۲۱	

۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
طلبہ	اوسط طلبہ فی مدرسہ	اخراجات تعلیم	اوسط خرچ فی طالب علم	کیفیت
۱۴۱۰۹		پونڈ ۹۳۴۰		مدارس ابتدائی ۲۰۱ طلبہ ۱۳۶۲۴ سکنڈری سکول ۴ " ۱۸۷ مدارس اعلےٰ ۲ " مدرسہ اعلیٰ فسوان ۱ " ۱۲۶ کالج ۱/۲۰۵ " ۱۵/۱۴۱۰۹ تعلیم زیر نگرانی دولت ہے۔
۱۶۴۶۷۲		پونڈ ۳۰۹۶۱		گورنمنٹ سکول ۱۸۷ طلبہ ۱۶۴۵۵۲ کالج تعلیم الاناث ۱ " ۳۲ ہائی سکول ۱ " ۸۵ مدارس ابتدائیہ گرلس کنگوس ۸۸۶ " ۵۳/۱۶۴۶۷۲ ماسوا ان مدارس کے اور بھی مدارس ابتدائی ہین جنمین بلا فیس تعلیم دیجاتی ہے اور
۷۸۰۳		پونڈ ۳۸۳۰	ہائی سکول اور مدارس ضلعی صرف لڑکے بھی ہین۔ مدارس ابتدائیہ گرلس کنگوس اور لڑکیون کی تعلیم بلا فیس ہے۔ اور ایک کتب خانہ عام	مدارس امدادی (۱۱۹) طلبہ ۳۰۳ مدارس رنٹی گو ۲/۱۲۱ " ۵۰۰/۷۸۰۳ انکے سوا مدارس خانگی بھی ہین اور ڈاینگا اور سنیٹ گنز گرامر سکول کے مدارس قایم کرنیکا ارادہ ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۰۱)	گرس ہاپر ڈولو بیگو	۱۸۶۸	۲۱۸۴۱۵	۸۹۶۹۴۹ پونڈ للعہ لے للعہ لہ	۲۱	
			جزائر ونڈورڈ			
(۱۰۲)	گرینیڈا	۱۳۳	۵۴۰۶۲	۵۴۰۱۸ پونڈ لے سما للعہ	۳۲	
(۱۰۳)	سینٹ ونسنٹ	۱۳۲	۴۱۰۵۴	۲۷۶۴۹	۴۳	
(۱۰۴)	سینٹ لوشیا	۲۴۳	۴۲۷۰۸	۵۹۳۲۶	۲۸	
			آسٹریل ایشیا و شانیا مین			
(۱۰۵)	فی جی	۷۷۰۰	۱۲۵۴۰۲	۶۵۳۷۶ پونڈ لے للہ ما للعہ		

۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
	اوسط حاضری فی مدرسہ	اخراجات تعلیمیہ	اوسط حاضری فی مدرسہ	کیفیت
۱۹۹۶۴		۲۸۱۳۸ پونڈ		مدارس ۲۰۹ طلبہ ۱۹۶۸۵ کوئینس کالج ۱ " ۷۰ رومن کتھولک کالج ۱/۲ " ۲۰۹/۱۹۹۶۴ ان کے ماسوا یہاں بہت سے خانگی مدارس ہیں
۶۲۰۰		۳۹۱۰ پونڈ		گرامر اسکول (۱) طلبہ ۴۵ مدارس سرکاری و امداد ۳۱/۳۲ " ۶۱۵۵/۶۲۰۰
۳۵۲۵		۱۶۴۵ ۱۳۱۵		(۱۲) مدارس پروٹسٹنٹ کے ہیں اور (۱۶) رومن کتھولک کے۔
۳۹۹۴۹		۳۷۰ پونڈ		(۲) مدارس عامہ کے طلبہ (۱۲۵۹) تعداد طلبہ وسلین منسن (۳۷۱۷۵) تعداد طلبہ رومن کتھولک ۲۵۸۶ تعداد طلبہ مدرسہ سرکاری صنعت حرفت ۶۳/۳۹۹۴۹

نوٹ اخراجات تعلیمیہ جو مدرسہ کے صرف مدرسہ کی بابت ہے

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	آبادی	محاصل	مدارس	اوسط مدارس فی لاکھ آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۰۹)	نیو گیانا برطانیہ	۹۰۰۰۰	۳۵۰۰۰۰	۴۵۰۰ پونڈ صحیح حال		
(۱۱۰)	نیو ساوتھ ویلز	۳۱۰۷۰۰	۱۳۲۲۳۴	۱۰۰۳۶۱۸۵ پونڈ ۱۰ کروڑ روپے کے لگ بھگ	۳۱۶۲	
(۱۱۱)	نیوزی لینڈ	۱۰۴۴۷۱	۶۶۸۶۵۱	۴۴۰۵۰۵۳ پونڈ ۴۴ کروڑ روپے کے لگ بھگ صحیح	۱۶۵۱	

طلبہ	اوسط طلبہ فی مدرسہ	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ فی آدمی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۵۵۳۳۲		پونڈ ۱۱۹۵۲۷ للوک لوئے ماسد		لنڈن مشنری سوسیٹی سواحل جنوبیہ اور سیکرڈ ہارٹ سوسیٹی ضلع میگوین اور وسلیئن جزایر مین اور انگلکن مشن شرقی شمالی سواحل مین مصروف کار ہین اور ہزارہا دیسی آدمی تعلیم پا رہے ہین تعلیم جبری - ۶ سے ۱۴ برس تک - ایک یونیورسٹی ہے مدرسے ہائی اسکول ۵ - ابتدائی ۱۶۹ - آدھے دنکے مدرسے (۳۰۰) دیگر مدارس ۱۰۶ - مدرسہ خانگی ۷۰۴ - ایک تکنی کل کالج ہے اور غریبونکے لئے تعلیم مفت ہے -
۱۳۸۰۷۳		پونڈ ۴۱۱۹۲۲ للوک لوئے ماسد		مدرسہ زراعت ایک تعلیم جبری بعض جائے مین سے ۱۳ برس تک ایک یونیورسٹی کالج (۳) سکنڈری سکولز (۲۴) مدرسہ ابتدائی (۱۲۵۵) - مدرسہ دیسی (۶۷) خانگی ۲۸۹ مدارس آرٹ وغیرہ کے (۸) -

شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	محصول	فی صد	ملاحظات
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۱۲)	کوئینز لینڈ	۶۶۸۴۹۷	۴۱۰۳۲۰	۳۴۷۱۶۳ پونڈ سے کروڑ سے لاکھ ماہ	۷۸۵	
(۱۱۳)	سوت اسٹریلیا	۹۰۳۶۹۰	۳۲۴۴۳۱	۲۴۹۹۳۳۸ پونڈ دو کروڑ لاکھ سال	۸۳۹	
(۱۱۴)	ٹیاس می نیا	۲۶۲۱۵	۱۴۶۶۶۷	۸۸۳۱۹۸ ایک کروڑ سے لاکھ سال	۳۶۲	اور دو ہفتہ میں ایک بار اور آٹھ ماہ میں ہفتہ وار دو بار اخبار نکلتے ہیں۔
(۱۱۵)	وکٹوریا	۸۷۸۸۴	۱۱۴۰۴۰۵	۸۳۴۳۵۸۸ پونڈ سے کروڑ لاکھ سال	۳۰۵۷	
(۱۱۶)	وسٹرن اسٹریلیا	۱۰۶۰۰۰۰	۴۹۷۸۲	۴۹۷۶۸۰ لاکھ سے کم	۱۰۶	

سنہ	تعداد مدارس	اخراجات تعلیمی	اخراجات متفرقہ	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۵۴۲۳۹		پونڈ ۲۵۲۶۳۹		تعلیم جبری ہے تھوڑی مدت تک اور مفت مدرسہ امدادی (۸) مدرسہ ابتدائے (۶۳۹) خانگی (۱۳۸)
۶۴۸۷۱		صد لک صد ہزار		تعلیم برائی نام جبری ایک یونیورسٹی ہے مدارس سرکاری (۲۵۹) امدادی (۲۹۳) خانگی (۲۸۵) - (۱) نارمل کالج ہے یونیورسٹی (۱) کالج (۱۵) طلبہ ۱۳۶۴
۲۵۸۲۶		صد لک ۸۶۴ پونڈ ۴۴		مدارس ابتدائی عامہ (۲۴۴) طلبہ ۱۹۲۰۰ - مدارس خانگی و مدارس غیر منتظمہ قدیمہ (۹۸) طلبہ (۴۶۱۸) مدارس صنعت و حرفت
۲۹۸۲۱۲		۸۶۷۶۴۱		(۴) ۳۶۲ طلبہ ۶۳۷ ۲۵۸۱۶ تعلیم جبری ہے ابتدائی تعلیم ناظم تعلیمات کے ماتحت ہے اور بہت سے مفید
۵۳۴۵		پونڈ ۳۹۷ صد ہزار لک		تعلیم جبری - ۶ سے ۱۳ برس تک کالج ۳ ہیں مدارس سرکاری ۲۲۳۷ - خانگی ۷۹۱ - مزدوروں کے لیئے ۳ مدرسہ آرٹ (۱۱) مدارس زراعت (۲) اور دیگر مدارس (۱۲) - تعلیم جبری ہے -

جاری ہیں مردم شماری سنہ ۱۹۱۱ء میں شمید ۲۵ - آدمی ناخواندہ تھے اور ۵۵ خواندہ تھے ۳۹ کتب خانہ مدارس میں ۳۹ کتب خانہ عامہ ہیں جن کی کتابوں کی تعداد ۲۰۰۰ ہزار جلد ہیں ۲۰۰ اور ہر روز اخبار ہفت روزہ

م وظائف ہیں جو ابتدا سے مدارس اعلیٰ تک

شمار	نام ملک	ریفرنس	فرانس	جاپان	مارس	اور ملاحظہ کرنے والے
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱۱۷	جزائر پیشفک	۲۶۱	۴۵۰۰۰			
	حصہ اول تمام شد					
	حصہ دوم فارن کنٹریز یعنی ممالک خارجیہ					
۱۱۸	افغانستان	۲۹۸۲۳۵	۵۰۰۰۰۰۰	نو لاکھ پچاس ہزار		
	آفریقا					
۱۱۹	ممالک وسطی خودمختار آفریقا					
	ممالک وسطی سودان					
۱۲۰	بارنو	۵۰۰	۵۰۰۰۰۰			
۱۲۱	وادی	۱۷۲۰۰۰	۲۶۰۰۰۰۰			
۱۲۲	کانیم	۳۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰			

طلب	وسط طلب بر لفوب	اخراجات تعلیمیہ	وسط خرچ برآمدنی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
				مختلف جزایر ہین جنکا رقبہ اور آبادی تخمینًا درج کردی گئی ہے دوسری کیفیت نکلنے سے خانہ پری نہین کیگئی۔

شمار	نام ملک	رقبہ کلومیٹر میں	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس بر نفوس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۲۲)	بفیرمی	۲۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰			
(۱۲۳)	سوڈان مصری	۱۰۰۰۰۰۰	۱۲۰۰۰۰۰۰			
(۱۲۴)	ڈاہومی	۴۰۰۰۰	۳۵۰۰۰۰			
(۱۲۵)	آرگن ٹن ریپبلک	۱۱۲۵۰۸۶	۴۰۸۶۴۹۲	ڈالر چاندی ۵۷۲۹۸۵۰۰ ایک کروڑ ساٹھ لاکھ روپیہ	۳۲۷۲	۱/۴۲۷
(۱۲۶)	اسٹریا و ہنگری	۲۴۰۹۷۱۴	۴۱۲۳۱۴۴۲	فلارن ۶۹۵۰۲۰۸۵ کروڑ روپیہ	۳۸۱۰۰	۱/۱۰۹

طلبہ	اوسط طلبہ برنفوس	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ برآمدنی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۷۷۰۰۳	۱/۱۵	ڈالر ۱۰۴۱۵۷۸۹ دو کروڑ میل لاکھ اسی ہزار		تعلیم زیر حکومت و اہتمام دولت ہے ایک مجلس انتظامی اور (۲) یونیورسٹی ہیں جنکے طلبہ (۱۰۰۰۷) ہیں
۵۲۵۹۷۳۹	۱/۲	۲۱۶۱۰۵۴۰ دو کروڑ ساٹھ لاکھ	۴ کارخانوں میں ایک قومی ریزرو خزانہ محکومت	مدارس ابتدائی ۳۲۳۳ طلبہ ۲۶۰۹۹۵ مدارس ہنگرت فلوسفہ ۱۶ " ۳۱۲۷ مدرسہ معدنیات ۱ " ۲۰ کالج زراعت ۲ " ۰ مدرسہ بحری ۱ " ۰ مدرسہ فوجی ۱ " ۰ نارمل سکول ۳۴ " ۳۱۲۱۵۴ تعلیم جبری ۶ سے ۱۴ تک (۱۱) یونیورسٹیاں ہیں۔ مدارس ابتدائی (۳۸۲۰۰) ٹکنی کل ہائی سکول (۷) ہائی سکول (۱۹۴۹) - ہنگری سے رکوفین فیصد ۸۰ لڑکے تعلیم پاتے ہیں اور اسٹرو ہیں

۱۹۱۰ء سے تعلیم لے رہے ہیں۔

۱ شمار	۲ نام ملک	۳ زرِ مبادلہ	۴ نقد	۵ محاصل	۶ مجموعہ	۷ ملاحظات
(۱۱۰)	پاسٹ نیا و ہرزیگوینا	۲۳۶۷۰	۳۲۹۶۰۹۱	فلارین ۱۰۸۰۸۴۳۰	۹۵۳	
(۱۲۸)	بلجیم	۱۱۳۷۶۳	۶۱۳۶۲۸۲۴	فرانکس ۳۴۳۵۱۹۸۲۸ عشر کروڑ صحیح ۸۶٫۱۱	۸۹۷۸	
(۱۲۹)	جرمنان سلطنت	۱۴۵۰۰	۲۶۰۰۰۰۰			
(۱۳۰)	جرمنی یا سلطنت	۵۶۰۳۹۰	۱۹۲۱۹۲	بولی وپاؤنڈ ۳۱۴۳۱۴۱۰ سے کروڑ سے لاکھ صحیح ۸۶٫۱۱	۵۱۰	

طلبہ	اوسط طلبہ برنفوس	اخراجات تعلیمیہ	اوسط فی صد آمدنی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۸۶۴۲۱۱		۱۶۲۳۱۱۴۹		مدرسہ فوقانیہ ورزش (۱) مدرسہ ورزش لڑکیاں (۲) مدارس تعلیم تجارت (۴) مدارس ابتدائیہ (۹۴۳) مدرسہ شرقیہ یونان (۱) مکتب رومن کیتھولک برائے علما (۱) ٹیچرز ٹریننگ کالج انٹر برائے معلمین (۱) یونیورسٹی ۴ سالہ خراجات تعلیم ۱۶۸۵۴۰۰ فرانک مدرسہ ابتدائی ۵۷۱۱ " " متوسط ۳۶۸۱۴۲۸ فرانک انفنٹ سکول ۱۱۸۸ " " ابتدائی ۱۰۷۹۴۳۰ فرانک دیگر لڑکوں کے واسطے ۱۶۳۰ انڈسٹریل سکول ۵۶ سوائے انکے اور بھی خانگی مدارس اور کالج ہیں۔ یونیورسٹیان (۵) روپیہ جو صرف کیا جاتا ہے وہ صرف مدارس ابتدائی کے واسطے ہے۔ طلبہ کی تعداد میں (۶۸۴۰) لڑکیاں شامل ہیں۔ تعلیم برائے نام جبری۔

سمت شمار	نام ملک	رقبہ بمربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس برنفوس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۳۰)	برازیل	۳۲۵۹۸۷۸	۱۴۰۰۲۳۴۰	مدریس ۳۰۷۹۹۲۰۰۰ کروڑ عدد لاکھ لیرے ۶ پنجاہ	۷۵۱۷	
(۱۳۱)	چلی	۲۹۳۹۷۰	۳۲۶۷۴۸۱	چلی کھوس ۶۳۳۳۰۰۰۰ کروڑ عدد لاکھ لیرے ۳ صد	۱۶۱۰	
(۱۳۲)	چینا	۴۲۱۸۴۰۱	۴۰۲۶۸۰۰۰۰	ہیکواں ٹیلز ۷۴۹۰۰۰۰۰ کروڑ عدد لاکھ لیرے ۵ پنجاہ ہزار ۴ صد	۱۱۹۲	

مدارس بھی ہیں۔

تجارت اور دوسرے مدارس اسکول اور مدارس

طالب	اوسط طلبہ فی مدرسہ	اخراجات تعلیمی	اخراجات فی طالب علم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۰۵۷۶۸		۱۴۸۸۷۶۸۷ یک کرور چوالیس لاکھ اسی ہزار سات سو پچاسی روپیہ		تعداد مدارس مین صرف مدرسہ ابتدائی (۷۵۰۰) ہین سکنڈری اور سائنس اسکول (۱۷) ہین جبری تعلیم اب ترقی پذیر ہے۔ تعلیم بلا فیس و جبری ہے اور حکومت اوسکے اخراجات کی متکفل ہے اور اقسام ذیل پر منقسم ہے (۱۱) تعلیم درجہ اعلا (۳) متوسط (۳) ابتدائی۔ تعلیم درجہ اعلی اور متوسط یونیورسٹی و مجلس قومی سیانٹیاگرو مدارس حکمت کالج ہائی اضلاع و بعض قطعات مین دیجاتی ہے۔ ابواب درسی علوم جدیدہ اساتذہ یورپ و امریکا سکھاتے ہین اور تعلیم ترقی پذیر ہے ٹنکیکان نامی کالج پیکن مین ہے۔ مجلس سرکاری انتظام تعلیم کے لئے مقرر ہے۔ انگریزی۔ فرنچ۔ جرمنی روسی۔ السنہ سکھائی جاتی ہین رومن کیتھلک و پروٹسٹنٹ کے ماتحت مشنگی مین بہت سے کالج ہین سوائے مدارس
۱۰۲۶۶۹		۱۵۶۲۶۳۷ پانسو چودہ کروڑ لاکھ روپیہ		تعداد مدارس ۱۹۰۰ء مین ۱۹۰۰۔ بھی ہین۔

ہمہ ہین۔ قانون۔ ریاضی
طبابت۔ فنون مصنوعہ۔
ابواب مذکورہ کے طلبہ کے
لئے مدارس ۱۹۰۰ء مین ۱۱۹
تھے اور مجلس قومی و کالج
ہائی اضلاع کے طلبہ کی
تعداد ۱۹۰۰ء مین ۲۰۱۰۔
بھی ہین۔

ابتدائیہ کے جنمین علوم مروجہ
و زبان انگریزیہ کی تعلیم ہوتی
ہے۔ مدارس وکالج سرکاری و
جو ہیں مع مسلمانی خانون کے
قائم ہین اور تا رہیڈ و اسکول

شمار	نام ملک	رقبہ کلومیٹر مربع	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس ہر نفوس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۳۳)	کولمبیا	۵۰۴۷۷۳	۴۸۹۳۷	پیسو ۲۰۳۵۱۱۰۰ سے کروڑ روپے صحارہ	۱۷۴۸	
(۱۳۴)	ممالک خود مختار کانگو	۹۰۰۰۰	۱۷۰۰۰۰۰۰	فرانک ۴۷۳۱۹۸۱		
(۱۳۵)	کوریا	۸۲۰۰۰	۱۶۰۰۰۰۰۰	۲۰۳۵۱۱۰۰ سے کروڑ روپے صحارہ	۱۷۴۸	
(۱۳۶)	کوسٹ ریکا	۳۷۰۰۰	۲۰۳۷۸۰	پیسو ۵۸۰۸۴۷۴ لاکھ صحارہ ۸	۴۴۹۳	

طلبہ	اوسط طلبہ برنفوس	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ برآمدنی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۹۳۱۸۷				۲ یونیورسٹیان ہین علاوہ بہت سے مدرسون ومدارس حکمت اور کالجون کے تعلیم ابتدائی بلا فیس ہے مگر جبری نہین ہے۔ ۴ انارکلی اسکول ہین جنمین ۳۹۳ طلبہ ہین ۱۷۳۴ پرائمری اسکول ۹۲۷۹۴ طلبہ۔
۵۳۰۹۱				تعلیم انگریزی کیواسطے ایک مدرسہ اور فوج کے واسطے ایک مدرسہ ہے۔
۱۱۹۸۹		۵۴۶۰۳۵ معہ لاکھ موصامو صنہ ۱۷۴۰۰		تعلیم جبری اور مفت۔ ۱۹۱ مدارس ابتدائی ۹۴۸۹ طلبہ ۱۳۷۷۸ پنی سوس ۵ مدارس اعلی ۸۷۰۳۰ " ۹۰ مدارس خانگی ۳۵۰۰ " " ۱۸۹۱ء مین جن لڑکون کی عمر ۷ سے ۱۴ تک تھی اونکی تعداد ۲۷۲۴۵ تھی ۱۸۹۱ء مین تعلیم کے لئے ۵۴۶۰۳۵ پی سو دیئے گئے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۳۶)	[illegible]	۱۵۲۸۹	۲۱۸۵۳۳۵	کروڑ ۶۰۲۴۸۳۶۲ سے کروڑ [illegible] لاکھ [illegible] ۸۵/۱۲	۱۹۸۵	
(۱۳۷)	ایکویڈر	۱۲۰۰۰۰	۱۲۷۱۸۶۱	پاؤنڈ ۵۹۲۳۶۵ [illegible]	۹۰۰	
(۱۳۹)	[illegible]	۲۰۲۰۵۰	۳۸۳۳۱۹۲	[illegible] ۳۸۳۱۱۵۹۲۳۲ ایک ارب [illegible] کروڑ [illegible] لاکھ [illegible] ۸۴/۳	۸۷۶۴	

طلبہ	اوسط طلبہ فی مدرسہ	مصارف تعلیم فی طالب علم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱
۳۳۴۴۰		۳۶۲۵۸۴۹	مدارس عامہ ورزشی بمبئی شیاد (۱۳)
			مدارس عامہ ابتدائیہ ۲۷
			ٹرے نگ کالج از برائے معلمان ۵
			مدارس محلجات ۲۹۴۰
			تعلیم جبری ۷ سے ۱۴ برس تک۔ ایک یونیورسٹی ہے۔ تعداد مدرسہ ابتدائی صرف ۲۹۴۰ ہین غریب والدین کے اطفال مفت تعلیم پاتے ہین کوپن ہیگن کی تعلیم ابتدائی جبری۔
۵۸۱۹۴۰			مدرسہ ابتدائی۔ (۸۵۶)
			ہائی سکول۔ (۹)
			سکنڈری سکول (۳۵) ایک یونیورسٹی
۶۳۹۴۳۷۰		۱۷۸۵۱۲۹۱۴	تعلیم ابتدائی جبری اور مفت۔
			یونیورسٹیان (۵)
			مدارس ابتدائی (۸۷۳۳۰)
			سکنڈری سکول (۲۹۳)
			سوائے اسکے بہت سی کل سکول بھی ہین

یونیورسٹی مین ۱۳۰۰ طلبہ ہین۔ اس یونیورسٹی کے متعلق ایک ٹیچرس کالج اور ٹیچرس سیمینری بھی ہے جس مین ۳۵ اساتذہ اور ۲۵۰ طلبہ ہین

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ بہ کیلومیٹر	نفوس	مالگزاری	مدارس	اوسط مدارس بر نفوس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
	نوآبادیہای وممالک ماتحت سلطنت فرانس ایشیامین					
(۱۳۹)	فرنچ انڈیا یعنی ہندوستان فرانس	۲۰۰	۲۸۰۳۰۳	فرانگ ۲۱۷۰۱۱۰		
(۱۴۰)	فرنچ انڈوچینا					
(۱۴۱)	انام	۲۷۰۲۰	۲۰۰۰۰۰۰			
(۱۴۲)	کام بوڈیا	۳۸۶۰۰	۱۸۰۰۰۰۰	فرانگ ۳۲۷۵۰۰۰		
(۱۴۳)	کوچن چینا	۲۳۰۸۲	۲۰۳۴۷۵۳	فرانگ ۲۹۹۲۸۳۰	۶۲۸	
(۱۴۴)	ٹان کین	۳۴۷۴۰	۹۰۰۰۰۰	فرانگ ۳۳۲۳۲۲		
			افریقامین			
(۱۴۵)	الجیریا	۱۸۴۴۰۰۲	۴۱۲۴۷۳۴	۴۶۲۳۰۸۹۸	۱۴۰۱	
(۱۴۶)	فرنچ کانگو دگابن	۲۵۰۰۰۰	۵۰۰۰۳۰۰	فرانگ ۴۱۶۸۲۸۷	۱۰	

طلبہ	اوسط طلبہ فی مدرسہ	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ فی طالب علم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۵۳۹۷				ان مدارس میں ۱۱۵ یورپ والے اور ۱۱۸۳ دیسی اساتذہ ہیں۔ اس محاصل میں محاصل انام بھی شریک ہے۔
۱۱۷۵۳۰		۵۳۹۷۰۳۹ لہ لاکھ ۵۳۹۷۰۳۹ عدد ۱۵ ار		ایک کالج ہے صرف عورات کیلئے۔
۴۰۰				مدارس لڑکون کیواسطے (۱) مدارس لڑکیون کے واسطے (۲)

سنہ	نام ملک	درآمد کسٹمز	نفوس	محاصل	مدار محصل	اوسط مدارس فی نفوس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۴۷)	ممالک گولڈ گوسٹ	۲۵۰۰۰	۷۷۲			
(۱۴۸)	مڈیگاسکر	۲۲۸۵۰۰	۳۵۰۰۰۰۰		۱۸۰۰	
(۱۴۹)	ڈیگو سواریز		۸۰۰۰	فرانک ۱۲۸۴۱۰		
(۱۵۰)	جزیرہ نوسی بی	۱۱۳	۷۸۰۳	فرانک ۲۱۲۲۵۰		
(۱۵۱)	سینٹ میری	۶۴	۷۶۶۷	فرانک ۹۰۰۰۰		
(۱۵۲)	جزیرہ میاٹ	۱۴۹	۱۲۲۷۰	فرانک ۲۶۰۸۵۰		
(۱۵۳)	جزیرہ کومورو		۴۷۰۰			
(۱۵۴)	ریونین	۹۶۵	۱۶۵۹۱۵	فرانک ۳۸۴۷۷۰۰		
(۱۵۵)	اوباک	۳۸۶۰	۲۲۳۷۰			
(۱۵۶)	سنگل روی ریزڈوسٹ	۵۴۰۰۰	۱۱۰۰۰۰۰	فرانک ۳۲۸۰۶۹۲		
(۱۵۷)	گولڈ گوسٹ بیٹ آف مین	۲۵۰۰۰	۷۷۲			
(۱۵۸)	سوڈان فرانس	۵۴۰۰۰	۳۶۰۰۰۰	فرانک ۴۷۰۰۰۰۰		
(۱۵۹)	ٹیونس	۴۷۵۰۰۰	۵۰۰۰۰۰	پیاسٹر رسٹرس ۵۳۶۵۴۳۵		
			امریکہ میں			

طلبہ	اوسط طلبہ فی مدرسہ	اخراجات تعلیمیہ	وسط خرچ برآمدی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۷۰۰۰				تعلیم جبری اور مفت ہے واسطے طبع کتب کے ایک خاص چھاپہ خانہ ہے۔ رقبہ نہیں معلوم کیوں کہ اب تک اس ملک کی حدود مقرر نہیں ہوئی۔ یہ سب مسلمانوں کی آبادی ہے۔

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	مجموعہ محاصل	مدارس	اوسط مدارس بر رقبہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۶۰)	گواڈیلوپ و ممالک ماتحت	۷۲۲	۱۶۵۸۹۹	فرانک ۹۱۹۱۲۸۶	۴۹	
(۱۶۱)	گیانا	۳۰۰۰۰	۱۸۴۴۷۷۹			
(۱۶۲)	مارٹی نکوئی	۳۸۱	۱۷۵۳۹۱	فرانک ۷۲۰۱۶۹۹		
(۱۶۳)	جزایر سینٹ پیری و نکوئی لن	۸۷	۵۹۲۹	فرانک ۵۸۰۲۵۷		
	اسٹرل ایشیا و شانیا مین					
(۱۶۴)	نیو کالی ڈونیا و ممالک ماتحت	۶۰۰۰	۶۲۷۵۲	فرانک ۳۴۳۳۳۰۵		
	جزایر سوسیٹی و نیگ بورنگ گروپ					
(۱۶۵)	تاہی ٹی	۴۱۲	۱۱۲۵۵			

مطالب	وسط طلبہ فی مدرسہ	اخراجات فی طالب علم	اوسط خرچ فی مدرسہ	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۴۷۵۳				
۸۳۲۰				بہت سے مدارس ابتدائیہ اور مدارس حکمت و فلسفہ ہیں۔
				۱۲ بجات فرانس اوشانیا مین خطجات ذیل مشتمل ہین۔ جزایر سوسٹی (۲) ٹاہی ٹی ۳ مورپا ۴ جزایر کیارولین (۵) می ٹیا (۶) رر ملیا لوے (۷) ٹونگا (۸) ہوا ہین (۹) بورربور (۱۰) مارکوئی سا (۱۱)

شمار	نام ملک	زر نقد سکہ جات	نوٹ	زنک	مدارس	اوسط مدارس فی مدرسہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۶۶)	مورپا	۵۰	۱۴۰۰			
			سلطنت جرمن			
(۱۶۷)	سلطنت جرمن	۳۰۸۷۳۸	۷۹۴۳۸۴۷۶	مارکس ۱۲۰۱۹۱۹۰۰	۵۹۶۶۶	
			ممالک خارجیہ ماتحت سلطنت جرمن			
(۱۶۸)	لوگو لینڈ	۱۶۰۰۰	۵۰۰۰۰۰	مارکس ۱۴۶۳۷۴		
(۱۶۹)	کمران	۱۳۰۰۰۰	۲۶۰۰۰۰۰	مارکس ۴۰۳۰۰۰		
(۱۷۰)	جرمن ساؤتھ ویسٹ آفریقا	۳۴۰۰۰۰۱	۲۵۰۰۰۰			
(۱۷۱)	جرمن ایسٹ آفریقا	۴۸۰۰۰۰	۱۷۶۰۰۰۰			
(۱۷۲)	قیصر ولہلمز لینڈ	۷۲۰۰۰	۱۱۰۰۰۰	مارکس ۳۲۷۲۸۲		
(۱۷۳)	لیسمارک آرکی پیلیگو	۱۹۰۰۰	۱۹۰۰۰۰			
(۱۷۴)	سالومن ایلینڈس	۵۰۰۰	۸۰۰۰۰			

طلبہ	اوسط طلبہ برنفوس	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ برائے طالب علم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۸۱۲۰۰۰۰				تعلیم جبری ۶ برس سے ۱۴ برس تک۔ مدرسہ ابتدائی (۵۸۳۰۰) سکنڈری سکولز (۱۱۹۲) ٹکنی کل سکولز (۱۷۸)

شمار	نام ملک	زر خالص کی مقدار	نقد رس	مجموعہ رس	مدار رس	اوسط مدار رس بر قیمت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۷۵)	مارشیل ایلنڈس	۱۵۰	۱۰۰۰۰			
(۱۷۶)	آلی ساز، لورین	۶۰۰	۱۶۰۳۵۰۶	مارکس ۵۰۰۷۰۸۰ دو کروڑ صد لاکھ صد صما للعہ مثقال حالی	۵۷	
(۱۷۷)	ان ہالٹ	۹۰۶	۲۷۱۹۶۳	مارکس ۱۱۷۶۳۰۰۰		
(۱۷۸)	بیڈن	۵۰۲۱	۱۶۵۷۸۶۷	مارکس ۶۹۱۳۸۴۴۷		
(۱۷۹)	بیویریا	۲۹۲۸۲	۵۵۹۴۹۸۲	مارکس ۳۰۶۲۹۲۲۷۱ دو کروڑ صد لاکھ صد صما للعہ مثقال حالی	۱۸۶۳ ۷۷۲۳	
(۱۸۰)	برمین	۹۹	۱۸۰۴۴۳	مارکس ۱۶۷۱۸۷۴۹		
(۱۸۱)	برنزوک	۱۴۱۴	۴۰۳۷۷۳	مارکس ۱۳۰۲۰۰۰۸۸		

طلبہ	اوسط طلبہ بر مدرسہ	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ بر آمدنی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
				ایک یونیورسٹی ہے (۲۱) ہائی سکولز صرف عورات کے لئے۔
۳۵۲۰۰۷		مارکس ۱۲۷۳۴۴۴۴۷ معہ لاکھ ماہ عیسوی		تعلیم جبری ہے۔ مدرسہ ابتدائی ۱۹۲۹۔ یونیورسٹی (۱) مکنی کل سکول و دیگر مدارس (۱۹۵) مدرسہ خانگی (۳۷)
۱۰۲۷۶		۲۳۵۹۲۳۲۰ یک کروڑ اکتیس لاکھ روپیہ ماہ		تعلیم جبری ہے: سے ۱۴ سال تک کے اطفال کے لئے مدارس زراعت (۵۱۳)
				۱۶ ممبر منتخب ہوتے، در معاملات خارجیہ و چرچ و تعلیمات و عدالت و مال و پولیس طبابت و صفائی و فوجی وغیرہ سر رشتون کا انتظام و اہتمام ذریعہ اقتدارات وزارت کرتے ہین۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۸۲)	بام برگ	۱۵۸	۶۲۲۵۳۰	مارکس ۵۸۰۸۳۰۰۰		
(۱۸۳)	ہاسی	۲۹۶۶	۹۹۲۸۸۳	مارکس ۲۴۶۵۳۲۱۸	۱۹۳۱	
(۱۸۴)	بیتی	۴۶۹	۱۲۸۲۹۵	۱۱۰۱۹۰۹		
(۱۸۵)	لیوبک	۱۱۵	۷۶۷۸۵	مارکس ۱۵۶۴۸۴۶	۳۸	
(۱۸۶)	مکلین برگ شورزن	۵۱۳۵	۵۷۸۳۴۲		۱۳۳۸	

طلبہ	اوسط طلبہ برنفوس	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ برادائی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
				مکتبی کل یونیورسٹی (۱) جسمین ۳۹۲ طلبہ ہین۔ مدارس ابتدائیہ ۹۹۲۔ ہائی سکول (۳۲) مڈل سکول (۹۰۵) یونیورسٹی کسن (۱) جسمین ۔۵۷۴ طلبہ ہین۔
۸۱۳۴				تعلیم جبری ۔ ۶ سے ۱۷ تک مدارس ابتدائیہ (۱۱۸) باقی ہائی سکول ( ) ہائی سکول برائے نسوان (۴) ایک یونیورسٹی
۳۸۴۷				مدارس ابتدائیہ ۔ ۱۳۱۵
				مدارس ورزش ۔ ۷ طلبہ ۱۷۸۲
				نارمل اسکول ۔ ۲ " ۲۰۴
				مکتبی کل سکول ۔ ۱۴ "
				نیوی ۲
				ریل شاپن ۹ " ۱۹۳۸
				آگریکلچرل سکول ۲

آگریکلچرل سکول ۱۳۵۰ طلبہ ۳۹۲۷
اسکے علاوہ بہت سے خانگی مدارس ہین

نمبر شمار	نام مکان	رقبہ بمربع گز	تخمینہ	محاصل	سالانہ	نمبر شمار جس میں اراضی کا ذکر ہے
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۸۷)	مکلین برگ شری	۱۱۳۱	۹۷۹۷۸	مارکس ۵۹۹۷۱۵۱ لوعہ الاسکہ لوعہ صحاح معہ مک ۸ر	۲۱	
(۱۸۸)	اولڈن برگ	۲۴۷۹	۳۵۸۹۶۸			
(۱۸۹)	پرشیا	۳۶۴۷۶۳	۴۹۹۵۵۲۸۱	مارکس ۱۸۵۱۱۵۶۹۷ لوعہ کرور وصہ الاسکہ وصہ ۷ مک للعہ معہ ۸ر	۳۶۶۶۵	

ہیں (۱۷۵) دوسری قسم کے زراعت فلاحت وغیرہ
کے مدرسہ ہیں اور سوا اسکے خاص مدرسہ سرکاری
ضرورت ضابطت وغیرہ کی تعلیم کے لئے

سنہ	اوسط حاضری فی مدرسہ	اخراجات تعلیمیہ	اوسط حاضری مدارس فنی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۴۰۷۴	ایک مدرسہ نمونہ کا	(۱۱) طلبہ (۴۹۴) ہوئل سکول کمی ہین جنمین ۱۸ مدرس طلبہ (۵۸۶)	مدرس (۳) طلبہ (۴۳) اگر کلچرل (۱) مدرس طلبہ (۲۱۳۶) مدارس فنی (۲۱۳۶) پبلک ورکس سکول (۹۶) مدرس ۲۰ طلبہ (۲۸۳۶) نارمل سکول ۱۱۶ مدرس ۸۳۳ طلبہ ۹۰۹۳ ہین جنمین ۱۱۵ اردو انگلش سکول ہائی سکول ۱۱۵ انگلش ہائی سکول ۱۱۵ اردو انگلش سکول ۱۱۵	ورزشی مدرسہ (۵) مدرس ۳۷ طلبہ ۹۱۷ ریل شلون مدرسہ (۲) مدرس ۳۰ طلبہ ۷۰۴ طلبہ ہوہیر برگر شلون مدرسہ (۵) مدرس (۲۳) طلبہ ۴۹۴ ہوہیر تاختہ شلون (۳) مدرس (۴۳) طلبہ (۵۰۴) نارمل پرائمری سکول (۱) مدرس (۱۰) طلبہ (۱۱۵) کیا تھلک نارمل (۱) تعلیم جبری اور مفت ۶ سے ۱۴ برس تک یونیورسٹیان (۱۱) مدرس (۱۲۶) مدارس ابتدائیہ (۳۴۴۱۶) مدرس ۳۳۵۹ طلبہ ۴۸۳۸۲۴۷ ہین جنمے سیا بھی مدارس ورزش (۳۱۵) مدرس ۵۰۴۶ طلبہ ۹۰۸۴۶ نگنی کل سکولز (۱۸۶) ہر ایک شہر یا گانون مین ایک مدرسہ رہنا چاہیئے۔ مدارس زراعت ۲۔ ریل جنمی شیا و ریل پر وجنمی شیا ہا یر ریل شلون کے مدرسہ (۱۸۰) مدرس ۲۳۰۷۔ طلبہ ۴۴۷۸۸ ریل شلون

۱۱۵ انگلش سکول ہائی سکول ۱۱۵ اردو انگلش سکول ۱۱۵ انگلش

سنہ	نام بینک	زرِ مکمل	نقد	مجموعہ	ذخائر	اوسط مجموعہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۹۰)	سیکس و یارک	۱۳۸۸	۳۲۶۰۹۱	مارکس ۸۷ ۳۳۵۸۴	۴۷۲	
(۱۹۱)	ساکسنی	۵۷۸۷	۳۵۲۶۸۴	مارکس ۹۱۶۸۳۱۰۵	۴۳۱۳	
(۱۹۲)	شام برگ لپی	۱۳۱	۳۹۱۸۳	۱۰۹ ۱۹۱۲		
(۱۹۳)	ریاس الدربرانش	۱۲۳	۶۲۷۵۴	زرخین اسٹیٹس ۱۲۲۵۵۴۱		
(۱۹۴)	ریاس ینگر برانش	۳۱۹	۱۱۹۸۱۱	۱۷۷۱۲۲۰		
(۱۹۵)	سیکس الٹن برگ	۵۱۱	۱۷۰۸۶۴	۳۳۲۲۵۵۴		
(۱۹۶)	سیکس برگ وگانا	۷۵۵	۲۰۶۵۱۳	۱۶۴۷۸۰۰		
(۱۹۷)	سیکس ہمن جین	۹۵۳	۲۲۳۸۳۲	۶۳۹۳۷۸۰		
(۱۹۸)	شمواز برگ و ول اسٹڈ	۳۰۲	۱۵۸۰۶۳	۲۵۴۲۹۵۰		

طلبہ	اردو طلبہ برائے پرائمری	اضافہ طلبہ تعلیمیہ	اردو طلبہ برائے ہائی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۵۶۵۷۷				ایک یونیورسٹی ہے مدرس (۹۴) طلبہ (۵۸۱) مدارس ابتدائیہ (۴۵۹) مدرسین (۸۴۶) طلبہ (۵۴۱۳۰) جینے شیا (۳) مدرس (۵۰۰) طلبہ (۷۶۷) مدرسہ نقشہ کشی (۲) مدرسین (۶) طلبہ (۴۱۱) نارمل سکول (۲) مدرسین (۳۶) طلبہ (۱۵۸) بہرے اندھے گونگوں کے لئے ایک مدرس (۱۱) طلبہ (۶۵) ریل جینے شیا (۲)
۶۹۱۳۶۴				ایک یونیورسٹی۔ مدارس عامہ پروٹسٹنٹ ۲۱۷۲ ہیں۔

مدرس ۲۷ طلبہ ۱۴۹۹

ہومیوپیتھک کنسلٹن (۳)

مدرس ۴۷ طلبہ (۵۴۱)

شمار	نام ملک	زر نقد سکہ میں	نقد	مجموعہ	مارکس	اوسط مارکس فی طالب
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱۹۹)	شوازبرگ ساندرس	۳۳۳	۷۵۵۱۰	مارکس ۲۷۶۴۴۵۵		
(۲۰۰)	ہاسن والڈک	۴۳۳	۵۷۲۸۱	مارکس ۱۱۸۶۸۰۳		
(۲۰۱)	ورٹم برگ	۷۵۲۸	۲۰۳۶۵۲۲	مارکس ۶۵۶۴۸۶۰۳ لاکھ کروڑ ۴۰ لاکھ ۳ ہزار ۶ سو ۳	۲۱۷۰	
				صوبجات جرمن تمام شد		
(۲۰۲)	گریس یعنے یونان	۲۵۰۴۱	۲۱۸۷۲۰۸	کروڑ ۱۰۳۵۰۷۹۲ لاکھ کروڑ ۱۰ لاکھ ۳۵ ہزار ۷ سو ۹۲	۲۸۲۱	

طلبہ	مکتب و مدرسہ اور کالج	مکتب و مدرسہ اور کالج کی تعداد	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۳۴۳۶۶	زر تعلیم مال ہے۔	۶۰۰۰۰۰۰ سالانہ	۱۷ کالجوں کی کالجیٹ جنتا کے تقریباً ۶۰ لاکھ مارکس (علیحدہ) سے دینے کی منظوری ملے اور بیوہ مساکین عطیات کے ہے۔ جو عام مدارس کو اوقاف سے یا ایک بالکتنگ۔	تعلیم جبری۔ ہر ایک گانون مین کم سے کم ایک مدرسہ رہنا چاہیئے یونیورسٹیان (۲) ہین ایک تکنی کل یونیورسٹی ہے اس ملک مین کوئی ایسا نہین ہے جو دس سال کی عمر کے بعد پڑھنا لکھنا نہین ہے۔ عام ابتدائی مدرسہ (۳) ہزار مدرس (۴۶۰۹) طلبہ (۳۱۷۳۹۷) ۷۸ ریل شنلون ہین طلبہ (۱۹۶۷۳) ۶۸ گرامل اسکول ہین اور ۵ برس سے ۱۳ تک کے لڑکے مدرسہ مین ضرور داخل ہونا چاہیئے یعنی تعلیم جبری ہے مدارس تجارت (۱۸۰۰) مدارس ابتدائیہ (۶۰۰) باقی سکنڈری سکولز ہین۔ ایک یونیورسٹی بھی ہے۔ (۵) منسبی اسکول ہین (۱۰) ہین ۸۹۰ مرد لکھنے پڑھنے ہین اور فیصد ۳۴ تا عورات۔ فاضل مدارس ۹۰ مدرسے ۳۵ ہفتہ فلیڈ (۳۰) بلنگ اور

شمار	نام ملک	زر مبادلہ میں	نفوس	جملہ مال	مدارس	اوسط مدارس برنفوس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۰۳)	گوائی مالا	۴۶۸۰۰	۱۴۶۰۰۱۷	ڈالر ۶۶۳۸۳۳۶ لیو للسکہ موصیما للہ	۱۳۰۳	
(۲۰۴)	ہیسٹی	۱۰۳۰۷	۵۷۲۰۰	ڈالر ۷۳۲۲۰۷۲۶ ۷ کروڑ ۳۲ لاکھ للسکہ للہ صما للہ	۴۰۵	
(۲۰۵)	ہوائی	۶۶۴۰	۸۹۹۹۰	ڈالر ۴۴۰۸۰۳۳ للسکہ کروڑ للوللسکہ للہ اسما صہ	۱۶۸	
(۲۰۶)	ہانڈوراس	۴۶۴۰۰	۴۳۱۹۱۷	ڈالر ۱۴۳۲۵۲۲ عللسکہ موصیما صہ ۱۰ر۸	۶۰۰	

طلبہ	اوسط طلبہ برخواندہ	اخراجات تعلیمی	اوسط خرچ برائے تعلیم فی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۶۹۰۵۸		۵۳۴۱۴۴	۰۰۲	تعلیم جبری اور مفت ہے مدارس ابتدائیہ ۱۲۸۸ ہین جنمین سے ۸۰۴ لڑکونکے واسطے اور ۴۳۴ مدارس نسوان ہین ۴۳۴۵۳ طلبہ مدارس ابتدائی (۶۹۰۷) مزد (۶۰۰) نسوان طلبہ ۴۳۹۱۹ - مرد (۲۱۴۰۳) مستورات سکنڈری سکول (۱۵) مدرس ۲۲۵ طلبہ (۳۷۳۶) ریاست سے تعلیمات کے اوپر تعلیم ابتدائی مفت ہے مدارس عامہ ۴۰۸ اور مدارس خانگی (۵)
		(۵۳۴۱۴۴) دائر		
۱۰۷۱۳		۲۱۰۶۰۰		مدارس (۱۶۸) مدرس (۳۹۲) طلبہ (۱۰۷۱۳)
۲۳۰۰				سوائے ۶۰۰ مدارس کے ۲ یونیورسٹیان اور بہت سے کالج ہین - اور طلبہ ۲۳ ہزار پڑھتے ہین -

شمار	نام ملک	رقبہ بمربع میل	نفوس	مدارس	طلبہ	نمبر شمار مدارس و طلبہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۳۰۷)	ایشیائی	۱۱۴۴۱۰ سنہ ۹۱ ۶۱۸ ۳۰۳۴۷۲۵۱	۲۸۲۵۹۶۲۸ سنہ ۹۱ ۶۱۸ ۳۰۲۴۷۲۹۱ کتب خانہ کتب موجودہ ۱۰۱۹۴۹۸	لیٹر ۱۶۶۹۱۳۲۴۷۱ عدد زیر کرور لاکھ للعلم ۱۶ ۵	۶۸۸۲۵	معدنیات طلبہ ۴۵ تجارت شروع کے مدارس ۱۶۸ طلبہ ۱۱۱۴۳ سرکاری علوم و فنون کے مدارس ۱۵ طلبہ ۳۷۴۹ سرکاری علم موسیقی کے مدارس ۹ طلبہ ۳۰۰ کتب خانہ سرکاری ۳۲ مطالعہ کنندگان ۲۷۹۱۵۳ کتب خانہ کتب موجودہ ۱۰۱۹۴۹۸
(۳۰۸)	جاپان	۱۴۷۶۵۵	۴۷۵۳۴۷۹۱	این ۸۰۷۰۱۴۷۳ عدد کرور لاکھ للعلم ۱۶ ۵	۲۸۰۳۵	

۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۳۰۶۵۶۷		۳۹۴۵۱۵۷۸		ابتدائی تعلیم جبری ہے صرف ۶ سے ۹ سال تک یونیورسٹی (۲۱) کالج (۱۱) ملکنی کل اسکول ۲۲۴ بغیر حکم سرکار کے کوئی شخص خانگی مدرسہ نہیں رکھ سکتا ہے اسلئے
		۳۹ لاکھ کروڑ		اطفال (۲۲۲۰) مدرس (۵۷۵۰) اور اطفال
		للعلم للہ		(۲۶۸۱۸۶) عام ابتدائی تعلیم کے قاعدے
		۴۱۸۴		اور بے قاعدہ مدرسہ ۴۸۰۸۹ مدرسین
				باقاعدہ کے لڑکے وصبایا ۴ (۷۵۶۹) اور
				بے قاعدہ کے ۲۸۷۵ طلبہ مذکر و مونث
				۱۸۱۸۳۱ شام کے اور تعطیلوں کے
				مدرسہ ۸۸۱۶ مدرسین ۸۶۹۳ طلبہ مذکر و مونث
۳۲۳۱۵۰۰		۹۵۵۵۸۳		تعلیم ابتدائی جبری ہے (۳) یونیورسٹیاں
		للعلم للہ		ہیں۔ مدرسہ ابتدائی (۲۶۰۱۷) ملکنی کل سکول
		لکھ کا ہندسہ		(۸۳) امپیریل سکول (۱۶۵۱) کنڈرگارٹن
		۵ ر ۴ ر ۴		سکول (۱۳۸) لبریری (۲۰) طلبہ ۶ سے
				۱۲ برس تک کی عمر کے (۴۹۵۴۳) دسمبر
				۱۸۹۰ء میں تھے۔ اور مڈل سکول

۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
			۲۹۱۷۸۵۲ مدارس تعلیم مدرسین ۱۳۷ مدرسین	
			۱۳۵۳ طلبہ مذکر و مونث ۱۲۸۵۲ لیسنی مدارس	
			۳۱۵ مدرسین ۱۸۳۴ طلبہ ۱۴۰۰۳ خانگی مدارس	
			۷۲۳ مدرسین ۴۳۹۰ طلبہ ۵۴۲۳۲ ملکنی انسٹیٹیوشن	
			۷۲ مدرسین ۱۲۴۹ طلبہ ۱۷۵۸۸ اور طلبہ ۳۲۲۵۶ ڈرلسی	
			۳۹۲ مدرسین ۳۰۲۸ اور طلبہ ۳۲۲۵۶ ڈرلسی	
			افواج بحری و بحاری ۲۱ مدرسین ۱۱۲ طلبہ)	
			۳۱ مدارس کانفیکٹ کے طلبہ ۸۹۳ پیادہ مدارس	
			مصنفات طلبہ ۳۵	
			(۵۶) ہیرمڈل (۷) عالی اسکول	
			فنون (۳۱)	
			مدارس تعلیم	
			مدرسین (۴۹)	
			خاص مدارس	
			(۱۹۰۵)	

نمبر شمار	نام ملک	درآمد بکسٹم پونڈ	نقد	محاصل	مدار محصول	اوسط مالیہ فی صد
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۰۹)	لے پیریا	۱۴۳۶۰	۱۰۶۸۰۰۰	پونڈ ۳۵۰۰۰ لے لاکھ حصہ		
(۲۱۰)	لوزم برگ	۹۹۸	۲۱۱۰۸۸	فرنکس ۱۰۳۵۰۱۰۵		
(۲۱۱)	مکزیکو	۷۶۷۰۰۵	۱۱۳۹۵۷۱۳	ڈالر ۴۰۸۷۰۰۰۰ لے کروڑ لو لو لاکھ ۹ لاکھ ۸۷۵	۱۸۰۶۰	
(۲۱۲)	مونا کو	۸	۱۲۰۰			
(۲۱۳)	مانٹی نیگرو		۴۶۳۰	فلارن ۶۰۰۰۰۰	۷۰	

طالب	اوسط طلبہ فی مکتب	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ فی طالب	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۹۵۶۰۰۰		ڈالر ۱۶۵۸۲۱۵		تعلیم جبری اور مفت ہے مدارس ابتدائیہ (۱۰۷۲۶) باقی سرکاری اور میونیسپل سکول ہین نیوی (۲) اور ملٹری (۱) طلبہ (۵۴۳۹۷۷) مدارس سرکاری مینوسپالٹی (۷۳۳۸۴) طلبہ (۴۱۲۹۷۸۹) ملٹری اور (۲) بحری فوجی کالج ہین اور صنعت اور حرفت اور قانون اور طبابت اور تجارت اور معدنیات اور کاشتکاری اور موسیقی تعلیم کالجون اور اعلی مدرسون مین ہوتے ہی جنمین طلبہ ۲۱ ہزار ہین۔
۳۰۰۰				تعلیم جبری اور مفت ہے اور ایک مدرسہ نسوان کا ملکہ رشیا کی زیر سرپرستی ہے مدارس ابتدائی (۷۰) طلبہ (۳۰۰۰) صبایا (۳۰۰۰) ایک کالج

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۱۴)	مراکو	۲۱۹۰۰۰۰	۹۴۰۰۰۰۰			
(۲۱۵)	نیپال	۵۴۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰			
(۲۱۶)	نذرلینڈ	۱۲۶۴۸	۴۶۲۱۷۴۴	گلڈر ۱۲۷۹۲۶۴۹۰ میے کرورت صاحب لاکھ الوہا عاعیہ ۱۰ر۸ر	۵۳۹۸	

نوآبادیہائے ڈچ

سال	تعداد مدارس	تعداد طلبہ	تعداد مدارس فی صد آبادی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۷۷۰۸۰۳		۱۳۰۷۴۱۶		عام یونیورسٹی (۴) مدرس (۱۶۶) طلبہ ۲۷۳۴ کالجیٹ سکول (۲۹) " (۴۲۷) " ۲۵۶۹ مدرسے رفداز اور شام مدارس ۳۸ " ۴۱۲ " ۴۷۰۳ مدارس جہازرانی (۱۱) " ۴۸ " ۳۲۸ مڈل کلاس سکول (۷۳) " ۹۱۴ " ۷۳۲۴ مدرسہ پالیٹیکنیک (۱) " ۲۴ " ۲۵۵ مدارس ابتدائی (۲۹۵۹) " ۲۸۱۹ " ۲۵۶۵۰۹ خانگی مدارس ابتدائی (۱۰۹۹) " ۵۱۹۹ " ۱۹۵۵۲۱ عام مدارس اطفال ۱۲۹ " ۸۰۰ " ۲۳۵۶۴ خانگی مدارس اطفال ۱۵۹ " ۲۵۰۰ " ۷۷۲۹۶ یہہ جو ذکر ہوا انکے ماسوا اور بھی چند خاص مدارس ہین موافق تفصیل ذیل کے۔ مدرسہ کاشتکاری (۱) مدرسہ چمن بندی بانات (۲) جہرے اور

گورنمنٹ کے مدرسہ (۳) مدرسہ نابینا (۱) مدرسہ علم التکلم بے علم زنان وغیرہ (۱) انکے سوا چند مدارس جو یہہ ہین اور ضعف اور فنون عامہ کی آگہی (۱) ایک مدرسہ شفاخانی علم موسیقی کا (۱) تشکل فارسی اسکول برائے تعلیم مدرسین (۱) اور ما سوا انکے کہ تشکل اور نارمل اسکول واسطے تعلیم و تربیت مدرسین کے بہت سے ہین اور ایک خانگی یونیورسٹی ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
سنہ شمار	نام ملک	زر مبادلہ کے سکے	نفوس	مساحت	مدارس	اوسط مدارس فی نفوس
(۲۱۷)	ڈچ ایسٹ انڈیز یعنی ڈچ انڈیز شرقی	۷۱۹۶۷۴	۲۰۶۸۸۲۶۸	کلدر ۱۴۰۲۳۴۸۹۸ میل مربع ۱۰۸۱۰	۱۳۴۲	
(۲۱۸) (۲۱۹)	ڈچ گیانا یعنے سری نام کوراکاؤ	۴۶۰۰۰	۵۶۸۷۳	۱۴۳۹۰۰۰		

نوآبادیہائے ڈچ تمام شد

طلبہ	اوسط طلبہ برنقوس	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ برطالبعلمی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۲۳۴۸۲				مدارس ابتدائی ۱۴۴۴ مدرسین ۴۵۴ طلبہ ۱۲۳۴۸۲ اخراجات ۵۶۸۴۰
				خانگی مدارس ابتدائی ۱۷ " ۱۰۷ " ۲۲۰۹۹ " ۱۵۶۹۵
				مڈل سکول ۸ " ۵۲۵
				یہہ صرف یورپین لوگون کے واسطے ہین اور
				انمین ابتدائی تعلیم صبایا کے ۲۷ مدرسہ ہین ماسوا
				اسکے ملکی رعایا کیواسطے مدارس بہ تفصیل ذیل ہین
				مدارس تعلیم مدرسین ۷ مدرس ۲۰۷ طلبہ ۲۴۴۷
				مدارس اعزہ ملکی ۴ " ۱۷۸
				ابتدائی مدارس ان طرف سرکار ۳۱۶ " ۲۵۲۹۴
				خانگی مدارس تعلیم ابتدائی ۳۳۵ " ۱۷۷۸۶
				مدارس تعلیم زبان غیر ملکی ۳۰۰ " ۵۱۰۷
				مدارس تعلیم دینیات اسلام ۱۷۸۷۹ " ۲۵۹۱۶۶

شمار	نام ملک	رقبہ بمربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس برنفوس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۲۰)	نکاراگوا	۴۹۵۰۰	۲۸۲۸۴۵	ڈالر ۴۴۰۶۳۳۰ لگ للعو لگ ۱۰/۸	۲۵۳	
(۲۲۱)	آرنج فری اسٹیٹس	۴۸۳۲۶	۲۰۷۵۰۳	پونڈ ۴۳۴۱۲۰ لگ للعو لگ	۱۱۴	
(۲۲۲)	پیارا گوئے	۹۸۰۰۰	۴۵۹۶۴۵	ڈالر ۱۷۳۶۱۱۳ لگ للعو ماہ	۳۹۳	
(۲۲۳)	پرشیا یعنی ایران	۶۲۸۰۰۰	۹۰۰۰۰۰۰	پونڈ ۱۷۷۵۰۰۰ لگ کرور لگ ۳		

طلبہ	اوسط طلبہ فی مدرسہ	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ فی طالبعلم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۸۱۹۱۴				ایک ہائی اسکول عورات کیلئے ہے اور ایک مردون کے لئے۔ سرکاری رپورٹ سے ۱۸۸۷ء کے یون مستفاد ہوتا ہے کہ مذکورہ مدارس کے سوا ۲۵۱ مدرسے اور ۱۱۹۱۴ طلبہ تھے
۳۶۱۵		پونڈ ۳۴۵۰۰ لے لاکھ صماء		مدارس سرکاری (۱۷) مدارس خانگی (۳۴) تعلیم جبری اور مفت نہین ہے ۳۰۱۲۰ پونڈ گورنمنٹ نے دیئے ہین۔
۱۹۰۹۴		۳۱۴۶۱۵ للو لاکھ ۱۴ ہزار عدد ۸ ر		تعلیم جبری اور مفت ہے مدارس ابتدائی (۲۹۲) طلبہ مدرسین مدارس خانگی۔ (۱۰۰) ۱۸۹۴۴ ۴۸۴ کالج ۱۲ / ۳۹۲
		پونڈ ۵۰۰۰۰۰ لاکھ لاکھ		بہت سے سکول اور کالج ہین جنمین فارسی اور عربی و دینیات و ادبیات قدیمہ پڑہایا جاتا ہے طہران مین چالیس سال سے دارالفنون قایم ہے جسمین یوروپین پروفیسر مقرر ہین اور طہران اور تبریز مین فوجی مدارس بھی ہین۔

سنہ	نام ملک	وزن کی تفصیل	نفوس	محاصل	بدارس	اوسط بدارس فی نفر
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۲۴)	پیرو	۴۶۳۷۴۷	۲۹۷۱۹۸۴	سوس ۷۱۰۳۸۸۸		
(۲۲۵)	پورچیوگل	۳۴۰۳۵۸	۴۷۰۸۱۶۸	ملریس ۴۷۲۴۱۵۹	۵۴۸۷	
(۲۲۶)	رومانیا	۴۸۳۰۶	۵۵۰۰۰۰۰	لی ۱۷۵۶۱۲۰۰۰	۳۶۱۹	
(۲۲۷)	رشیا	۵۹۶۰۲۸۲	۱۲۴۰۰۰۰۰۰	روبلس ۱۴۴۵۸۳۸۵	۴۸۲۶۴	

طلبہ	اوسط طلبہ برنفوس	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ برائے تعلیم فی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۴۷۹۵۲		۱۷۴۵۵۰۶	۲ اور دو جیبی	مذکرہ مونث ہر دو پر ابتدائی تعلیم جبری ہے اور مفت۔ عام مدارس ماتحت صفائی کے ہین اور مدارس اعلی ماتحت سرکار ہین اور کہین کہین اضلاع مین طلبہ کے اوپر فیس مناسب لیجاتی ہے اور ایک یونیورسٹی قدیم ہے ایک مجلس انتظامی قایم ہے ایک یونیورسٹی ہے۔ تعلیم برائے نام جبری۔ مدارس ابتدائیہ سرکاری ۳۷۳۹ جبری خانگی ۲۰۸ مکتبی کل اور ہائی سکول (۲۲)
۱۶۸۷۰۲		۱۸۶۵۵۹۲۵ معہ لاکھ کا معہ للہ		تعلیم مفت اور جبری ہے یونیورسٹیان (۲) مدارس (۳) مدارس ابتدائیہ (۳۵۵۶) باقی ہائی سکول اور نارمل سکول ہین طلبہ ۱۵۲۸۱۹ مدارس تعلیم مدرسین (۸) طلبہ ۷۷۰) مدارس اعلی (۵۲) طلبہ ۱۰۲۲۷) یونیورسٹی (۲) مدرسین علامہ (۱۱۰) طلب ۵۸۵ مدارس ابتدائیہ (۴۶۸۸۰) مڈل سکول (۱۱۹) ہائی سکول وغیرہ (۳۶۸) مکتبی کل اسکول (۴۴) جینے شیا
۲۵۱۸۴۶۲		۲۲۴۱۴۳۴ دو کرور لاکھ معہ للہ		

۲۳۹۔ صوبہ ہا ملک مین تعلیم کا بجٹ

شمار	نام ملک	رقبہ بمربع میل	نفوس	مواضعات	مارکس	ابوسط عدد فی مربع میل
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۲۸)	فن لینڈ	۱۴۷۴۵۵	۲۳۳۸۴۰۴	مارکس ۵۵۰۰۳۱۲۸ دو کرور عدد لاکھ معہ لعہ	۱۴۱۵	

نوآبادیہائے رشیا در ایشیا

(۲۲۹)	بخارا					
(۲۳۰)	خیوا					

تمام شد نوآبادیہائے رشیا در ایشیا

(۲۳۱)	سالویڈور	۷۲۲۵	۷۷۷۸۹۵	فالر ۷۴۵۴۴۱۸	۵۷۶	

طلبہ	اوسط طلبہ برائے ہر مکتب	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ برائے ہر طالب	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۸۲۲۸۸		۵۹۸۳۳۰۳		ایک یونیورسٹی مدارس ابتدائیہ کنڈرگارٹن (۱۰۱) ملکنی کل سکول (۱۰۰) باقی ہائی سکول ہیں مدرسہ لڑکیان ۵۴۔ مدارس تعلیم مدرسین ۴ مدارس جہازرانی (۷) مدارس تجارت (۹) شام کے اور اتوار کے مدارس (۳۲) کاشتکاری (۱۴) مدرسہ نسل چوپایا وہ بڑھائی کے (۱۷)
۲۸۷۱۶		۳۸۴۰۰۰		تعلیم مفت اور ضروری ہے۔ ابتدائی تعلیم کے مدارس (۶۵۷) طلبہ (۲۷۲۴۳) اعلیٰ درجہ کے مدارس ۱۹ ہیں جن میں دو تعلیم مدرسین کے اور تین ٹکنیکل سکول ۱۲۹۳ طلبہ ہیں اور ایک نیشنل یونیورسٹی ہے

نمبر	نام ملک	رقبہ کلومیٹر میں	نفوس	محاصل	ملازمین	اوسط ملازمین برقیمہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۳۲)	سیموا	۱۰۷۱	۳۶۰۰۰	ڈالر ۳۸۲۸۳۲۹	۳۰۰	
(۲۳۳)	سانٹو ڈومنگو	۱۸۰۴۵	۶۱۰۰۰۰	لاکھ الکھ للعہ اتمامت ۵ ۱۰ار ۸ ۸		
(۲۳۴)	سرویا	۱۵۰۵۰	۲۱۶۲۷۵۹	ڈیزس ۶۰۱۳۶۸۸۷۰	۷۷۹	
(۲۳۵)	سیام	۲۵۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰۰	پونڈ ۲۰۰۰۰۰۰ لے کرور لاکھ		
(۲۳۶)	سوت افریکن ریپبلک یعنی جنوبی آفریقائے جمہوری	۱۱۳۶۴۲	۷۶۸۶۸۸	پونڈ ۹۶۷۱۹۱ یک کرور لاکھ معہ کالوعہ ۵		

طلبہ	اوسط طلبہ فی مدرسہ	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ فی طالب علمی	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۰۰۰۰				ابتدائی تعلیم مفت اور ضروری و جبری ہے ماتحت عام رعایا کے عام مدارس اور مدارس سرکاری ابتدائی تعلیم کے واسطے ہین۔ اور واسطے تعلیم اعلیٰ اور ٹکنیکل مدارس اور مدارس تعلیم مدرسین اور مدرسہ حرفت یونیورسٹی کے ماتحت ہین کل مدارس کی تعداد اس ملک مین ۳۰۰ ہے اور طلبہ کی تعداد ۱۰۰۰۰ ہے
۷۶۷۰۰		۳۶۳۷۰۳۰		تعلیم جبری اور مفت ہے مدارس ابتدائیہ ۷۶۶۷ مڈل اسکول (۳۱) اور ایک یونیورسٹی ہے۔
				کانونڑی کے اسکول ۹۹ یعنے مدارس دیہات دارد اسکول ۴۵۳۔ اخراجات گورنمنٹ ۶۳۸۲۴۳ پونڈ۔

شمار	نام ملک	رقبہ بمربع میل	نفوس	مجموعہ نفوس	مذاہب	اوسط مذاہب فی صد
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۳۷)	سوازیلینڈ					
(۲۳۸)	اسپین	۱۹۷۶۷۰	۱۷۵۵۰۲۴۶	پسٹوس ۷۴۷۹۶۰۵۵۰ دو کرور ستر لاکھ	۳۱۸۱۹	
	نوآبادیہائے اسپین					
(۲۳۹)	کیوبا و پورٹوریکو					
(۲۴۰)	جزایر فلی پین					
	تمام شد نوآبادیہائے اسپین					
(۲۴۱)	سویڈن و نارو ے	۱۷۰۹۷۹	۷۸۰۲۷۵۱	کروز ۹۷۰۲۳۰۰۰ نو کرور ستر لاکھ	۱۰۷۲۵	

طلبہ	اوسط طلبہ فی اسکول	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ فی طالب علم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۸۵۹۱۷۳		۱۸۶۸۶۵۰ معہ للسر اخراجات کمابدہ ۱۵ر		تعلیم جبری ہے مدارس ابتدائیہ سرکاری و خانگی (۳۰۱۰۵) مڈل سکول ۱۷۷۴ یونیورسٹیاں (۱۰)
۷۰۹۵۵۶		۱۶۵۳۴۹۶۶ معہ للسر اخراجات کمابدہ ۵ر		یونیورسٹیاں (۲) مدارس ابتدائیہ ۱۰۵۷۱۔ ٹکنی کل سکول (۱۸) باقی ہائی سکول ہیں۔ نارمل اسکول (۱۲) جہازرانی کے مدرسہ (۱۰) بہرے اور گونکون کے مدرسہ ۱۹۔ تعلیم جبری اور مفت ہے۔

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ بمربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس فی زر
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۴۲)	ناروے	۱۲۴۴۹۵	۲۰۰۱۰۰۰	کرونر ۵۱۳۵۰۰۰۰ دو کرور ۵۱ لاکھ پونڈ	۸۰۵۷	
(۲۴۳)	سوئزرلینڈ	۱۵۹۷۶	۲۹۱۷۷۵۴	فرانکس ۷۲۷۳۰۰۰۰ ستر کرور ۲۷ لاکھ پونڈ	۸۸۰۳	
(۲۴۴)	ٹانگا					

طلبہ	اوسط طلبہ فی مکتب	تعلیمی اخراجات	اوسط خرچ فی طالب علم	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۷۸۶۶۶		۵۲۵۶۴۲۲		تعلیم جبری ہے (۶½) اور ۷ سے ۱۴ برس تک ایک یونیورسٹی ہے۔ مدارس ابتدائیہ (۶۳۰۵) جمعیت (۱۵۹۷) باقی سکنڈری سکول ہین۔ سکنڈری سکول (۱۵۵) اور اعلی درجہ کی تعلیم کیواسطے ۲۳ مدرسہ ہین۔ اور ۵۶ مدرسہ لڑکیون کے ہین۔
۵۲۲۹۵۶				تعلیم جبری اور مفت ہے۔ مدارس ابتدائی (۸۳۱) ہین مدرس ۲۹۳۹ طلبہ ۴۷۶۱۰۱ سکنڈری سکول ۴۷۶ مدرس ۱۳۸۱۔ طلبہ ۲۷۵۸۱ مڈل اسکول (۲۸) مدرسین ۶۴۷ طلبہ ۷۸۲۸۔ عام اور خانگی نارمل اسکول ۳۷ مدرسین ۳۲۵۔ طلبہ ۲۰۵۹۔ مدارس صنعت و حرفت ۱۳۲ مدرسین ۵۵۰ طلبہ ۹۰۰۰ مدارس کاشتکاری + مدرسین

طلبہ ۳۸۷۔ یونیورسٹی (۵) بین جنکین دینیات اور معقولات اور طبابت پڑہائی جاتی ہے۔ پالیٹکنک اسکول (۱)

نمبر شمار	نام ملک	رقبہ مربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط مدارس فی زید نفوس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۴۵)	ٹرکی	۱۶۰۹۲۴۰	۳۹۲۱۲۱۳۱	پونڈ ۱۸۵۰۰۰۰۰ صد کرور دس لاکھ	۱۷۸۰	
	ممالک خراجگزار ٹرکی					
(۲۴۶)	بلگیریا	۳۷۸۶۰	۳۱۵۴۳۷۵	لیوس ۸۲۶۴۷۸۰۰ ساڑھے سات کرور ساٹھ لاکھ لیوس	۳۸۴۴	
(۲۴۷)	ساموس					
(۲۴۸)	ایجپٹ یعنی مصر	۱۰۶۹۸	۷۸۱۷۲۶۵	پونڈ ۱۰۰۱۰۰۰۰ ایک کرور ایک لاکھ	۶۶۹۴	
	یونیٹڈ اسٹیٹ یعنی ممالک متحدہ امریکا					

طلبہ	اوسط طلبہ برفقرہ	اخراجات تعلیم	اوسط خرچ برائے	کیفیت
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
		پونڈ ۱۰۶۰۰۰ عدد للسکہ للعدد ۳		تمام مدارس ابتدائی ہین اور اور بہت سے مدارس ہین تعلیم مفت ہے۔
۱۲۹۷۷۷		۷۶۵۶۴۰۰ عدد للسکہ للعدد ۱۲۱ ۸۴/۵		تعلیم مفت اور برائے نام جبری ہے ہر ایک لڑکا چار برس مدرسہ مین رہنا چاہیئے ایک یونیورسٹی ہے اور باقی تمام مدارس ابتدائی ہین۔ مدارس (۳۸۴۴) طلبہ ۷۵۶۵۶ طلبہ اناث ۲۵۱۹۶۸۔
مصر ۶۷۷۸		پونڈ مصر ۹۲۵۴۴ عدد للسکہ معدل ہمایہ		مدارس ابتدائیہ (۶۶۳۹) مدارس فوقانی (۲۰) تعلیم عالی قانون طبابت فنون اور علوم متنوعہ وغیرہ کی (۱۵) گورنمنٹ یعنی سرکاری کالج ہین اور ۲ عام رعایا کے مدرسہ ہین اور سرکار سولڑکے ہر سال یورپ کے بغرض تعلیم روانہ کرتی ہے۔

شمار	نام ملک	مساحت بمربع میل	نفوس	محاصل	مدارس	اوسط محاصل فی نفس
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۲۴۹)	یونیٹڈ اسٹیٹس یعنے ممالک متحدۂ امریکا۔	۳۵۰۱۴۹	۶۲۶۵۴۳۰۲	ڈالر ۴۹۳۲۶۲۵۰ یا کروڑ لاکھ ۹۳ لاکھ ۲۶ ہزار ۲۵۰	۲۹۸۲	
(۲۵۰)	یوروگوئے	۷۲۱۱۰	۷۱۱۶۵۶	ڈالر ۱۵۴۰۹۵۰۰ یا ۱۵ کروڑ ۴۰ لاکھ ۹۵ ہزار ۰۰	۷۸۶	
(۲۵۱)	وینی زیولا	۵۹۳۹۴۳	۲۳۲۳۵۲۷	بولی ویرس ۴۵۰۳۱۲۲۴ یا دو کروڑ ۵۰ لاکھ ۳ ہزار ۱۲۲ بولی ویرس ۴	۱۶۴۴	

طلبہ	اوسط طلبہ فی مدرسہ	اخراجات تعلیمیہ	اوسط خرچ برائے فی	کیفیت
۹	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۵۷۵۳۲۸۵		۱۴۸۷۴۷۶۴۷		تمامتر جبری تعلیم ہے سب صوبون مین یونیورسٹی اور کالج (۴۳۰) کالج ہای نسوان (۱۶۷) دیسی مدارس (۲۵۶) مدارس خانگی (۱۷۱۴) مدارس واسطے پیشہ کے (۴۸۲) تعداد مدارس ابتدائیہ درج نہین ہے۔
۵۹۰۹۰		ڈالر ۵۱۳۲۴۷۹		تعلیم ابتدائی جبری ہے ایک یونیورسٹی ہے مدارس سرکاری (۳۸۰) خانگی مدارس (۴۰۲) مدارس فنون (۴) باقی نارمل سکول ہین۔
۴۵۰۳۱۴۲۴		۳۳۴۷۵۷۲۹		تعلیم مفت اور جبری ہے یونیورسٹیان (۲۰) کالج (۴۸) مدارس خانگی (۱۴۱۵) مدارس سرکار (۱۵۱) باقی مدارس پیشہ کے ہین (۱۱) کالج نسواں کے لئے ہین۔